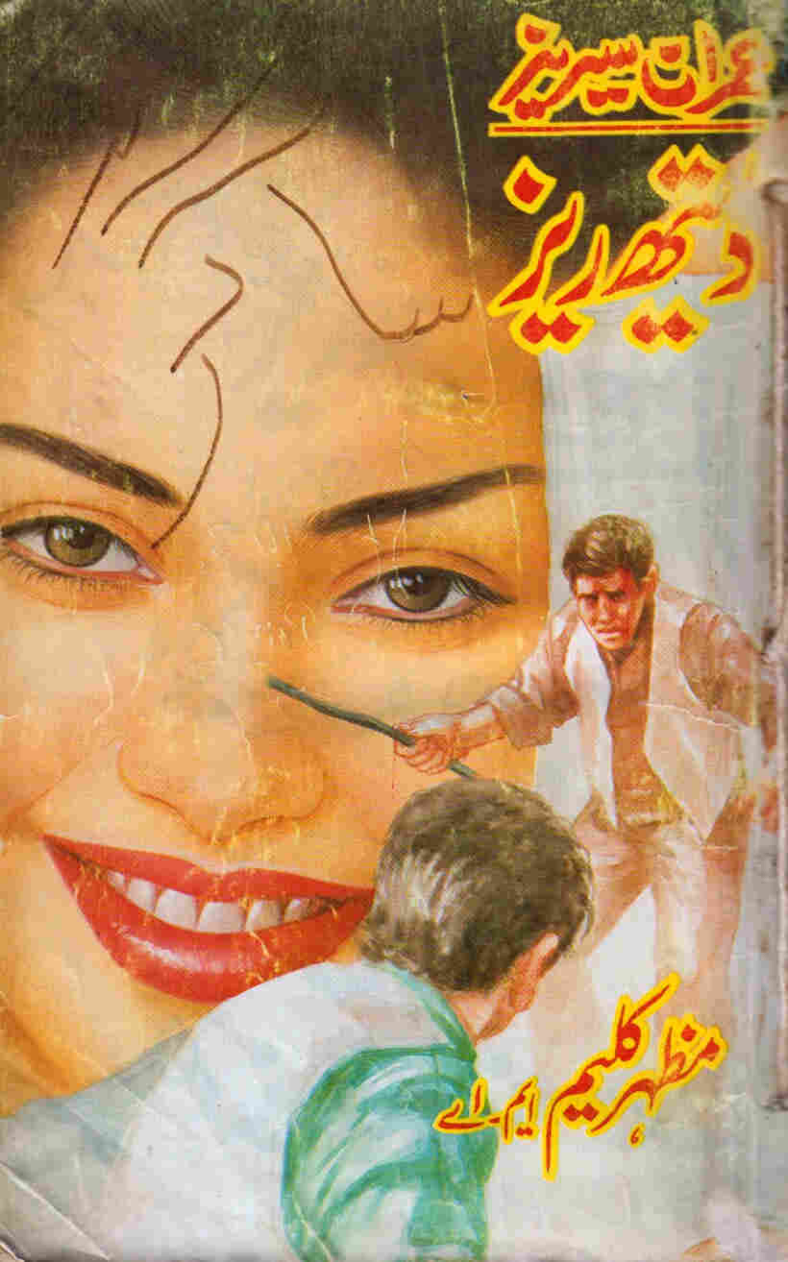

عمران سیریز
دیتھ ریز
مظہر کلیم ایم اے

کیا ہے۔ جہاں تک وادی مشکبار پر ناول لکھنے کا تعلق ہے تو انشاء اللہ آئندہ بھی اس موضوع پر ضرور لکھوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حیات خیل لکی مروت سے فرقان اللہ لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بیحد پسند ہیں۔ گزشتہ دنوں آپ کا ناول "بلیو فلم" پڑھا۔ گو یہ ناول بیحد اچھا ہے لیکن اس سے قبل ہم نے ایک اور مصنف کا ناول "مائیکرو فلم پلان" پڑھا تو ہمیں محسوس ہوا کہ دونوں ناول ایک جیسے ہی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم فرقان اللہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ میرا ناول "بلیو فلم" پہلی بار آج سے تقریباً تیس سال قبل شائع ہوا تھا اور جس دوسرے مصنف کے ناول کا آپ نے ذکر کیا ہے ان صاحب نے تو ناول لکھنا ہی بہت بعد میں شروع کیا تھا۔ بہرحال میں نے ان صاحب کا وہ ناول نہیں پڑھا اس لئے میں اس بارے میں کوئی رائے نہیں دے سکتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔اے

میجر پرمود اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ یکلخت پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ میجر پرمود نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... میجر پرمود نے عام سے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں مسلسل فائل پر جمی ہوئی تھیں۔

"کرنل ڈی سپیکنگ"...... دوسری طرف سے بھاری آواز سنائی دی تو میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر"...... میجر پرمود نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک گھنٹے بعد میٹنگ روم میں پہنچ جاؤ۔ اہم مشن درپیش ہے"...... دوسری طرف سے سرد اور بھاری لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس

کر دیئے۔

"کیپٹن توفیق بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کیپٹن توفیق کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈی نے ایک گھنٹے بعد میٹنگ کال کی ہے کیا سلسلہ ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے میجر اگر آپ کہیں تو میں معلوم کروں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں معلوم کرو تاکہ ہم اس کے لئے پہلے سے تیار ہو جائیں"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"بہتر"...... دوسری طرف سے کیپٹن توفیق نے جواب دیا اور میجر پرمود نے رسیور رکھ کر ایک بار پھر فائل پر نظریں جما دیں۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو میجر پرمود نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... میجر پرمود نے کہا۔

"توفیق بول رہا ہوں میجر"...... دوسری طرف سے کیپٹن توفیق کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کچھ پتہ چلا"...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"صرف اتنا پتہ چلا ہے میجر کہ میٹنگ میں آپ کے علاوہ فارن ڈیسک کا انچارج کرنل ہاشم بھی شامل ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اہم معاملہ درپیش ہے۔ ٹھیک ہے فوری طور پر اتنا ہی کافی ہے"...... میجر پرمود نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اس کے بعد اس نے سامنے دیوار پر لگی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے آفس کے عقبی حصے میں ریٹائرنگ روم، باتھ روم اور ڈریسنگ روم تھا۔ وہ اس طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس نے لباس تبدیل کیا ہوا تھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میٹنگ روم کے باہر دو مسلح فوجی موجود تھے۔ انہوں نے میجر پرمود کو سلام کیا اور میجر پرمود ان کے سلام کا جواب دیتا ہوا دروازہ کھول کر میٹنگ روم میں داخل ہو گیا۔ میٹنگ روم میں موجود کرسیوں میں سے ایک پر کرنل ہاشم بیٹھا ہوا تھا جبکہ باقی کرسیاں خالی تھیں۔ میجر پرمود نے کرنل ہاشم کو سلام کیا اور دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسے ہو میجر"...... کرنل ہاشم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے کرنل۔ آپ سنائیں"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل ہاشم نے بھی مسکراتے ہوئے اوکے کہہ دیا۔ چند لمحوں بعد میٹنگ روم کا اندرونی دروازہ کھلا اور بلگارنیہ کے سب سے طاقتور سیکشن ڈی کے چیف کرنل ڈی اندر داخل ہوئے تو میجر پرمود اور کرنل ہاشم اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں"...... کرنل ڈی نے بھاری اور سرد لہجے میں کہا اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کرنل ہاشم آپ مختصر طور پر معاملے کی نوعیت بتائیں"۔ کرنل ڈی نے کرنل ہاشم سے مخاطب ہو کر اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا۔

"سر میرے سیکشن کو ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ ایکریمی سائنس دانوں کی ایک ٹیم ایسی شعاعیں ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے جو ایٹم اور ہائیڈروجن بم سے بھی لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ تباہی اور ہلاکت پھیلا سکتی ہیں۔ انہیں ڈیتھ ریز کا نام دیا گیا ہے اور اب ان ڈیتھ ریز پر ایک لیبارٹری میں ایسے میزائل تیار کئے جا رہے ہیں کہ ایک میزائل پورے براعظم ایشیا کو پلک جھپکنے میں تباہ کر سکتا ہے اور اسے ڈیتھ میزائل کا نام دیا گیا ہے اور اس پر سرمایہ اسرائیل لگا رہا ہے۔ وہ ان ڈیتھ میزائلوں کی مدد سے پورے عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ان ڈیتھ میزائلوں کی تیاری میں ایک سال لگ جائے گا۔ جس لیبارٹری میں یہ شعاعیں دریافت ہوئی ہیں اور جہاں اس پر مزید کام ہو رہا ہے وہ لیبارٹری ایکریمیا کی ریاست بیٹا چوسٹس میں واقع ہے اور اسے اسرائیل کی ایک خفیہ تنظیم ڈیتھ پاور کی سرپرستی حاصل ہے لیکن باوجود کوشش کے نہ ہی اس تنظیم کے بارے میں اور نہ اس لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا ہے۔ البتہ یہ اطلاع حتمی ہے کہ یہ لیبارٹری بیٹا چوسٹس ریاست میں ہے اور بیٹا چوسٹس ریاست ہے تو ایکریمیا کی ریاست

لیکن اس پر قبضہ یہودیوں کا ہے۔ وہاں کے تمام رہائشی یہودی ہیں۔ مقامی حکومت بھی یہودیوں کی ہے اور حکومت اسرائیل خفیہ طور پر اس کی سرپرستی کرتی ہے"...... کرنل ہاشم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ رپورٹ کیسے ملی ہے"...... کرنل ڈی نے پوچھا۔

"اسرائیل کی وزارت دفاع میں ایک خصوصی سیکشن ہے جسے ریڈ سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس سیکشن کا کام ایسی تحقیقات کو اعلیٰ حکام کے نوٹس میں لانا ہے جن سے دفاع میں یا کسی دوسرے ملک پر حملہ کرنے کے لئے جدید اسلحہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ ڈیتھ پاور تنظیم بھی اسی ریڈ سیکشن کے ہی ماتحت ہے جبکہ بظاہر وہ پرائیویٹ تنظیم ہے۔ ڈیتھ پاور نے اس کی رپورٹ ریڈ سیکشن کو بھجوائی۔ ریڈ سیکشن کے ایک اہم آدمی کے ذریعے اس کا علم میرے آدمی کو ہو گیا اور میرے آدمی نے اس کے بارے میں مجھے اطلاع دی جسے میں آپ کے نوٹس میں لایا اور جس کے بعد آپ نے یہ میٹنگ کال کی ہے"۔ کرنل ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی بلگارنیہ کے لئے کیا اہمیت ہے"...... کرنل ڈی نے کہا۔

"بلگارنیہ بھی اسلامی ملک ہے جناب۔ گو یہ پاکیشیا سے چھوٹا ملک ہے لیکن اس کے باوجود یہاں سے نکلنے والی انتہائی قیمتی معدنیات کی وجہ سے یہ پاکیشیا سے زیادہ خوشحال ہے۔ گو بلگارنیہ

سیاسی طور پر ایکریمیا کا مکمل حامی ہے لیکن اسرائیل کی نظریں اس ملک پر بھی ہیں۔ گو ایکریمیا کی وجہ سے وہ کھل کر بلگارنیہ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا لیکن اگر اس نے اسلامی ممالک کو ڈیتھ میزائل سے تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا تو لازماً بلگارنیہ بھی اس کا نشانہ بنے گا"۔ کرنل ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ چاہتے ہیں کہ بلگارنیہ کو اس کے خلاف کام کرنا چاہئے"۔ کرنل ڈی نے کہا۔

"جی ہاں"...... کرنل ہاشم نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے میجر پرمود جبکہ ہماری کارروائی سے ایکریمیا اور اسرائیل سفارتی سطح پر ہم سے ناراض بھی ہو سکتے ہیں"۔ کرنل ڈی نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایسے بھیانک خطرے کا عالم اسلام کی طرف سے فوری سدباب ہونا چاہئے جناب۔ ویسے بھی یہ پرائیویٹ تنظیم اور پرائیویٹ لیبارٹری ہے اس کے باوجود اگر آپ چاہیں تو میں رخصت لے کر اپنے طور پر بھی اس کے خلاف کام کر سکتا ہوں۔ مجھے اس لیبارٹری کو تباہ کر کے خوشی ہو گی"...... میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہ کریں کہ اس کی اطلاع پاکیشیا کو دے دیں۔ وہ لازماً اس کے خلاف کام کریں گے"...... کرنل ڈی نے کہا۔

"انہیں ضرور اطلاع دے دیں لیکن ہم اپنے طور پر بھی کام کریں"...... میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہٹ کر کام کرنا چاہتے ہو"...... کرنل ڈی نے کہا۔

"جی ہاں"...... میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میٹنگ برخاست کی جاتی ہے۔ یہ معاملہ صدر صاحب کے نوٹس میں لاؤں گا اور آپ کی خواہشات بھی۔ اس کے بعد جو فیصلہ ہو گا اس سے آپ دونوں کو مطلع کر دیا جائے گا۔ کرنل ہاشم البتہ اس دوران اس سلسلے میں مزید کام کرتے رہیں گے"۔ کرنل ڈی نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی کرنل ہاشم اور میجر پرمود بھی کھڑے ہو گئے اور پھر کرنل ڈی تو اندرونی دروازے کی طرف جبکہ وہ دونوں دوسرے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب میجر پرمود میٹنگ روم سے واپس اپنے آفس میں پہنچا تو کیپٹن توفیق وہاں موجود تھا۔

"تم کب آئے"...... میجر پرمود نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں کچھ دیر پہلے آیا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس میٹنگ میں ہمیں کوئی اہم مشن سونپا جائے گا اور ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے"...... کیپٹن توفیق نے جواب دیا تو میجر پرمود بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی مشن کا فیصلہ نہیں ہوا۔ ویسے مشن بے حد اہم بھی ہے اور دلچسپ بھی ثابت ہو گا"...... میجر پرمود نے اپنی مخصوص کرسی پر

بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کچھ تفصیل تو بتائیں"...... کیپٹن توفیق نے اشتیاق انگیز لہجے میں کہا تو میجر پرمود نے میٹنگ میں ہونے والی ساری گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"میجر پرمود یہ مشن ہمیں لازماً مکمل کرنا چاہئے۔ اگر یہ ڈیتھ میزائل تیار ہو گیا تو اس کا نشانہ دوسرے مسلم ممالک کے ساتھ ساتھ لازماً بلگارنیہ بھی بنے گا"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن فیصلہ کیا ہوتا ہے اس کا علم بعد میں ہوگا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کہیں مشن ختم نہ کر دیا جائے بین الاقوامی مصلحتوں کو دیکھتے ہوئے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔ مشن مکمل کرنے کا ہی فیصلہ ہو گا کیونکہ کرنل ڈی نے کرنل ہاشم کو مزید کام کرنے کا کہہ دیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران نے کار ہوٹل ہالی ڈے کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ اس وقت چونکہ دوپہر کا وقت تھا اس لئے پارکنگ میں زیادہ کاریں نظر نہ آ رہی تھیں کیونکہ ہالی ڈے میں رش شام کو اور پھر رات کو ہی پڑتا تھا۔ عمران بھی یہاں زیادہ تر شام کو یا رات کو ہی آتا تھا لیکن دوپہر کے وقت اس کی یہاں آمد ایک خاص سلسلے میں ہوئی تھی۔ اس نے اخبار میں پڑھا تھا کہ مصر کے مشہور ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر حسن طیب ان دنوں پاکیشیا کے مختصر سے دورے پر آئے ہوئے ہیں اور ان کی رہائش ہوٹل ہالی ڈے میں ہے تو اس نے فون پر ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے معذرت کر لی گئی تھی کیونکہ ڈاکٹر صاحب آرام کر رہے تھے اور انہوں نے سختی سے منع کر دیا تھا کہ ان سے کسی کی نہ ہی فون پر ملاقات کرائی جائے اور نہ کسی ملاقاتی کو ان

تک پہنچایا جائے لیکن ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب آج شام کی فلائٹ سے کافرستان روانہ ہو جائیں گے تو عمران نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ان سے بہرحال ملاقات کرے گا۔ ڈاکٹر حسن طیب مصری آثار قدیمہ پر اتھارٹی کا درجہ رکھتے تھے اور مصری آثار قدیمہ پر ان کے تحقیقی مقالات کو پوری دنیا میں انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ عمران نے بھی یہ مقالات پڑھے ہوئے تھے لیکن اس سے پہلے اس کی کبھی ڈاکٹر حسن طیب سے ملاقات نہیں ہوئی تھی اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ان سے بہرحال ایک ملاقات ہونی چاہئے اور یہی فیصلہ کر کے وہ ہوٹل آیا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف چل پڑا۔ اس کے جسم پر بہرحال سلیقے کا لباس تھا۔ ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ وہ یہاں زیادہ تر شام کو یا رات کو ہی آتا تھا اس لئے دن کی شفٹ میں کام کرنے والے ملازمین کا اس سے تفصیلی تعارف نہ تھا۔ کاؤنٹر پر دو نوجوان موجود تھے۔

"یس سر"...... ان میں سے ایک نے عمران کے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر حسن طیب کا روم نمبر کیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"سر وہ آرام کر رہے ہیں اور انہوں نے منع کیا ہوا ہے کہ ان سے

کسی کی نہ ملاقات کرائی جائے اور نہ انہیں فون کیا جائے"۔ نوجوان نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"کیا انہوں نے اس بات سے بھی منع کیا ہوا ہے کہ ان کا روم نمبر ہی نہ بتایا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ لیکن"...... کاؤنٹر مین کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"پہلے روم نمبر تو بتاؤ لیکن کا فیصلہ بعد میں کر لیں گے۔ ویسے فکر نہ کرو مجھے زبردستی کسی کے کمرے میں گھسنے کا کوئی شوق نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"روم نمبر بارہ تیسری منزل"...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"انہوں نے لنچ کر لیا ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"لنچ۔ جی مجھے تو معلوم نہیں۔ یہ تو روم سروس والوں سے معلوم ہو سکے گا"...... کاؤنٹر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اسے عمران کے اس سوال کی وجہ سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"تو معلوم کرو۔ یقیناً انہوں نے تمہیں روم سروس سے یہ بات پوچھنے سے منع نہیں کیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر مین بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تین نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے ہاشمی بول رہا ہوں۔ کیا روم نمبر بارہ تیسری منزل کے ڈاکٹر حسن طیب صاحب نے لنچ کر لیا ہے یا نہیں"...... کاؤنٹر مین جس کا نام ہاشمی تھا، نے پوچھا۔

"شکریہ"...... کاؤنٹر مین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ابھی انہوں نے آرڈر ہی نہیں دیا"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"تو پھر ان کے کمرے میں فون کر کے ان سے معلوم کرو کہ کیا وہ لنچ کمرے میں کرنا پسند کریں گے یا ڈائننگ روم میں"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ میں یہ بات کیسے پوچھ سکتا ہوں۔ وہ خود ہی آرڈر دے دیں گے۔ ویسے میں نے انہیں لنچ کے وقت کبھی ڈائننگ روم میں نہیں دیکھا"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"تمہارے جنرل مینجر آفندی صاحب تو اپنے آفس میں ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... کاؤنٹر مین نے چونک کر جواب دیا۔

"اور انہوں نے تو یقیناً منع نہیں کیا ہو گا کہ ان سے فون پر کسی کی بات نہ کرائی جائے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں مگر"...... کاؤنٹر مین نے چونک کر کہا۔

"ان سے میری بات کراؤ۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر مین بے اختیار چونک پڑا۔

"بات لیکن"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"تم لیکن اور اگر مگر کے الفاظ زیادہ استعمال کرتے ہو۔ کیا یہ ہوٹل ہالی ڈے کے سلوگن ہیں"...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر مین کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے آثار ابھر آئے لیکن اس نے فون کا

رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ شاید جنرل مینجر صاحب کے آفس میں علیحدہ فون تھا۔

"کاؤنٹر سے ہاشمی بول رہا ہوں۔ ایک صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان کا نام علی عمران ہے اور وہ بڑے صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ ہاشمی نے کہا۔

"جی ہاں وہ کاؤنٹر پر موجود ہیں"...... ہاشمی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو"...... عمران نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"جناب جنرل مینجر صاحب ایک ضروری کام میں مصروف ہیں۔ وہ دو گھنٹوں سے پہلے فارغ نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ چاہیں تو دو گھنٹے بعد ان سے بات کر سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز میں کہا گیا۔

"دو گھنٹے بعد تو اس ہوٹل کا نام و نشان ہی باقی نہیں رہے گا سیکرٹری صاحبہ پھر بات کیسے ہو سکے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سامنے کھڑا ہاشمی بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب"...... سیکرٹری کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اسی لئے تو میں جنرل مینجر صاحب سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس ہوٹل کے ایک کمرے میں انتہائی طاقتور بم رکھا گیا ہے اور میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں لیکن

چونکہ اس سے خوف وہراس پھیل سکتا تھا اس لئے میں یہ بات صرف جنرل مینجر صاحب سے ہی کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جی جی بہتر میں بات کراتی ہوں"...... دوسری طرف سے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو میں جنرل مینجر آفندی بول رہا ہوں۔آپ کون ہیں اور آپ نے کیا بات کی ہے میری سیکرٹری سے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجے میں تیزی تھی۔

"میرا نام تو بتایا ہو گا آپ کی سیکرٹری صاحبہ نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں علی عمران بتایا ہے مگر"...... جنرل مینجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کی یادداشت کمزور ہو گئی ہے۔حیرت ہے پھر بھی آپ جنرل مینجر کے عہدے پر فائز ہیں۔حالانکہ میرا خیال تھا کہ یہ نام سنتے ہی آپ کرسی پر سے اس طرح اچھلیں گے جیسے بم کرسی کے نیچے رکھا گیا ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔تو تم ہو علی عمران۔اوہ۔آئی ایم سوری واقعی میری یادداشت کمزور ہو گئی ہے۔میں دراصل ایک ضروری مسئلے میں ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔لیکن تم نے یہ بم کی بات کیسے کی ہے اور کیوں کی ہے"...... اس بار جنرل مینجر نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کے کاؤنٹر مین جناب ہاشمی صاح[redacted] ہر فقرے میں لیکن اور اگر مگر کے الفاظ بولتے ہیں اور آپ بھی لیکن کی گردان کر رہے ہیں۔کیا واقعی لیکن اور اگر مگر ہوٹل ہالی ڈے کے سلوگن ہیں۔بہرحال بم کے بغیر آج کل یادداشت واپس نہیں آتی اور میں نے غلط بات بھی نہیں کی۔اگر آپ کی سیکرٹری مجھے آپ سے فون پر بات کرنے کے لئے دو گھنٹے بعد کا وقت دے سکتی ہے تو پھر ہوٹل ہالی ڈے کے کسی کمرے میں بم بھی رکھا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو یہ مسئلہ ہے آئی ایم ویری سوری میں نے واقعی سیکرٹری کو منع کر رکھا تھا۔آئی ایم سوری۔تم فوراً آ جاؤ میں ساری مصروفیات چھوڑ کر تم سے ملنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ تم سے کچھ بعید نہیں ہے کہ تم واقعی کسی کمرے میں بم رکھ دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بم ساتھ لیتا آؤں یا یہاں کاؤنٹر پر ہی چھوڑ دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو اور جلدی آؤ۔میں تمہارے لئے سپیشل جوس کا آرڈر دے رہا ہوں۔انناس کے جوس کا جو تمہیں بے حد پسند ہے"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب آپ کی یادداشت نہ صرف بہتر ہو گئی ہے بلکہ کافی تیز بھی ہو گئی ہے۔میں آ رہا ہوں" عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور ریسیور اس نے ہاشمی کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور مڑ کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ہاشمی حیرت بھرے انداز میں منہ پھاڑے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے جنرل مینجر سے اس لہجے میں بات ہونے پر اسے حیرت تو ہونی ہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران جنرل مینجر کے آفس میں داخل ہوا تو ادھیڑ عمر جنرل مینجر جو اس ہوٹل کے ڈائریکٹران میں سے ایک تھے اور جن کے تعلقات خاندانی طور پر سر عبدالرحمن سے تھے اسے اندر آتے ہوئے دیکھ کر بے اختیار مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے ارے اتنا بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جناب۔ آپ کی موجودگی میں ہوٹل میں بم رکھ کر مجھے بہرحال آنٹی شکیلہ سے تعزیت کرنی پڑے گی اور یہ صرف آپ کا ہی دل گردہ ہے کہ آپ آنٹی شکیلہ کو فیس کر سکتے ہیں مجھ میں بہرحال ہمت نہیں ہے۔ وہ اماں بی سے بھی زیادہ بھاری اور موٹی جوتی پہنتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جنرل مینجر آفندی بے اختیار ہنس پڑا۔

"شیطان آدمی تمہارا مطلب ہے کہ شکیلہ مجھے جوتیاں مارتی رہتی"...... جنرل مینجر آفندی نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"اب میں کسی کے ذاتی معاملات میں تو کوئی رائے نہیں دے سکتا جناب"...... عمران نے جواب دیا اور جنرل مینجر آفندی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک بیرا ہاتھ میں

ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"بیٹھو اور جوس پیو"...... جنرل مینجر آفندی نے ہنستے ہوئے کہا اور بیرے نے ٹرے میں موجود جوس کا اکلوتا گلاس بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کے سامنے رکھ دیا اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا۔

"اس سپیشل جوس کا شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلاس اٹھا لیا۔

"اب تم بتاؤ کہ تم نے اس انداز میں ملاقات کرنے کی کوشش کیوں کی۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے"...... جنرل مینجر آفندی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ہوٹل میں ایک بین الاقوامی شخصیت مشہور مصری ماہر آثار قدیمہ جناب ڈاکٹر حسن طیب صاحب موجود ہیں۔ ان کا کمرہ نمبر بارہ ہے اور منزل تیسری ہے اور میں نے ان سے ملنا ہے اور بقول آپ کی انتظامیہ کے انہوں نے ملاقات پر پابندی لگا رکھی ہے اور فون پر بات کرانے سے بھی منع کر رکھا ہے اگر ڈاکٹر حسن طیب کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اپنے انداز میں ملاقات کر لیتا لیکن ڈاکٹر صاحب کا میرے دل میں بے حد احترام ہے اس لئے میں زبردستی ان کے کمرے میں داخل نہیں ہو سکتا اس لئے اب یہ کام آپ نے کرنا ہے"۔ عمران نے جوس کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں۔ وہ انتہائی معزز شخصیت ہیں۔ یہ تو ان کی مرضی ہے کہ وہ تم سے ملاقات کرتے ہیں یا نہیں۔ میں انہیں مجبور

تو نہیں کر سکتا"...... آفندی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بحیثیت جنرل مینجر انہیں فون کر کے ان سے یہ تو معلوم کر سکتے ہیں کہ انہیں یہاں کوئی تکلیف تو نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو ہو سکتا ہے لیکن اس سے ملاقات کا جواز کیسے پیدا ہو سکتا ہے"...... جنرل مینجر آفندی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ان سے کہیں کہ ایک آدمی آپ کے دفتر میں موجود ہے جو آپ سے زرسائی کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے اور بس۔ اس کے بعد اگر وہ ملاقات کی اجازت دے دیں تو ملاقات ہو جائے گی نہیں تو میں واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"زرسائی کیا ہے"...... جنرل مینجر آفندی نے چونک کر پوچھا۔

"قدیم مصری شہنشاہوں کا پسندیدہ مشروب ہے اور یہ مشروب کاک ٹیل کی صورت میں تیار کیا جاتا ہے۔ میرا مطلب ہے جس طرح مختلف شرابوں کو ملا دیا جائے تو اسے کاک ٹیل کہا جاتا ہے اسی طرح مختلف مشروبوں کو ایک خاص تناسب سے ملا دیا جاتا تھا اور اسے زرسائی کہا جاتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو وہ زرسائی تمہارے پاس موجود ہے۔ کیا مطلب ہوا"۔ جنرل مینجر آفندی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"زرسائی قدیم مصری زبان میں اناناس کو کہا جاتا تھا چونکہ اس

مشروب کا بنیادی جز اناناس کا مشروب ہوتا تھا اس لئے اسے زرسائی کہا جاتا تھا اور اس وقت میرے سامنے اناناس کا مشروب یعنی زرسائی موجود ہے"...... عمران نے کہا تو جنرل مینجر آفندی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم واقعی بات کرنے کے فن کے ماہر ہو۔ اب مجھے کیا معلوم کہ واقعی اناناس کو قدیم مصری زبان میں زرسائی کہا جاتا تھا یا نہیں اس لئے تمہاری یہ بات مجھ پر تو اثر کر سکتی ہے شاید ڈاکٹر حسن طیب پر نہ کر سکے"...... جنرل مینجر آفندی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ سے زیادہ اثر پڑے گا۔ آزمائش شرط ہے"...... عمران نے سیلز مینوں کے مخصوص انداز میں کہا تو جنرل مینجر نے ہنستے ہوئے رسیور اٹھایا اور سیکرٹری سے کہا کہ وہ ڈاکٹر حسن طیب جو کمرہ نمبر بارہ تیسری منزل میں رہائش پذیر ہیں ان کی بات کرائے اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو جنرل مینجر آفندی نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"اس میں لاؤڈر کا بٹن موجود ہے وہ بھی پریس کر دیں"۔ عمران نے کہا تو جنرل مینجر آفندی نے اثبات میں سر ہلانے کے ساتھ ہی پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... آفندی نے کہا۔

"ڈاکٹر حسن طیب صاحب سے بات کیجئے جناب"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جی فرمایئے"...... دوسری طرف سے خشک اور قدرے کھردرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں جناب کہ آپ کو ہوٹل انتظامیہ سے کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی"...... جنرل منیجر آفندی نے کہا۔

"نہیں شکریہ"...... دوسری طرف سے ایک بار پھر انتہائی خشک اور کھردرے لہجے میں کہا گیا اور جنرل منیجر آفندی کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

"جناب ایک صاحب یہاں میرے دفتر میں موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے زرسائی کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں"۔ جنرل منیجر آفندی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ یہ بات تو نہ کرنا چاہتا تھا لیکن مجبوری کی وجہ سے کر رہا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ زرسائی کے بارے میں کون صاحب ہیں"...... اس بار ڈاکٹر حسن طیب کے لہجے میں جوش نمایاں ہو گیا تھا۔

"ان کا نام علی عمران ہے اور وہ یہاں کے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کے صاحبزادے ہیں۔ میں تو بس اتنا ہی جانتا ہوں ان کے متعلق"...... جنرل منیجر آفندی نے کہا۔

"ان سے فون پر بات کرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جنرل منیجر آفندی نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاۃ۔ جناب ڈاکٹر صاحب جنرل منیجر صاحب نے میرا تعارف بے حد مختصر سا کرایا ہے۔ انہوں نے آپ کو یہ نہیں بتایا کہ میں ڈاکٹر اسماعیل قیسی کا شاگرد ہوں اور ڈاکٹر اسماعیل قیسی نے زرسائی کے بارے میں جو تحقیقی مقالہ لکھا تھا اس میں معاونت کرنے کا مجھے بھی شرف حاصل ہے لیکن یہ معاونت صرف اتنی تھی کہ میں نے انہیں زرسائی کے دس اجزا کا تناسب بتایا تھا۔ لیکن زرسائی میں تو ایک سو چھتیس اجزا شامل ہوتے ہیں۔ یہ میں نے اب باقی اجزا کا تناسب بھی معلوم کر لیا ہے لیکن اب بد قسمتی سے ڈاکٹر اسماعیل قیسی صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ وہ تو اب یقینا جنت کے مشروب کے اجزا پر تحقیق کر رہے ہوں گے اس لئے اب آپ جیسی شخصیت ہی باقی رہ جاتی ہے جسے اب باقی ماندہ اجزا کا تناسب بتایا جا سکتا ہے لیکن میں غریب آدمی ہوں اس لئے اتنا کرایہ میرے پاس نہیں ہے کہ میں آپ سے ملاقات کے لئے مصر پہنچ سکوں۔ آج اخبار میں پڑھ کر اور یقین کیجئے یہ اخبار بھی میں نے ایک چائے خانے میں بیٹھ کر پڑھا تھا۔ ہمارے ملک کے زیادہ تر لوگ اسی طرح اخبار پڑھتے ہیں اور وہ اخبار پڑھنے کو اہمیت دیتے ہیں۔ اخبار خریدنا ان کے نزدیک اسراف میں شامل ہے۔ بہرحال اس اخبار سے مجھے معلوم ہوا کہ آپ یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اور ہوٹل ہالی ڈے میں اپنے کمرے میں آرام فرما رہے ہیں تو میں یہاں آ گیا۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ آپ نے فون پر بھی اور ذاتی ملاقات پر بھی

پابندی لگا رکھی ہے اس لئے مجبوراً جنرل مینجر صاحب کو زرسائی کے بارے میں تفصیل بتانا پڑی تب جا کر آپ سے فون پر بات کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے"...... عمران کی زبان جب رواں ہو گئی تو ظاہر ہے وہ اتنی آسانی سے کہاں رکنے والی تھی۔

" تو تم چاہتے ہو کہ میں ان اجزا کے تناسب کی تمہاری تحقیق خرید لوں"...... ڈاکٹر حسن طبیب کے لہجے میں ناگواریت شامل تھی۔ انہوں نے شاید یہ سمجھا تھا کہ عمران اپنی غربت کا رونا اسی لئے رو رہا ہے۔

" جناب مجھے معلوم ہے کہ علمی شخصیتیں سب علمی ہی ہوتی ہیں۔ ان کے لئے سب سے بڑی دولت علم ہی ہوتی ہے۔ اس لئے اگر میں نے اس تحقیق کو فروخت کرنا ہوتا تو کسی غیر علمی شخصیت سے ملاقات کرتا۔ میں نے غربت کا حوالہ اسی لئے دیا تھا تاکہ آپ بھی مجھے اپنی طرح نہ ہی اپنے سے کم ہی بہرحال علمی شخصیت سمجھ لیں گے اور مجھے ملاقات کا شرف بخش دیں گے۔ یقین کیجئے آپ جیسی مشہور شخصیت کے ساتھ ملاقات بھی میرے لئے قارون کے خزانے سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور یہ تحقیق میں آپ کو سرمہ مفت نظر کی طرح مفت پیش کر دوں گا"...... عمران نے پہلے کی طرح مسلسل بولتے ہوئے جواب دیا۔

" یہ سرمہ مفت نظر کا کیا مطلب ہوا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

احمد اینڈ برادرز

" ہمارے ہاں سڑکوں پر مجمع لگا کر یہ سرمہ بیچا جاتا ہے اور نمونے کے طور پر اس سرمے کی ایک ایک سلائی مجمع میں موجود لوگوں کی آنکھوں میں مفت ڈالی جاتی ہے۔ اسے ہماری زبان کے ایک بہت بڑے شاعر نے سرمہ مفت نظر کہا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تم خاصے دلچسپ آدمی ہو اور پھر تم نے زرسائی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر اسماعیل قیسی کا حوالہ بھی دیا ہے اس لئے میں تم سے ملاقات کے لئے تیار ہوں"...... اس بار ڈاکٹر حسن طبیب نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جی بہت بہت شکریہ۔ میں حاضر ہو رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" خدا تم سے سمجھے۔ تم واقعی ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے ماہر ہو"۔ جنرل مینجر آفندی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب آپ اطمینان سے بیٹھ کر کام کیجئے۔ ویسے اس زرسائی مشروب پلانے کا بے حد شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ جنرل مینجر آفندی سے اجازت لے کر تیزی سے آفس سے نکلا اور تھوڑی دیر بعد وہ تیسری منزل میں کمرہ نمبر بارہ کے دروازے پر موجود تھا۔ دروازہ اندر سے بند تھا لیکن عمران نے پھر بھی مؤدبانہ انداز میں دستک دی۔

" کون ہے باہر"...... اندر سے ڈاکٹر حسن طبیب کی ویسی ہی

خشک اور کھردری سی آواز سنائی دی۔

"سر مہ مفت نظر"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا آجاؤ"...... اس بار اندر سے جواب دیا گیا۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ مسکرا رہے ہیں۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ کمرے کے درمیان کرسیاں موجود تھیں جن کے ساتھ ایک میز تھی اور میز پر کاغذات بکھرے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر حسن طیب اپنے چہرے مہرے سے ہی انتہائی خشک اور کھردرے آدمی نظر آ رہے تھے۔ ان کے جسم پر عام سا لباس تھا۔ آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی اور سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا۔ البتہ ان کا چہرہ دیکھ کر اندازہ ہو جاتا تھا کہ وہ واقعی معروف علمی شخصیت کا چہرہ ہے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام۔ بیٹھو"...... ڈاکٹر حسن طیب نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں جناب میں تو آپ کا صرف ایک مداح ہوں"۔ عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر حسن طیب مسکراتے ہوئے دوبارہ بیٹھ گئے اور عمران ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا تم واقعی ڈاکٹر اسماعیل قیسی مرحوم کے ساتھ کام کرتے رہے ہو"...... ڈاکٹر حسن طیب نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب میں کیا اور میرا کام کیا۔ مجھے بھی بس آثار قدیمہ سے دلچسپی ہے کیونکہ میں بظاہر تو آپ کو جوان نظر آ رہا ہوں لیکن ذہنی طور پر میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور آپ کو تو معلوم ہی ہو گا کہ آثار قدیمہ سے بوڑھوں کو ہی دلچسپی ہو سکتی ہے۔ نوجوان تو آثار جدیدہ سے ہی دلچسپی رکھتے ہیں۔ بہرحال ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی ان کی طبیعت بھی بالکل آپ جیسی تھی اور وہ ان دنوں زرسائی پر ریسرچ کر رہے تھے۔ میں نے انہیں جب بتایا کہ زرسائی پر میں نے بھی تھوڑی سی محنت کی ہے اور انہیں اجزا کا تناسب بتایا تو وہ بھی آپ کی طرح بے حد حیران ہوئے اور انہوں نے مجھے اپنا معاون تسلیم کر لیا اور ساتھ ہی حکم دیا کہ میں مزید اجزا کا تناسب بھی معلوم کروں۔ چنانچہ ان کے حکم پر میں نے مزید کام شروع کر دیا لیکن پھر ڈاکٹر صاحب وفات پا گئے لیکن چونکہ ان کا حکم تھا اس لئے میں نے اپنی ریسرچ جاری رکھی اور اب میں وہ ریسرچ آپ کو دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"لیکن انہوں نے اپنے مقالے میں تو اس بات کا ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ ایسی باتوں کا خاص خیال رکھا کرتے تھے"...... ڈاکٹر حسن طیب نے کہا۔

"انہوں نے تو لکھا تھا لیکن جس پبلشر نے وہ ریسرچ شائع کی تھی اس کو یہ بات پسند نہ آئی کہ میرا نام بھی اس ریسرچ میں آ جائے۔ اس کا خیال ہو گا کہ کہیں میں بھی اس سے رائیلٹی کی رقم نہ طلب کر

لوں اس لئے اس نے میرا نام حذف کر دیا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو ڈاکٹر حسن طیب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہو۔ بہرحال کیا تم نے واقعی زرسائی پر ریسرچ کی ہے"...... ڈاکٹر حسن طیب نے کہا۔

"جی ہاں وہ قدیم کتبہ جو کینیکلا سے دریافت ہوا تھا اور جسے مصری آثار قدیمہ میں کتبہ کینیکلا کا نام دیا جاتا ہے اس کتبے میں زرسائی کے اجزا کا تو تفصیل سے ذکر ہے لیکن اس کے تناسب کا ذکر نہیں کیا گیا تھا لیکن ایلات کے قدیم معبد سے ایک اور کتبہ ملا تھا جسے مصری آثار قدیمہ میں کتبہ متروح کا نام دیا گیا ہے۔ اس کتبے کی زبان پڑھی نہ جا رہی تھی لیکن مشہور مصری آثار قدیمہ کے ماہر جناب حامدیہ نے اس زبان کو آخرکار پڑھ لیا۔ اس کتبے میں زرسائی کے اجزا کے ساتھ ساتھ اس کے تناسب کا بھی ذکر موجود تھا لیکن یہ تناسب ایک اور زبان میں درج تھا جسے قدیم مصری دیوتاؤں کی زبان کہا جاتا تھا اور جسے جناب حامدیہ بھی کافی عرصے کی ریسرچ کے بعد پڑھنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ چنانچہ اس طرح کچھ اجزا کا تناسب تو سامنے آ گیا لیکن تمام اجزا کا تناسب اس لئے سامنے نہ آ سکا کہ اس کتبے کا کافی بڑا حصہ انتہائی شکستہ ہو چکا تھا۔ میں نے کوشش جاری رکھی اور آخرکار میں اس شکستہ کتبے پر موجود تحریر کو پڑھ لینے میں کامیاب ہو گیا اس طرح میں نے زرسائی کے تمام اجزا کا تناسب معلوم کر لیا"۔

عمران نے کہا تو ڈاکٹر حسن طیب کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"حیرت ہے تم اس قدر گہرائی میں اس کا علم رکھتے ہو۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم بس عام سے نوجوان ہو جسے صرف لوگوں سے ملنے کا شوق ہوتا ہے لیکن تمہاری معلومات نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے۔ کیا تم نے واقعی ان اجزا کا تناسب معلوم کر لیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ واقعی ایک حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ انکشاف ہو گا"۔ ڈاکٹر حسن طیب نے اس بار پرجوش لہجے میں کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کہاں ہیں تمہاری ریسرچ کے پیپرز"...... ڈاکٹر حسن طیب نے پرجوش سے لہجے میں کہا۔

"وہ تو آپ سے پہلے مجھ سے ڈاکٹر قیصر امیر صاحب نے لے لئے تھے اور پھر ان کاغذات کی مدد سے انہوں نے اپنا مقالہ لکھ دیا جو انہوں نے گذشتہ سال کی بین الاقوامی کانفرنس میں پیش کیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر قیصر امیر نے تو واقعی یہ مقالہ پڑھا تھا لیکن میں اس کانفرنس میں بیماری کی وجہ سے شرکت نہ کر سکا تھا اور پھر وہ مقالہ تو ابھی تک شائع بھی نہیں ہوا"...... ڈاکٹر حسن طیب نے کہا۔

"آپ ان سے معلوم کر سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر حسن طیب نے ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں ان کی وفات کا علم نہیں ہے"۔ ڈاکٹر حسن طیب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں۔ کیا وہ وفات پا چکے ہیں۔ لیکن تین چار ماہ پہلے تو وہ پاکیشیا تشریف لائے تھے اور میری ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ تو خاصے صحت مند تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بیماری کی وجہ سے فوت نہیں ہوئے بلکہ انہیں ہلاک کیا گیا تھا اور ایسا کسی خفیہ تنظیم ڈیتھ پاور نے کیا ہے۔ ایک ماہ پہلے وہ ایکریمیا آثار قدیمہ پر ایک کانفرنس کے سلسلے میں گئے تھے۔ وہاں ان کی ملاقات ان کے ایک پرانے دوست ڈاکٹر فرانز سے ہو گئی۔ ڈاکٹر فرانز یہودی ہیں لیکن وہ ڈاکٹر قیصر امیر کے یونیورسٹی کے زمانے کے گہرے دوست تھے۔ ڈاکٹر فرانز بین الاقوامی سطح کے انتہائی معروف سائنس دان ہیں۔ وہ شعاعوں پر ریسرچ میں اتھارٹی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ بہرحال باتوں باتوں میں انہوں نے ڈاکٹر قیصر امیر کو بتایا کہ وہ ڈیتھ پاور نامی پرائیویٹ تنظیم کے تحت ایکریمیا کی ریاست بیٹا چوسنس میں ایک خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں اور انہوں نے ایسی ریز دریافت کی ہیں جو ایٹم اور ہائیڈروجن بموں سے بھی زیادہ طاقتور ہیں۔ ان کا نام ڈیتھ ریز ہے اور اب وہ اس لیبارٹری میں ان شعاعوں پر ڈیتھ میزائل تیار کر رہے ہیں۔ دوسری صبح ڈاکٹر قیصر امیر اپنے کمرے میں مردہ پائے گئے۔ انہیں گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر قیصر امیر کی عادت تھی کہ وہ اپنا کام لکھ کر نہ کرتے تھے بلکہ

ایک مخصوص ٹیپ ریکارڈر میں وہ کام کو بول کر ٹیپ کر لیتے تھے اور پھر دوسرے روز ان کا نائب اور دست راست ڈاکٹر خلیل اس ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے یہ گفتگو ٹائپ کر لیتا تھا۔ ان کی ہلاکت کے بعد جب ڈاکٹر خلیل نے اس ٹیپ ریکارڈر کو آن کیا جس پر وہ آخری رات کو کام کرتے رہے تھے تو اس کے آخر میں ان کی قاتل سے ہونے والی گفتگو بھی ٹیپ شدہ موجود تھی جس میں اس قاتل نے ڈاکٹر قیصر امیر کو بتایا کہ چونکہ ڈاکٹر فرانز نے انہیں ٹاپ سیکرٹ ڈیتھ ریز اور لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتائی ہے اس لئے اس ٹاپ سیکرٹ کو بچانے کے لئے ڈیتھ پاور نے انہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈاکٹر خلیل نے اس ٹیپ کو چھپا لیا لیکن مصر آنے پر انہوں نے اسے حکومت مصر کے حوالے کر دیا۔ وہاں سے مجھے اس کا علم ہوا ہے۔ گو حکومت مصر نے حکومت ایکریمیا سے ڈاکٹر قیصر امیر کی ہلاکت پر احتجاج کیا لیکن اس راز کو آوٹ نہیں کیا گیا۔ میرا اس تفصیل بتانے کا مقصد ہے کہ ڈاکٹر قیصر امیر وفات پا گئے ہیں"...... ڈاکٹر حسن طیب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے ان کی وفات اور خاص طور پر اس انداز کی وفات پر بے حد دکھ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں وہ بے حد اچھے آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے"۔ ڈاکٹر حسن طیب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب آج کل آپ کس موضوع پر ریسرچ فرما رہے ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں ان دنوں مصر کے ایک قدیم تاریخی مقبرے سے ملنے والے چند کتبوں پر ریسرچ کر رہا ہوں۔ یہ کتبے خط میخی میں لکھے گئے ہیں حالانکہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ خط میخی قدیم مصری تاریخ سے بعد کا خط ہے لیکن ان کتبوں کی دریافت سے معلوم ہوا ہے کہ خط میخی بعد کا نہیں بلکہ پہلے کا ہے اور اسی موضوع پر آج کل میں ریسرچ کر رہا ہوں اور اسی سلسلے میں یہاں پاکیشیا آیا ہوں اور اب کافرستان بھی جانا ہے کیونکہ وہاں بھی آثار قدیمہ سے خط میخی کے کتبے ملے ہیں"۔ ڈاکٹر حسن طیب نے کہا۔

"آپ کی بے حد مہربانی کہ آپ نے مجھ جیسے ایک طالب علم کو اتنا وقت دیا۔ ویسے خط میخی کے بارے میں کارمن کے ماہر لسانیات ڈاکٹر شلمار نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا تھا جس میں انہوں نے خط میخی کی اصل کے سلسلے میں مصر کا بھی ذکر کیا تھا۔ آپ کی نظروں سے تو وہ مقالہ ضرور گزرا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں میرے پاس وہ موجود ہے لیکن میں حیران ہوں کہ تمہارے متعلق میں کیا سمجھوں۔ تم نے اپنی معلومات سے مجھے حیران کر دیا ہے اور اب حقیقتاً مجھے تم سے ملاقات کر کے مسرت ہو رہی ہے"۔ ڈاکٹر حسن طیب نے کہا۔

"یہ آپ کی شفقت ہے ڈاکٹر صاحب ورنہ میں تو بس ایک طالب

ہوں۔ اب مجھے اجازت دیجئے میری یہی خواہش تھی کہ آپ جیسی ہی شخصیت سے ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے۔ میں نے آپ کا بہت وقت لیا ہے انشاء اللہ زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گی"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے بیٹھو میں نے تم سے کچھ پینے کو بھی نہیں پوچھا۔ تمہاری باتوں میں ہی اتنی دلکشی ہے کہ مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا"۔ ڈاکٹر حسن طیب نے چونکتے ہوئے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ سے ملاقات کی خوشی میں ہی مجھے زرسائی نوش فرمانے کا موقع مل چکا ہے۔ جنرل مینجر صاحب نے مہربانی کی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زرسائی۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر حسن طیب نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو علم ہے کہ زرسائی قدیم مصری زبان میں انناس کو کہتے ہیں اور انناس کا مشروب زرسائی مشروب کا بنیادی جز تھا اور جنرل مینجر صاحب نے انناس کا جوس ہی پلایا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر حسن طیب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر عمران ان سے مصافحہ کر کے ان کے کمرے سے باہر آ گیا لیکن اس کے ذہن میں ڈیتھ پاور اور ڈیتھ ریز والی بات بری طرح کھٹک رہی تھی اور یہی بات سوچتا ہوا وہ سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔ وہ اسی لئے یہاں آیا تھا کہ اس ڈیتھ پاور کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر

سکے لیکن ابھی وہ بلیک زیرو سے سلام دعا کے بعد کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان اور عمران بہرحال ہم قافیہ نام ہیں اس لئے یہ کیسے ہو سکتا کہ آپ یاد کریں اور میں موجود نہ ہوں"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم فوراً میرے آفس آجاؤ تم سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ فوراً پہنچو"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کیا نادر شاہی حکم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آخر وہ سلطان ہیں حکم تو دینا ہوا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں واقعی۔ اوکے میں ہو آؤں ورنہ سلطان کا کیا ہے تمہیں بطور جلاد بھی حکم دے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ سر سلطان کے آفس میں

داخل ہو رہا تھا۔ اس نے عادت کے مطابق پہلے سر سلطان کے پی اے کے آفس میں جھانکا تھا لیکن وہ سیٹ پر موجود نہیں تھا اس لئے وہ وہاں رکنے کی بجائے سیدھا آفس پہنچ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ حکم حاکم مرگ مفاجات کے تحت حاضر ہے دربار سلطان عالی مقام میں"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"آؤ بیٹھو"...... سر سلطان نے صرف سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ بے حد سنجیدہ نظر آرہے تھے۔ ساتھ ہی انہوں نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک فائل نکالی اور اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے پڑھو"...... سر سلطان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی میز کی دراز بند کر دی۔

"کیا بات ہے آپ بے حد پراسرار بن رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ مجھے اور بھی انتہائی ضروری کام نمٹانے ہیں"...... سر سلطان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے فائل کھولی اور پھر جیسے ہی اس نے پہلا صفحہ پڑھا وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس میں اسی ڈیتھ پاور اور ڈیتھ ریز کا ذکر تھا جس کی بات ابھی کچھ دیر پہلے ڈاکٹر حسن طیب نے کی تھی۔ فائل میں صرف دو صفحات تھے۔ عمران نے انہیں پڑھا اور پھر ایک طویل سانس لیتے

ہوئے فائل بند کر دی۔

"یہ فائل مجھے بلگارنیہ سے بھیجی گئی ہے۔اب تم بتاؤ کہ کیا تم اس کے خلاف کام کرو گے یا ملٹری انٹیلی جنس کو یہ مشن دیا جائے"۔سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کیا چاہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس منصوبے کے خلاف کام کرے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"تو آپ اسی لئے اپنے آپ کو اس قدر سنجیدہ ظاہر کر رہے ہیں تاکہ میں اس سنجیدگی سے متاثر ہو کر انکار نہ کر سکوں۔آپ تو حکم دے سکتے ہیں۔ویسے بھی یہ انتہائی خوفناک خطرہ ہے اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس خوفناک خطرے سے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائے"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا شکریہ۔دراصل میرا خیال تھا کہ تم بلگارنیہ کی وجہ سے انکار کر دو گے"...... سر سلطان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلگارنیہ جو چاہے کرتا رہے میں نے تو پاکیشیا کے لئے کام کرنا ہے اور بس"...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے فون اٹھایا اور چائے اور سنیکس لانے کا حکم دے دیا تو عمران ان کی اس ادا پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ریاست مینا چوسٹس ایکریمیا کی سب سے چھوٹی لیکن سب سے خوشحال ریاست تھی۔یہ ریاست شمالی کینیڈا کے ساتھ ایکریمیا کی سرحد پر واقع تھی۔اس ریاست کا رقبہ صرف پانچ ہزار مربع کلومیٹر تھا۔یہ پوری ریاست پہاڑی علاقے پر مشتمل تھی لیکن یہ جس قدر چھوٹی تھی اتنی ہی خوشحال بھی تھی کیونکہ اس ریاست کے پہاڑی علاقے انتہائی قیمتی ترین معدنیات سے مالا مال تھے۔اس ریاست کا دارالحکومت ہاگس رقبے کے لحاظ سے تو چھوٹا تھا لیکن اپنی خوشحالی کے لحاظ سے وہ ایکریمیا کی بڑی بڑی ریاستوں سے بھی زیادہ خوشحال نظر آتا تھا۔یہ پورا دارالحکومت انتہائی جدید عمارتوں، کاروباری پلازوں، شاندار اور فراخ سڑکوں کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے اور شاندار ہوٹلوں، کلبوں، جوا خانوں اور نائٹ کلبوں کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور تھا۔یہی وجہ تھی کہ پوری دنیا سے سیاح یہاں آتے رہتے

تھے لیکن اس پوری ریاست پر یہودیوں کا مکمل قبضہ تھا حتیٰ کہ اس ریاست کا شہری ہونے کے لئے یہودی ہونا بنیادی شرط تھی اور کسی بھی غیر یہودی کو اس ریاست کی شہریت نہیں دی جاتی تھی۔ صرف سیاحت کے لئے یہاں لوگ آسکتے تھے لیکن انہیں یہاں کوئی پراپرٹی خریدنے یا یہاں مستقل طور پر رہنے کی اجازت نہیں تھی۔ بیٹا چوسٹس سے صرف معدنیات نکالی جاتی تھیں اور معدنیات نکالنے والی تمام کمپنیوں کے مالک بھی یہودی ہی تھے۔ ویسے اس علاقے میں جو سیاح آتے تھے ان کا مقصد صرف بھاری جوا کھیلنا اور صرف عیش و عشرت ہوتا تھا کیونکہ یہاں ان معاملات میں ایکریمیا کی باقی ریاستوں سے بھی زیادہ آزادی تھی۔ ریاست کی حکومت بھی یہودیوں پر ہی مشتمل تھی لیکن یہ نام کی حکومت تھی۔ یہاں اصل حکومت ڈیتھ پاور نامی تنظیم کی تھی۔ تمام کلبوں، ہوٹلوں اور جوا خانوں پر درپردہ اس تنظیم کا ہی ہولڈ تھا۔ گو یہ تنظیم بظاہر کسی معاملے میں مداخلت نہیں کرتی تھی لیکن اگر کہیں قانون شکنی کی جائے یا ریاست کے مفاد کے خلاف کوئی کام کیا جائے تو پھر وہ حرکت میں آجاتی تھی اور ایسا کرنے والوں کی لاشیں دوسرے روز سڑکوں پر پڑی نظر آتی تھیں جن پر ڈیتھ پاور کا مخصوص نشان ایک انسانی کھوپڑی اور اس کے گرد دو ہڈیوں پر مشتمل مقتول کے جسم پر واضح طور پر بنا دیا جاتا تھا اور اس سلسلے میں کسی بڑے سے بڑے حاکم یا آدمی کا بھی لحاظ نہیں کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں کوئی بھی کسی قسم کی قانون

شکنی کی جرأت ہی نہ کرتا تھا۔ ہر طرف انتہائی امن و امان تھا حتیٰ کہ سیاح بھی کسی قسم کی حرکت نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں کے جوا خانوں میں دن رات انتہائی بھاری رقوم کا جوا ہوتا تھا اور جیتنے والے بڑی بڑی اور بھاری بھاری رقمیں جیت جاتے تھے لیکن یہاں انہیں قتل، ڈاکہ زنی اور چوری چکاری کا کوئی خطرہ نہ ہوتا تھا۔ یہ کہا جاتا تھا کہ اس ریاست میں داخل ہونے والے کا ہر لمحہ ڈیتھ پاور کی نظروں میں رہتا تھا۔ یہاں کا سب سے مشہور ہوٹل ریگن تھا جس میں بڑے بڑے جوئے خانے بھی تھے، نائٹ کلب بھی اور ڈائننگ ہال بھی۔ اسی لئے اس ہوٹل میں ہر وقت دنیا بھر کے سیاحوں کا رش رہتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ یہی ہوٹل ریگن ہی ڈیتھ پاور تنظیم کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس ہوٹل کے ہال کے ایک کونے میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک نوجوان ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان ایکریمی لڑکی کے ساتھ بیٹھا شراب پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھا کہ ایک ویٹر ہاتھ میں کارڈلیس فون اٹھائے ان کے قریب آیا تو وہ دونوں ہی چونک پڑے۔

"آپ کا فون ہے جناب"...... ویٹر نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو نوجوان نے فون پیس ویٹر سے لیا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے اسے کان سے لگالیا۔

"لیس پرائنڈ بول رہا ہوں"..... نوجوان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف فرام دس اینڈ میرے آفس پہنچو فوراً"..... دوسری طرف

سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نوجوان نے فون آف کر کے اسے ساتھ کھڑے ہوئے ویٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"اوکے سنی مجھے انتہائی ضروری کام سے جانا ہے پھر ملاقات ہو گی"...... پرائڈ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر لڑکی کا جواب سنے بغیر ہی وہ تیزی سے مڑا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی سپورٹس کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر دائیں ہاتھ پر مڑی اور خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد ایک چوک پر پہنچ کر وہ اس سڑک پر مڑ گیا جہاں کاروباری پلازے تھے۔ جہاں معدنیات کی بڑی بڑی کمپنیوں کے دفاتر تھے۔ ایک دس منزلہ پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں اس نے کار موڑی اور پھر اسے مخصوص پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لفٹ نے اسے چند لمحوں میں ہی دسویں منزل پر پہنچا دیا۔ اس پوری منزل میں انٹرنیشنل منرل کارپوریشن کے دفاتر تھے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اس نے سب سے آخری کمرے کے بند دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرائڈ"...... پرائڈ نے صرف اپنا نام بتایا۔

"کم ان"...... اندر سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل

گیا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک طرف ایک بڑی سی آفس ٹیبل تھی جس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"بیٹھو پرائڈ"...... اس ادھیڑ عمر نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پرائڈ خاموشی سے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ادھیڑ عمر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس"...... اس ادھیڑ عمر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ دوسری طرف سے سنتا رہا۔

"اوکے باس"...... اس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو کمرے کی عقبی دیوار درمیان سے ہٹ کر سائیڈوں پر ہو گئی۔ اندر ایک لفٹ نما کمرہ نظر آ رہا تھا۔

"جاؤ"...... اس ادھیڑ عمر نے کہا تو پرائڈ خاموشی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس خلا کو کراس کر کے کمرے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ ادھیڑ عمر نے ایک بار پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کیا تو دیوار برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کمرے نے لفٹ کے انداز میں تیزی سے نیچے اترنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک نیچے اترنے کے بعد وہ رک گیا اور اس کے ساتھ ہی سامنے موجود بند دیوار میں خلا نمودار ہوا اور پرائڈ اس خلا سے دوسری طرف آیا تو وہ ایک بند راہداری میں موجود تھا جس کے دونوں سرے بند تھے اور دونوں سائیڈوں کی

دیواریں بھی سپاٹ تھیں۔ ان میں کہیں بھی کوئی دروازہ نہیں تھا لیکن پرانڈ تیزی سے دائیں طرف کو بڑھ گیا اور پھر ایک جگہ رک کر اس نے سپاٹ دیوار پر ہاتھ سے مخصوص انداز میں تین بار دستک دی تو دیوار میں ایک طاقچہ سا کھل گیا جہاں ایک فون پیس موجود تھا۔ اس نے فون پیس اٹھایا اور اس پر یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... اس بار چیف کی آواز سنائی دی۔

"پرانڈ"...... پرانڈ نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پرانڈ نے فون پیس آف کر کے اسے واپس اسی طاقچے میں رکھ دیا تو دیوار برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک سائیڈ پر دیوار درمیان سے ہٹی اور ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ پرانڈ آگے بڑھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس کے آخر میں ایک بھاری دفتری میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے سر پر موجود بال اس قدر گھنگریالے تھے کہ جیسے اس نے سر پر سپرنگ باندھ رکھے ہوں۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ چہرہ چوڑا بھی تھا اور قدرتی طور پر رعب دار بھی تھا۔ یہ ڈیتھ پاور کا چیف لارڈ شمعون تھا۔

"بیٹھو پرانڈ"...... لارڈ شمعون نے سرد لہجے میں کہا تو پرانڈ خاموشی سے میز کی دوسری طرف موجود ایک کرسی پر مؤدبانہ انداز

میں بیٹھ گیا۔

"ایشیائی ممالک پاکیشیا اور بلگارنیہ کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... لارڈ شمعون نے قدرے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"صرف نام سنے ہوئے ہیں"...... پرانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں مسلم ممالک ہیں۔ بلگارنیہ ایکریمیا کی وجہ سے اسرائیل کے خلاف نہیں ہے لیکن پاکیشیا نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا اور اس کی سیکرٹ سروس نے اسرائیل کو بے پناہ نقصانات پہنچائے ہیں اور پاکیشیا کو یہودیوں کا دشمن نمبر ایک مانا جاتا ہے۔ بہرحال اسرائیل سے مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ ایکریمی ایجنسیوں نے انہیں اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا اور بلگارنیہ دونوں کو ڈیتھ ریز اور ڈیتھ میزائل کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس پر میٹاچوسٹس کی لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے اور یہ بھی کہ ان میزائلوں کو مسلم ممالک کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ چنانچہ ان دونوں ملکوں کی حکومتوں نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا پلان بنایا ہے اور اس سلسلے میں وہ میٹاچوسٹس پہنچ رہے ہیں۔ بلگارنیہ سے ان کا معروف ترین ڈی ایجنٹ میجر پرمود اپنے ساتھیوں کے ساتھ اور پاکیشیا سے ان کی مشہور ترین سیکرٹ سروس کی ٹیم انتہائی معروف سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کی سربراہی میں یہاں پہنچ رہی ہے اور ان دونوں کا

ٹارگٹ ڈیتھ میزائل کی لیبارٹری ہے۔ اسرائیلی حکام سے اس اطلاع سے انتہائی تشویش پائی جاتی ہے اور اسرائیلی حکام نے مجھے کہا کہ وہ ان دونوں کے مقابلے کے لئے اپنے ایجنٹ یہاں بھیجنا چاہتے ہیں لیکن میں نے ان کی اس آفر کو قبول نہیں کیا۔ چنانچہ یہ فیصلہ ہوا کہ ان کا مقابلہ ڈیتھ پاور کرے گی لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ شرط لگا دی ہے کہ انہیں اس وقت تک نہ چھیڑا جائے جب تک وہ لیبارٹری تک نہ پہنچ جائیں کیونکہ ان لوگوں کا طریقہ کار یہ ہے کہ یہ متعلقہ افراد کو پکڑ کر ان سے معلومات حاصل کر لیتے ہیں اس لئے اگر ڈیتھ پاور نے ان کا مقابلہ کیا تو وہ ڈیتھ پاور کے آدمیوں سے ہی لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں گے جبکہ ویسے انہیں کسی طرح بھی لیبارٹری کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکے گا۔ میں نے تو اسرائیل حکام سے کہا کہ ہم انہیں ہاگس میں داخل ہوتے ہی ہلاک کر سکتے ہیں کیونکہ ہاگس میں کوئی آدمی بھی ہماری نظروں سے چھپ نہیں سکتا لیکن اسرائیل حکام بضد ہیں کہ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں اس لئے انہیں قطعی نہ چھیڑا جائے اور صرف لیبارٹری کی حفاظت کی جائے۔ جب میں نے اصرار کیا تو اعلیٰ حکام نے پورے ڈیتھ پاور کو ختم کرنے کی دھمکی دے دی جس پر مجبوراً مجھے خاموش ہونا پڑا اور اب میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ تم جا کر لیبارٹری کا سکیورٹی چارج سنبھال لو اور اگر یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پھر ان کا خاتمہ کر دو"...... لارڈ شمعون نے کہا۔

"میں تو آپ سے متفق ہوں چیف۔ اصل میں اسرائیلی حکام کو ہمارے متعلق علم نہیں ہے۔ کیا ضرورت ہے ایسے لوگوں کو ڈھیل دینے کی۔ جیسے ہی وہ ہاگس میں داخل ہوں ان پر فائر کھول دیا جائے اور معاملہ ختم"...... پرائڈ نے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم ڈیتھ پاور میں اپنے سیکشن پرائڈ کو استعمال کرو لیکن تم خود یہاں نہیں رہو گے کیونکہ اگر وہ تم تک پہنچ گئے تو پھر وہ تم سے اس لیبارٹری کی تمام تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں"۔ لارڈ شمعون نے کہا۔

"یہ لوگ کب یہاں پہنچیں گے"...... پرائڈ نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہرحال وہ یہاں جب بھی آئیں اور جس روپ میں بھی آئیں وہ یہاں لیبارٹری کو تلاش کریں گے اور ڈیتھ پاور کو اور لامحالہ اس کے لئے وہ یہاں کے لوگوں سے ہی پوچھ گچھ کریں گے۔ اس طرح وہ خود بخود سامنے آ جائیں گے"...... لارڈ شمعون نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ میں گراہم کو تفصیلی احکامات دیتا ہوں اور اس سے میں یہی کہوں گا کہ میں کارمن جا رہا ہوں تاکہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ میں کہاں گیا ہوں۔ گراہم انہیں آسانی سے سنبھال لے گا۔ وہ ایسے کاموں میں بے حد ماہر ہے"...... پرائڈ نے کہا۔

"لیکن گراہم کو لیبارٹری کے بارے میں تو علم نہیں ہے"۔ لارڈ

شمعون نے پوچھا۔

"نہیں چیف۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ یہاں کوئی لیبارٹری بھی ہے یا نہیں اور نہ ہی وہ آپ سے واقف ہے"۔ پرائڈ نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ میں ڈیتھ پاور کے باقی سیکشنز کو آرڈر دے دوں گا کہ وہ گراہم کی ماتحتی میں کام کریں اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہیں۔ تم نے اس سے کوئی لنک نہیں رکھنا"۔ لارڈ شمعون نے کہا۔

"یس چیف"...... پرائڈ نے کہا تو چیف نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہا تو پرائڈ اٹھا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"خیریت عمران صاحب آپ سنجیدہ نظر آرہے ہیں"...... عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد فوراً ہی کہا۔

"ہاں۔ میں ان یہودیوں کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ انہوں نے تو مسلم ممالک اور مسلمانوں کے خلاف کام کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ جب بھی کوئی بھیانک سازش سامنے آتی ہے تو اس کے پیچھے ان یہودیوں کا نام ہی آتا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی نیا مشن سامنے آیا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا اور جواب میں عمران نے اسے مشن کے بارے میں بتا دیا۔

"اب تک واقعی آپ نجانے ان کے کتنے پلان ختم کر چکے ہیں لیکن شاید انہوں نے من حیث القوم اپنا یہ مقصد بنا لیا ہے"۔

بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایلفا کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور زبان ایکریمی تھی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آرم سٹرانگ اس وقت کس نمبر پر ملے گا۔ سپیشل وے کے بارے میں اس سے بات کرنی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس لڑکی نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"یہ فون نمبر ان وڈ کلب کا ہے۔ آپ سپیشل وے کا حوالہ دے کر آرم سٹرانگ سے بات کر سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے لڑکی نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ان وڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہیں ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سپیشل وے کے سلسلے میں آرم سٹرانگ سے بات کرنی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو آرم سٹرانگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کے بعد ایک

بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ لائن محفوظ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کا نام سامنے آنے پر محفوظ کر لی گئی ہے۔ آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایکریمی ریاست بیٹا چوسٹس میں ایک تنظیم ہے ڈیتھ پاور اس سلسلے میں معلومات چاہئیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس قسم کی معلومات"...... آرم سٹرانگ نے چونک کر پوچھا۔

"ہر قسم کی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کے بارے میں معلومات آپ کو کہیں سے بھی نہ مل سکیں گی۔ وہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ اس کا چیف لارڈ شمعون ہے لیکن وہ کبھی سامنے نہیں آیا۔ نہ ہی اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہے اور نہ ہی مزید کسی تفصیل کا۔ البتہ یہ کہا جاتا ہے کہ بیٹا چوسٹس کے دارالحکومت میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں ڈیتھ پاور کا اس طرح جال پھیلا ہوا ہے کہ وہاں کے لوگ اتنا موت کے فرشتے سے نہیں ڈرتے جتنا ڈیتھ پاور سے ڈرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں کوئی بھی یہ نام زبان پر نہیں لاتا اور اگر کوئی اس بارے میں معلومات بھی حاصل کرنے کی کوشش کرے

تو وہ زندہ نہیں رہتا۔ البتہ جس کو ڈیتھ پاور ہلاک کرے اس کے جسم پر ڈیتھ پاور کا نشان موجود ہوتا ہے۔ یہ نشان ایک انسانی کھوپڑی اور اس کے گرد دو ہڈیوں کا ہوتا ہے۔ مطلب ہے موت کا مخصوص نشان اور اس سے زیادہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"۔ آرم سڑانگ نے کہا۔

"کوئی ٹپ"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران صاحب کوئی ٹپ نہیں دی جا سکتی کیونکہ وہاں کسی پر بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا"...... آرم سڑانگ نے جواب دیا۔

"وہاں اجنبی لوگ جاتے بھی ہیں یا نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"بے شمار سیاح وہاں جاتے ہیں لیکن عیش کرنے اور بھاری رقومات کا جوا کھیلنے۔ وہاں باقاعدہ قانون بھی ہے اور پولیس بھی لیکن وہ سب بیکار رہتے ہیں کیونکہ وہاں مکمل طور پر ڈیتھ پاور کا ہولڈ ہے۔ معمولی سی قانون شکنی کی سزا موت ہے حتیٰ کہ ٹریفک کی معمولی سی خلاف ورزی پر بھی ڈیتھ پاور کی طرف سے موت کی سزا دے دی جاتی ہے اس لئے وہاں جرائم یا بدمعاشی کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے"...... آرم سڑانگ نے کہا۔

"یہ سزا کیسے دی جاتی ہے۔ کیا فوری طور پر اور کھلے عام یا کوئی اور طریقہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فوری اور کھلے عام سزا نہیں دی جاتی۔ بس دوسرے روز اس آدمی کی لاش ملتی ہے جس پر ڈیتھ پاور کا نشان اور اس کے جرم کی

تفصیل درج ہوتی ہے"۔ آرام سڑانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے شکریہ۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اسے معاوضہ بھجوا دینا"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں کیا صاحب یہاں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں یہاں فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"صاحب بلگارنیہ سے میجر پرمود صاحب کا فون آیا تھا وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنا فون نمبر دیا ہے اور مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو تلاش کر کے پیغام پہنچا دوں تاکہ آپ انہیں فون کر لیں"۔ سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بھی بتا دیا

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بلگارنیہ کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی

کے بعد دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا۔

" اس کا مطلب ہے نمبر تبدیل نہیں ہوئے۔ میں نے سوچا کہ کافی طویل عرصے سے رابطہ نہیں ہوا کہیں نمبر تبدیل نہ ہو گئے ہوں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نمبر ڈائل کرتا رہا۔

" یس میجر پرمود بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہیں میجر پرمود کی آواز سنائی دی۔

" تم ابھی تک بلگارنیہ میں ہو جبکہ میرا خیال تھا کہ اب تک تم بیٹاچوسٹس پہنچ چکے ہو گے "...... عمران نے سلام دعا کے بعد لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" میں تو بیٹاچوسٹس سے ہو کر بھی واپس آ گیا ہوں عمران صاحب "...... دوسری طرف سے میجر پرمود کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ ڈی ایجنٹ کو ایسا ہی ہونا چاہئے ۔ یہ ہم جیسے لوگ ہوتے ہیں جو سوچتے زیادہ ہیں اور حرکت کم کرتے ہیں اور نتیجہ یہ کہ ہم ابھی اے بی یاد کر رہے ہوتے ہیں جبکہ ڈی ایجنٹ بی اے بھی کر چکے ہوتے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو آپ آج کل سوچنے میں مصروف ہیں۔ لازماً آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ کسی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے رابطہ کیا جائے جو ڈیتھ پاور اور اس کی لیبارٹری کی پوری تفصیل آپ کو بتا

پیڈیل پبلک لائبریری
اردو لٹریچر ... احمد ... کے لیے

سکے "...... میجر پرمود نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے واہ۔ یہ بیٹاچوسٹس جا کر واپس آنے والے علم نجوم بھی سیکھ لیتے ہیں۔ ویسے کتنا معاوضہ بھجوا دوں "...... عمران نے کہا۔

" نجوم اور معاوضہ۔ کیا مطلب "...... میجر پرمود کے لہجے میں حیرت تھی۔

" نجوم سیکھنے کا نہیں بلکہ تم سے معلومات خریدنے کا تاکہ میں اپنے چیف کو تمہاری بتائی ہوئی تفصیل پر مبنی رپورٹ دے کر اس سے چیک حاصل کر سکوں لیکن ایک بات بتا دوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف بے حد کنجوس آدمی ہے۔ اتنا کم معاوضہ دیتا ہے کہ آدمی شرم کے مارے بینک کا رخ ہی نہیں کرتا اور اس طرح وہ رقم بھی اسے بچ جاتی ہے "...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" آپ کے چیف صاحب چلو معاوضہ تو دیتے ہیں چاہے معمولی ہی سہی لیکن کرنل ڈی تو سرے سے معاوضے کا قائل ہی نہیں ہے۔ وہ تو بس تنخواہ دے دیتا ہے "...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ جب بھی بلگارنیہ آؤں تو مہینے کی ابتدائی تاریخوں میں آؤں تاکہ چلو تم مہمان نوازی نہ کرو لیکن کم از کم میزبان تو بنے رہو گے ورنہ تو مجھے وہاں جا کر میزبان بننا پڑے گا "۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے میجر پرمود عمران کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بہرحال مذاق چھوڑیئے ۔ کیا پروگرام ہے آپ کا ڈیتھ پاور کے

بارے میں"...... میجر پرمود نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی پروگرام تو سوچ رہا ہوں۔ ایک تو یہ ہوائی جہاز والے کرایہ بہت لینے لگ گئے ہیں پھر یہ ریاست بھی ایکریمیا کے آخری کونے میں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے آپ سے صرف یہ گزارش کرنی تھی کہ آپ اس بار مجھے اکیلے کو کام کرنے دیں۔ مقصد تو اس کی تباہی ہے وہ ہو جائے گی"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ شراکت میں آج کل کام نہیں چلتا اس لئے کیپٹن توفیق کی شراکت بھی شاید فائدہ مند ثابت نہ ہو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اکیلے سے میرا مطلب تھا صرف بلگارنیہ کو لیکن آپ کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بہرحال کام کریں گے۔ تو پھر اس صورت میں یہ ہو سکتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے کام میں مداخلت نہ کریں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تمہیں یہ بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی میجر پرمود۔ اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہو اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہم ابھی راستے میں ہی ہوں کہ تم واقعی مشن پورا کر کے واپس بھی پہنچ جاؤ۔ بہرحال اتنی مہربانی کرنا کہ جب لیبارٹری تباہ ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا تاکہ میں اپنے ساتھیوں سمیت باقی عرصہ کسی اچھے سے مقام پر جا کر تفریح میں

گزار سکوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ویسے میں اپنے ساتھیوں سمیت آج ہی روانہ ہو رہا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں انتہائی خلوص کے ساتھ تمہارے حق میں دعا کروں گا بلکہ ابھی سے دعا مانگنا شروع کر دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نظر بد سے بچائے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے میجر پرمود بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"شکریہ۔ خدا حافظ"...... میجر پرمود نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میجر پرمود کو آپ سے کیا خطرہ تھا کہ اس نے باقاعدہ مداخلت نہ کرنے کی درخواست کی ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی مقابلہ جیتنے کی خواہش۔ اس کا مطلب تھا کہ میں اس کے راستے میں رکاوٹیں ڈال کر خود یہ سوئمبر نہ جیت لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے وہ واقعی بے حد تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ واقعی سوچتے ہی رہ جائیں اور وہ کام کر گزرے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تو اس سے کیا ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ ایک چیک سے محروم ہو

جاؤں گا۔ مقصد تو عالم اسلام کو اس بھیانک خطرے سے محفوظ رکھنا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کرنل فریدی صاحب کو شاید اس کی اطلاع نہیں ملی ورنہ وہ بھی لازماً آپ کو فون کرتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ ہونے پر بلیک زیرو کو معلوم ہوا کہ عمران عالمی سطح پر معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی ٹیل سٹار سے بات کر رہا ہے لیکن وہاں سے بھی جب معلومات نہ مل سکیں تو عمران نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن اور پھر ہائی سٹار مونو آرگنائزیشن سے رابطے کئے حتیٰ کہ آخر میں اس نے انٹرنیشنل کراس ورلڈ کی سپیشل برانچ سے بھی رابطہ کیا لیکن کہیں سے بھی اسے ڈیتھ پاور کے بارے میں کسی قسم کی معلومات نہ مل سکیں حتیٰ کہ اتنی معلومات بھی نہ مل سکی تھیں جتنی آرم سٹرانگ نے مہیا کی تھیں اور عمران نے آخرکار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی انتہائی خفیہ تنظیم ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"خفیہ نہیں ہے۔ دراصل یہ صرف مقامی سطح کی تنظیم ہے اس لئے اس کے بارے میں کسی کے پاس معلومات نہیں ہیں۔ آرم سٹرانگ چونکہ ایکریمیا کی چھوٹی تنظیموں کے بارے میں جانتا ہے اس لئے اس نے پھر بھی کچھ نہ کچھ بتا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے آپ کا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب وہیں جا کر کچھ کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"اس بار آپ مجھے ساتھ لے جائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے وہاں پہنچنے کی اطلاع بہرحال اسرائیل کو مل جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری غیر حاضری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے اس لئے تمہاری یہاں موجودگی بے حد ضروری ہے"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہیں جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل۔ تنویر اور صالحہ کو اطلاع دے دو کہ وہ ایکریمیا میں ایک انتہائی اہم مشن پر روانگی کے لئے تیار رہیں۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا اور وہ خود تم سے رابطہ کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

میجر پرمود بیٹاچو سٹس کے دارالحکومت ہاگس کے ہوٹل رین فال کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور کیپٹن توفیق اندر داخل ہوا۔

"کیا رہا"...... میجر پرمود نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یہاں کسی کو ڈیتھ پاور کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے"...... کیپٹن توفیق نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ ان کے ساتھ چار اور ساتھی بھی تھے لیکن میجر پرمود نے انہیں علیحدہ ہوٹل میں ٹھہرایا تھا۔ اس ہوٹل میں وہ کیپٹن توفیق کے ساتھ خود ٹھہرا تھا۔ کیپٹن توفیق کے ذمے اس نے ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ کسی طرح کوئی ایسا آدمی تلاش کرے جس سے ڈیتھ پاور یا لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکے لیکن دو گھنٹے بعد اب کیپٹن توفیق نے واپس آکر صاف جواب دے دیا تھا۔

"لیبارٹری کے بارے میں معلوم کیا"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن سب لوگ لیبارٹری کا نام سن کر ہی حیران رہ گئے۔ انہیں یقین ہی نہ آرہا تھا کہ یہاں بھی کوئی لیبارٹری ہو سکتی ہے اور ان کی حیرت حقیقی تھی"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"یہاں کا نقشہ لے آئے ہو"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر میجر پرمود کی طرف بڑھا دیا۔ میجر پرمود نے نقشہ کھولا اور اسے درمیانی میز پر پھیلا دیا اور پھر وہ اس نقشے پر جھک گیا۔ نقشے میں دارالحکومت ہاگس کے ارد گرد کے علاقے کی تفصیلی نشاندہی کی گئی تھی لیکن نقشے میں معدنیات نکالنے اور معدنیات صاف کرنے والی فیکٹریوں کے ساتھ ساتھ ہوٹل، جوئے خانے، نائٹ کلب، رہائشی عمارتیں اور سرکاری عمارتیں بھی ظاہر کی گئی تھیں۔

"یہ پورا علاقہ پہاڑی ہے۔ یہاں لیبارٹری کہاں بنائی گئی ہو گی"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن توفیق کوئی جواب دیتا اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے دو نوجوان جن کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے لات مار کر دروازہ بند کر دیا۔

"کھڑے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لو"...... ان میں سے ایک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو میجر پرمود اور کیپٹن توفیق دونوں ہی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ کیپٹن توفیق نے اٹھتے ہوئے معنی خیز

نظروں سے میجر پرمود کی طرف دیکھا لیکن میجر پرمود نے اسے ایکشن میں آنے سے اشارتاً منع کیا اور پھر دونوں نے ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لئے۔

"ہم تو غریب سیاح ہیں۔ تمہیں ہمارے پاس زیادہ رقم نہیں مل سکتی"...... میجر پرمود نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں رقم کی ضرورت نہیں ہے مسٹر۔ تمہارا تعلق بلگارنیہ سے ہے اور تمہیں ڈیتھ پاور کی تلاش ہے۔ ہم نے سوچا کہ تم کب تک اس تلاش میں بھٹکتے پھرو گے اس لئے ہم خود ہی تمہیں موت کی نیند سلانے آ گئے ہیں"...... اسی نوجوان نے جس نے انہیں اٹھ کر کھڑے ہونے کی ہدایت کی تھی بڑے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا تو میجر کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی لہرائی۔

"ہمیں صرف ڈیتھ پاور کی تلاش نہیں تھی ہمیں اس لیبارٹری کی تلاش ہے جو ڈیتھ پاور کنٹرول کرتی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہاں ایسی کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ گو ہمیں باس نے حکم تو یہی دیا تھا کہ ہم دروازہ کھولتے ہی تم پر فائر کھول دیں لیکن ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ تمہیں معلوم ہی نہ ہو سکے کہ تمہاری موت کیوں آئی ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ تمہیں بتا دیا جائے کہ تمہیں ڈیتھ پاور کی تلاش کی وجہ سے گولی ماری جا رہی ہے"...... اس نوجوان نے کہا۔

"تمہارا باس کون ہے"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اشارہ کر دیا کہ وہ ایکشن میں آ رہا ہے لیکن ان دنوں کو زندہ رہنا چاہئے۔

"بس زبان مت چلاؤ"...... اس نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ ذرا سا سیدھا ہوا ہی تھا کہ اچانک کیپٹن توفیق اور میجر پرمود دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے ان پر چھلانگیں لگا دیں اور پلک جھپکنے میں وہ دونوں چیختے ہوئے ہوا میں اچھل کر سر کے بل کمرے کے درمیان جا گرے اور ان دنوں کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹل اب میجر پرمود اور کیپٹن توفیق کے ہاتھوں میں نظر آ رہے تھے۔ سر کے بل نیچے گرنے کے بعد ان دونوں نے ایک بار اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ واپس گرے۔ ان کے جسموں نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور دونوں ہی ساکت ہو گئے تو کیپٹن توفیق نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور ان دونوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باری باری ان دونوں کے سروں کو بالوں سے پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکے دیئے اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا جبکہ میجر پرمود اس دوران دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس نے دروازے کو لاک کر دیا۔

"اس نوجوان کو اٹھا کر اندرونی کمرے میں کرسی پر بٹھا دو اور رسی سے جکڑ دو۔ یہ دوسرے سے زیادہ ہوشیار لگتا ہے"...... میجر پرمود نے اس نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیپٹن توفیق سے کہا جس نے اب تک گفتگو کی تھی اور کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جھک کر اس نوجوان کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور

اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ہوٹل کے کمرے ساؤنڈ پروف انداز میں بنائے گئے تھے اس لئے میجر پرمود پوری طرح مطمئن تھا کہ باہر ان کی آوازیں سنائی نہ دیں گی لیکن اس کے باوجود اس نے اس نوجوان سے پوچھ گچھ کے لئے اندرونی کمرہ منتخب کیا تھا تاکہ کسی طرح باہر سے کوئی مداخلت نہ ہو سکے البتہ کیپٹن توفیق کے اندرونی کمرے میں جانے کے بعد اس نے جھک کر دوسرے نوجوان کی جیبوں کی تفصیلی تلاشی لینی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد اس نے اس کی جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ برآمد کر لیا جس پر موت کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا جس کے نیچے ایف ایکس کے ساتھ آٹھ کا ہندسہ پڑا ہوا تھا۔ کارڈ کی پشت بظاہر تو صاف نظر آ رہی تھی لیکن میجر پرمود نے محسوس کیا کہ اس پر کوئی نشان ابھرا ہوا موجود ہے۔اس نے کارڈ کو روشنی کی طرف کر کے غور سے دیکھا تو پشت پر وہی موت کا نشان اور اس کے نیچے ایف ایکس اور آٹھ کا ہندسہ ابھرا ہوا موجود تھا۔

"میں نے اسے باندھ دیا ہے"...... کیپٹن توفیق نے واپس آکر کہا تو میجر پرمود چونک پڑا۔

"کیا رسی بھی اندرونی کمرے میں موجود تھی"...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پردوں کی رسی استعمال کی ہے"...... کیپٹن توفیق نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم یہیں ٹھہرو تاکہ کوئی اچانک آنہ جائے۔میں اس سے پوچھ

گچھ کرتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔اندرونی کمرے میں ایک کرسی پر وہ نوجوان بندھا ہوا بیٹھا تھا۔میجر پرمود نے اس کی جیبوں کی تلاشی لی اور پھر اس کی ایک خفیہ جیب سے ویسا ہی کارڈ نکل آیا۔اس پر بھی موت کا نشان اور نیچے ایف اے کے ساتھ تیس کا ہندسہ لکھا ہوا تھا۔اس کارڈ کی پشت پر بھی ویسے ہی نشان اور نمبر ابھرے ہوئے موجود تھے۔ میجر پرمود نے یہ کارڈ بھی جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے اس نے اس نوجوان کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑوں کی بارش کر دی۔ تھوڑی دیر بعد نوجوان چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو میجر پرمود ہٹ کر اس کے سامنے رکھی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نوجوان نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"تم۔تم نے ڈیتھ پاور پر ہاتھ ڈالا ہے۔تمہیں اس کی سزا بھگتنا پڑے گی"...... نوجوان نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو میجر پرمود بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر تم جیسا احمق ڈیتھ پاور کے اے گروپ میں شامل ہو سکتا ہے تو پھر ساری ڈیتھ پاور احمقوں سے بھری ہوئی ہو گی"...... میجر پرمود نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ میرا تعلق اے سیکشن سے ہے"...... نوجوان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے

میں کہا تو میجر پرمود نے جیب سے دونوں کارڈ نکال کر اس کے سامنے لہرائے۔

"تمہارے ساتھی کے کارڈ پر ایف ایکس اور تمہارے کارڈ پر ایف اے لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تعلق اے سیکشن سے ہے اور تمہارے ساتھی کا تعلق ایکس سیکشن سے ہے۔ اس میں اتنی حیران ہونے والی کون سی بات ہے۔ ویسے تمہارا نام کیا ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"میرا نام جیکب ہے۔ کاش میں باس کے حکم کی تعمیل کرتا اور دروازہ کھولتے ہی تم پر فائر کھول دیتا"...... نوجوان نے کہا۔

"اب یہ کاش کا لفظ تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا مسٹر جیکب۔ ویسے تمہارے انداز اور تمہارے اناڑی پن سے مجھے احساس ہوا ہے کہ ڈیتھ پاور صرف قاتلوں کی جماعت ہے جو دہشت گردی تو کر سکتی ہے لیکن اس کے سوا اور اسے کچھ نہیں آتا۔ تمہارا باس کون ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"میں اب تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا سمجھے۔ یہ ہماری تنظیم کے اصول کے خلاف ہے"...... جیکب نے کہا۔

"اوکے پھر وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... میجر پرمود نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیب سے جیکب کا ہی مشین پسٹل نکال کر اس نے پہلے اس کا میگزین چیک کیا اور پھر مشین پسٹل کا رخ اس نے جیکب کی طرف کر دیا۔

"بولو کیا نام ہے تمہارے باس کا ورنہ میں صرف تین تک گنوں گا"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"گراہم۔ باس کا نام گراہم ہے"...... جیکب نے جواب دیا۔

"کہاں ملے گا یہ اور کیا حکم دیا تھا اس نے تمہیں"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"باس نے پوری ڈیتھ پاور کو حکم دے رکھا ہے کہ جہاں بھی کوئی سیاح ڈیتھ پاور کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا نظر آئے اسے گولی سے اڑا دو۔ میری اور جیری کی ڈیوٹی اسی ہوٹل میں تھی پھر تمہارے ساتھی نے یہاں کے ویٹروں سے ڈیتھ پاور کی بات کی تو ہم تک اطلاع پہنچ گئی لیکن ہم چاہتے تھے کہ وہ جب واپس کمرے میں جائے تب اسے بھی گولی ماریں تاکہ اس کے دوسرے ساتھی بھی ہاتھ آ جائیں اور وہ اس کمرے میں آگیا تو ہم نے کاؤنٹر سے معلوم کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ تم دونوں بلگارنیہ سے سیاحت کے لئے آئے ہو۔ چنانچہ ہم باس کے حکم کی تعمیل کے لئے یہاں آگئے۔ کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ تم اس قدر تیز لوگ ہو تو ہم کمرے کو ہی بم سے اڑا دیتے"۔ جیکب نے کہا۔

"تم نے گراہم کے متعلق نہیں بتایا کہ وہ کہاں ملے گا اور یہ سن لو کہ تم نے جو بات بتائی ہے اسے کنفرم بھی کرانا ہے اور میرا وعدہ کہ اگر تم صحیح بتاؤ گے تو ہم تم دونوں کو زندہ چھوڑ دیں گے کیونکہ تم چھوٹی مچھلیاں ہو اور ہم چھوٹی مچھلیوں کا شکار نہیں کھیلا کرتے"۔

میجر پرمود نے کہا۔

" باس گراہم کا اڈہ ریجنٹ کلب ہے۔ وہ ریجنٹ کلب کا مالک بھی ہے اور مینجر بھی۔ وہ اس وقت بھی وہیں موجود ہو گا"...... جیکب نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا فون نمبر ہے اس کا۔ جس سے اس سے بات ہو سکے"۔ میجر پرمود نے پوچھا تو جیکب نے فون نمبر بتا دیا تو میجر پرمود نے ایک طرف رکھا ہوا فون اٹھایا اور اسے اپنی گود میں رکھ کر اس نے اس کا رسیور اٹھایا اور جیکب کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

" ریجنٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو میجر پرمود نے فون پیس اٹھایا پھر ایک ہاتھ سے اسے پکڑ کر دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور اس نے بندھے ہوئے جیکب کے کان سے لگا دیا۔

" ایف اے تھرٹی بول رہا ہوں"...... جیکب نے کہا۔

" ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس۔ ایف اے ٹو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک سرد مردانہ آواز سنائی دی تو میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔

" باس میں ہوٹل رین فال سے بول رہا ہوں۔ ایف ایکس ایٹ میرے ساتھ ہے۔ یہاں ایک آدمی نے ڈی پی کے بارے میں دیٹروں سے پوچھ گچھ کی ہے اور پھر وہ باہر چلا گیا ہے۔ ابھی تک اس کی واپسی

نہیں ہوئی۔ ہم نے کاؤنٹر سے معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ یہ دو افراد ہیں۔ دونوں کا تعلق بلگارنیہ سے ہے اور سیاحت کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ہم نے دوسرے آدمی کو بھی چیک کیا ہے وہ بھی کمرے میں موجود نہیں ہے۔ ہم نے ان کے سامان کی تلاشی لی ہے لیکن سامان میں کوئی خاص چیز نہیں ہے۔ ہم ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ آپ سے صرف یہ پوچھنا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ان کے اور ساتھی بھی ہوں اس لئے کیا ان کی نگرانی کی جائے یا دنوں کو فوری طور پر آف کر دیا جائے"۔ جیکب نے کہا۔

" دونوں کو آف کر دو۔ اگر ان کے ساتھی ہوں گے تو خود ہی سامنے آ جائیں گے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے باس"...... جیکب نے کہا تو میجر پرمود نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور پھر فون پیس کو ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی تپائی پر رکھ دیا۔

" تم نے اپنی اور اپنے ساتھی کی زندگی بچا لی ہے لیکن گراہم نے اپنے آپ کو ایف اے ٹو کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایف اے ون بھی کوئی ہے۔ وہ کون ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

" ایف اے ون پرائڈ ہے۔ وہ ملک سے باہر گیا ہوا ہے اس لئے اب گراہم نمبر ٹو باس ہے"...... جیکب نے جواب دیا۔

" اب بتا دو کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

" لیبارٹری کے بارے میں تمہارا ساتھی پوچھتا رہا لیکن حقیقت یہ

ہے کہ اس پورے علاقے میں کہیں بھی کوئی لیبارٹری نہیں ہے اگر لیبارٹری ہوتی تو کم از کم ہمیں اس کا علم ضرور ہوتا"...... جیکب نے جواب دیا اور میجر پرمود اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ جیکب سچ بول رہا ہے۔

"یہ ایف سے کیا مطلب لیتے ہو جبکہ ڈیتھ پاور کے لئے تو تم نے ڈی پی کے الفاظ بولے تھے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ایف کا مطلب ہے فیلڈ۔ ہم فیلڈ میں کام کرتے ہیں"۔ جیکب نے جواب دیا اور میجر پرمود نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس سے پہلے کہ جیکب کچھ سمجھتا یا کہتا میجر پرمود نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جیکب کے حلق سے چیخ نکلی اور چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ میجر پرمود مشین پسٹل لئے اندرونی کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں آیا جہاں جیکب کا ساتھی ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا اور میجر پرمود کے مشین پسٹل نے ایک بار پھر گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور جب بے ہوش پڑا ہوا جیکب کا ساتھی ختم ہو گیا تو میجر پرمود نے مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا۔

"سامان میں سے میک اپ باکس نکالو اب ہم نے ایکریمی میک کرنا ہے۔ جلدی کرو"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے"...... کیپٹن توفیق نے

الماری کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا تو میجر پرمود نے مختصر طور پر اسے جیکب سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

"تو اب ہم نے اس گراہم پر ہاتھ ڈالنا ہے"...... کیپٹن توفیق نے الماری سے بریف کیس باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ یقیناً اس لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہو گا۔ یہ تو اچھا ہوا ہے کہ یہ دونوں احمق خود ہی سامنے آگئے ورنہ ہمارا اس پوچھ گچھ میں کافی وقت ضائع ہو جاتا"...... میجر پرمود نے جواب دیا اور کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ دونوں ایکریمی میک اپ میں ملبوس ٹیکسی میں بیٹھے ریجنٹ کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ انہوں نے جیکب اور اس کے ساتھی کی لاشیں وہیں کمرے میں ہی چھوڑ دی تھیں البتہ اپنے بریف کیس سے انہوں نے ضروری سامان نکال کر جیبوں میں ڈال لیا تھا اور پھر وہ اطمینان سے چلتے ہوئے ہوٹل سے باہر آگئے تھے۔ ٹیکسی نے تھوڑی دیر میں انہیں ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے پہنچا دیا۔ عمارت پر ریجنٹ کلب کا بڑا سا بورڈ موجود تھا۔ میجر پرمود نے نیچے اتر کر ایک بڑا نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کی طرف پھینکا اور ریجنٹ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ کیپٹن توفیق اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ کلب کا ہال عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا اور ایک سائیڈ پر سٹیج پر دو نیم عریاں عورتیں عجیب انداز میں ناچنے اور گانے میں مصروف تھیں۔ ہال میں منشیات کا گاڑھا اور غلیظ دھواں چکراتا پھر رہا تھا۔ وہ دونوں

تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے جس پر دو تقریباً نیم عریاں نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے فون رکھا ہوا تھا جبکہ دوسری کاؤنٹر پر جھکی ہوئی کسی رجسٹر میں کوئی اندراج کرنے میں مصروف تھی۔

"مس ہم نے مینجر سے ملنا ہے۔ کیا وہ اپنے آفس میں ہیں"۔ میجر پرمود نے سرد لہجے میں ایک کاؤنٹر گرل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن کیا آپ نے ان سے وقت لیا ہوا ہے"...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"میرا نام کرس ہے۔ مسٹر پرائڈ نے ہمیں وقت دیا ہوا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں اور ان کی جگہ ہم نے مینجر گراہم سے بات کرنی ہے"...... میجر پرمود نے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر یقیناً ان کی سیکرٹری کے پاس آپ کے بارے میں اطلاع موجود ہو گی۔ دائیں طرف راہداری کے آخر میں کمرہ ہے"۔ لڑکی نے مرعوب ہوتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی دائیں طرف جاتی ہوئی راہداری کی طرف اشارہ کر دیا۔ شاید پرائڈ کے نام نے اسے مرعوب کر دیا تھا اور میجر پرمود اس کا شکریہ ادا کر کے تیزی سے مڑا اور پھر راہداری کے آخر میں وہ ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ دروازے کے باہر مینجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ میجر پرمود نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو وہ کھلتا چلا گیا اور میجر پرمود اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر اندھے شیشے کا کیبن بنا ہوا تھا اور کمرے میں صوفوں پر پانچ چھ مرد اور تین چار عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ کیبن کے دروازے کے ساتھ ہی ایک کاؤنٹر تھا جس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ فون پیس اس کے سامنے پڑا ہوا تھا۔ میجر پرمود کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"جی فرمائیے"...... لڑکی نے قریب آنے پر میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم یہیں رکو گے"...... میجر پرمود نے لڑکی کو کوئی جواب دینے کی بجائے کیپٹن توفیق سے کہا اور اس کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر۔ کہاں جا رہے ہو"...... لڑکی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"خاموشی سے بیٹھی رہو مس ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"...... میجر پرمود نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ شیشے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ خاصا بڑا کیبن تھا اور آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز کے سامنے صوفے پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور قدرے دبلے جسم کا نوجوان سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے فائل تھی جس پر وہ کچھ لکھ رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے چونک کر دیکھا اور پھر میجر پرمود کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت

کے ساتھ ساتھ سختی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کون ہیں آپ۔ کیا میری سیکرٹری نے آپ کو روکا نہیں"۔ اس نوجوان نے تلخ لہجے میں کہا۔

"تم دونوں باہر جاؤ۔ اٹھو اور دفع ہو جاؤ"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں صوفوں پر بیٹھے ہوئے آدمیوں سے کہا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کون ہو تم"...... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے بے اختیار اٹھتے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ گراہم۔ مجھے پرانڈ نے بھیجا ہے"...... میجر پرمود نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے تم دونوں جاؤ"...... گراہم نے پرانڈ کا نام سنتے ہی ان دونوں سے کہا اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"تم سے پہلے تو کبھی ملاقات نہیں ہوئی"...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تو ہو گئی ہے"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور تہہ شدہ نقشہ باہر نکال کر اس نے اسے کھولا اور گراہم کے سامنے میز پر پھیلا دیا۔ گراہم حیرت سے نقشے کو دیکھ رہا تھا۔

"بتاؤ کہاں ہے لیبارٹری۔ نشاندہی کرو"...... میجر پرمود نے

نقشہ بچھا کر گراہم سے کہا۔

"لیبارٹری۔ کون سی لیبارٹری اور تم کون ہو"...... گراہم نے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے میز کی دراز کھولنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ شیشے کی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ میجر پرمود کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا گراہم کنپٹی پر لات کی ضرب کھا کر نیچے گرا اور دو یا تین جھٹکے کھا کر ساکت ہو گیا۔ میجر پرمود تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ یہاں کاؤنٹر کے قریب توفیق موجود تھا اور لڑکی بے چینی کے عالم میں پہلو بدل رہی تھی جبکہ کمرہ خالی تھا اور وہ مرد اور عورتیں جو پہلے بیٹھی ہوئی تھیں وہ غائب تھیں۔

"وہ مرد اور عورتیں کہاں گئیں"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے پوچھا۔

"وہ اندر سے آنے والے دونوں افراد کے ساتھ چلے گئے ہیں شاید ان کے ساتھی تھے۔ اندر چیخ اور دھماکے سن کر یہ لڑکی بے چین ہو رہی تھی لیکن میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ اگر اس نے کوئی حرکت کی تو گولی مار دوں گا"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"دروازے کے باہر تو ڈسٹرب کا کارڈ لگا کر اسے اندر سے لاک کر دو اور اس لڑکی کو آف کر دو"...... میجر پرمود نے توفیق کو ہدایت دیتے ہوئے کہا اور خود تیزی سے واپس کیبن میں داخل ہو گیا۔ گراہم

اسی طرح فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے اسے اٹھایا اور ایک کرسی پر بٹھا کر اس کا کوٹ پشت کی طرف سے کافی نیچے کر دیا۔ دوسرے لمحے اس نے ایک ہاتھ سے اس کے جسم کو سنبھالے رکھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد گراہم کراہتا ہوا ہوش میں آگیا تو میجر پرمود نے ہاتھ ہٹا لیا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے اس کی نال گراہم کی پیشانی پر رکھ دی۔

"بولو کہاں ہے لیبارٹری بولو۔ ورنہ"...... میجر پرمود نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ گراہم نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جب وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم۔ تم کون ہو"...... گراہم نے اس بار قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری بتاؤ کہاں ہے۔ ورنہ"...... میجر پرمود نے مشین پسٹل کی نال کو دباتے ہوئے غرا کر کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں تو کسی لیبارٹری کے بارے میں نہیں جانتا"...... گراہم نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو گراہم میں نے تمہارے ساتھیوں ایف اے تھرٹی اور ایف ایکس ایٹ کو زندہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ مجھے ان کی جان لینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن تمہیں بتانا ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہے ورنہ

میں تمہاری روح سے بھی اگلوا لوں گا لیکن تمہاری باقی زندگی سڑکوں پر گھسٹنے میں ہی گزر جائے گی"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے واقعی نہیں معلوم۔ تم یقین کرو مجھے معلوم نہیں ہے"...... گراہم نے کہا تو میجر پرمود نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ گراہم کا لہجہ بتا رہا تھا کہ واقعی اسے معلوم نہیں ہے۔ اس نے مشین پسٹل پیچھے ہٹا لیا۔

"دیکھو گراہم یہاں ایک لیبارٹری بہرحال موجود ہے اور اسے کنٹرول بھی ڈیتھ پاور کرتی ہے اس لئے تمہارا انکار فضول ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر چیف باس پرائڈ کو معلوم ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم"...... گراہم نے کہا۔

"پرائڈ کہاں ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ انہوں نے ٹیلی فون پر ہدایات دی تھیں اور کہا تھا کہ وہ ملک سے باہر جا رہے ہیں۔ کیا تم بلگارنوی ہو لیکن تم تو ایکریمی ہو"...... گراہم نے کہا تو میجر پرمود سمجھ گیا کہ یہ لوگ صرف قتل و غارت کرنے والے لوگ ہیں تربیت یافتہ نہیں ہیں ورنہ اس طرح میک اپ پر حیرت کا اظہار نہ کرتا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم یہاں کے رہنے والے ہو اور تمہیں لیبارٹری کے بارے میں علم نہ ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... گراہم نے یقین نہ آنے

والے لہجے میں کہا۔

"ہاں کیونکہ میری تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"تو پھر میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ لیبارٹری اگر ہو گی تو فلاور ورک نامی پہاڑی علاقے میں ہو گی اس کے علاوہ اور کہیں نہیں ہو سکتی کیونکہ ایک بار چیف باس پرائڈ نے سائنسی سامان کی ایک بڑی کھیپ وہاں بھجوائی تھی۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... گراہم نے کہا۔

"کس پتے پر بھجوائی تھی سائنسی سامان کی کھیپ"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"وہاں سینٹ انتھونی چرچ ہے اس پتے پر"...... گراہم نے کہا۔

"لیکن یہاں عیسائی تو رہتے ہی نہیں۔ یہ چرچ کہاں سے آ گیا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"پہلے یہاں کرسچن بھی رہتے تھے پھر وہ لوگ یہاں سے شفٹ کر گئے لیکن اب بھی فلاور ورک میں ان کی کافی تعداد رہتی ہے۔ اس چرچ کا بڑا پادری فادر جوزف ہے۔ چیف پرائڈ اس سے اکثر بات چیت کرتا رہتا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"کیا تم اس بات کو کنفرم کرا سکتے ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ میں کیسے کنفرم کرا سکتا ہوں۔ میں نے تو تمہیں ایک بات بتائی ہے"...... گراہم نے کہا۔

"سوچ لو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو سچ ہے وہ بول دو ورنہ"۔ میجر پرمود کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"...... گراہم نے کہا تو میجر پرمود نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی مخصوص آوازوں کے ساتھ ہی گراہم چیختا ہوا پہلے صوفے پر گرا پھر الٹ کر نیچے جا گرا اور ساکت ہو گیا۔ میجر پرمود نے میز پر رکھا ہوا نقشہ اٹھا کر اسے تہہ کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کیبن کے دروازے سے باہر آ گیا۔ لڑکی کی لاش کاؤنٹر کے عقب میں پڑی ہوئی تھی جبکہ کیپٹن توفیق کاؤنٹر کے قریب ہی موجود تھا۔

"آؤ توفیق"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے سے باہر نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہوٹل سے باہر آ گئے اور تھوڑا آگے جاتے ہی انہیں خالی ٹیکسی مل گئی۔

"فلاور ورک میں سینٹ انتھونی چرچ جانا ہے"...... میجر پرمود نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہاگس ایئرپورٹ سے باہر نکلا تو وہ سیدھا ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اپنی اصل شکل میں تھی جبکہ عمران سمیت باقی سب ساتھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔

"ہم لارڈ شمعون کے مہمان ہیں لیکن یہاں لارڈ صاحب کی طرف سے کوئی آدمی ہمیں نہیں ملا کیا تم ہمیں ان کی رہائش گاہ پر پہنچا سکتے ہو"...... عمران نے ایک ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں آئیے بیٹھیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔

"ہم دو ٹیکسیوں میں پورے آئیں گے اس لئے دوسرے کو بھی تم خود ہی بتا دو کہ ہم نے کہاں جانا ہے"...... عمران نے مسکرا ہوئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور سرہلاتا ہوا قطار میں موجود ایک اور ٹیکس کی طرف بڑھ گیا۔ پھر عمران، صفدر اور تنویر کے ساتھ آگے وا ٹیکسی میں جبکہ عقبی ٹیکسی میں جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل سوار

گئے اور ٹیکسیاں تیزی سے آگے بڑھ گئیں۔ عمران ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"لارڈ صاحب نے تو کہا تھا کہ ان کا آدمی ایئرپورٹ پر کاروں سمیت موجود ہو گا۔ نجانے کیوں نہیں بھیجا انہوں نے آدمی"۔ عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"وہ کاروباری آدمی ہیں جناب اس لئے شاید بھول گئے ہوں گے۔ اگر ان کی بیگم سے آپ کی بات ہو جاتی تو پھر آپ کو ٹیکسی میں نہ بیٹھنا پڑتا"...... ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ان کی بیگم یادداشت تیز کرنے کی دوائیں کھاتی رہتی ہیں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں ہے جناب۔ لارڈ صاحب تو ادھیڑ عمر آدمی ہیں اور ہر وقت کاروبار میں مصروف رہتے ہیں جبکہ ان کی بیگم جوان ہے اور سوائے پارٹیاں اٹنڈ کرنے کے انہیں اور کوئی کام ہی نہیں ہوتا"۔ ڈرائیور نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اچھا کیا نام ہے لیڈی صاحبہ کا"...... عمران نے کہا۔

"لیڈی مارتھا شمعون"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسیاں ایک رہائشی علاقے میں داخل ہو گئیں جہاں بڑی بڑی اور انتہائی شاندار رہائش گاہیں تھیں۔ پھر ایک جدید طرز کی وسیع و عریض کوٹھی کے جہازی

سائڈ گیٹ کے سامنے جا کر ٹیکسیاں رک گئیں تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اترا اور اس نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیئے۔

"باقی ٹپ رکھ لو"...... عمران نے کہا۔ کیپٹن شکیل نے بھی دوسرے ٹیکسی ڈرائیور کو پیمنٹ کر دی تھی اس لئے دونوں نے مؤدبانہ سلام کیا اور پھر ٹیکسیاں تیزی سے آگے بڑھ گئیں تو عمران گیٹ کی طرف بڑھا۔ گیٹ پر واقعی لارڈ شمعون کی بڑی سی چمکدار نیم پلیٹ موجود تھی۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو گیٹ کی سائیڈ میں موجود ایک چھوٹا سا گیٹ کھلا اور ایک مسلح ملازم باہر آ گیا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"لارڈ صاحب نے تو کہا تھا کہ وہ ایئر پورٹ پر کاریں اور آدمی بھیج دیں گے لیکن ہمیں ٹیکسیوں پر آنا پڑا ہے۔ انہیں کہو کہ ایکریمیا سے لارڈ پیٹر اپنے سٹاف کے ساتھ آئے ہیں"...... عمران نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"لیکن لارڈ صاحب تو موجود نہیں ہیں البتہ لیڈی صاحبہ موجود ہیں اور وہ بھی کسی پارٹی میں جانے کے لئے تیار ہیں"...... ملازم نے شاید لارڈ کا نام سن کر مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ لیڈی صاحبہ بھی ہمارا استقبال کر لیں گی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ آیئے"...... ملازم نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"آؤ بھئی لیکن فوری کارروائی کرنی ہو گی۔ اس لیڈی کے ذریعے لارڈ کو بلوانا پڑے گا"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی مڑ کر اس نے کھلے ہوئے چھوٹے پھاٹک سے اندر قدم رکھ دیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے تو وہ ملازم آگے جا رہا تھا۔ وسیع و عریض پورچ میں ایک جدید ماڈل کی کیڈلک کار موجود تھی جس کے ساتھ ایک باوردی ڈرائیور اور دو مشین گنوں سے مسلح آدمی کھڑے تھے۔ وہ سب ملازم کے پیچھے آتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ اچانک برآمدے میں نظر آنے والا ایک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے خاصا قیمتی لباس پہنا ہوا تھا باہر نکلی اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑیں وہ حیرت بھرے انداز میں وہیں رک گئی۔

"لیڈی صاحبہ یہ ایکریمیا کے لارڈ پیٹر اور ان کا سٹاف ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ لارڈ صاحب نے ایئر پورٹ پر انہیں لینے کے لئے کاریں نہیں بھیجیں اس لئے انہیں ٹیکسیوں پر آنا پڑا ہے"...... ملازم نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایکریمیا سے لارڈ پیٹر"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ حیرت کا اظہار کر رہی ہیں لیڈی صاحبہ۔ آپ کو کس بات پر حیرت ہو رہی ہے۔ لارڈ پر یا پیٹر پر"...... عمران نے آگے بڑھتے

ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ۔آپ لارڈ پیٹر ہیں"...... اس لڑکی نے کہا۔

"ہاں۔آپ کے لارڈ صاحب نے تو ہمارے ساتھ بے حد زیادتی کی اور ہمیں ٹیکسیوں پر سفر کرنا پڑا لیکن آپ کو دیکھنے کے بعد سارا گلہ شکوہ دور ہو گیا۔آپ جیسی خوبصورت خاتون جب لیڈی ہو گی تو لارڈ پیٹر نے لامحالہ آپ کے علاوہ باقی ہر چیز بھلا دینی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارتھا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس تعریف کا شکریہ۔آیئے ادھر ڈرائنگ روم میں چلتے ہیں۔لارڈ صاحب نے تو ذکر ہی نہیں کیا ورنہ میں کاریں بھجوا دیتی"...... مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا اسٹاف ہے اور ہم یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں۔لارڈ شمعون نے ہمیں خصوصی طور پر دعوت دی تھی۔اب کہاں ہیں لارڈ صاحب۔کیا ان سے ملاقات نہیں ہو سکے گی"...... عمران نے لڑکی کے پیچھے برآمدے کی ایک سائیڈ میں دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں انہیں کال کر کے آپ کی بات کرا دیتی ہوں"...... مارتھا نے دروازہ کھول کر وسیع و عریض کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جسے ڈرائنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"آپ کے ہاں ہمیں ملازم بے حد کم نظر آ رہے ہیں ورنہ ہماری

رہائش گاہ میں تو ملازم ہی ملازم نظر آتے ہیں۔ہماری بیگم کا خیال ہے کہ جتنے زیادہ ملازم ہوں گے اتنا ہی آنے والوں پر لارڈ شپ کا رعب زیادہ پڑتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارتھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"جبکہ میں ملازموں سے بور ہو چکی ہوں اور اسے نجی آزادی میں مداخلت سمجھتی ہوں اس لئے یہاں صرف چھ افراد ہیں اور بس"۔ مارتھا نے کہا۔

"اچھا خیال ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مارتھا چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور مارتھا ایک اور چیخ مار کر ساکت ہو گئی۔

"باہر موجود افراد کا خاتمہ کر دو لیکن خیال رکھنا فائرنگ کی آوازیں باہر نہ جائیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سر ہلاتے ہوئے دروازہ کھول کر واپس باہر نکل گئے جبکہ عمران نے جھک کر مارتھا کو قالین سے اٹھایا اور ایک صوفے پر لٹا دیا۔تھوڑی دیر بعد جولیا اور صالحہ اندر داخل ہوئیں۔

"سب کو گردن توڑ کر آف کر دیا گیا ہے۔ایک گیٹ کے قریب تھا جبکہ دو مسلح ملازم اور ایک ڈرائیور تھا۔دو آدمی کچن میں موجود تھے"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔اب رسی لے آؤ اور اس محترمہ کو کرسی پر بٹھا کر باندھ

دو تاکہ اس کی مدد سے لارڈ شمعون کو کال کیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"میں رسی لے آتی ہوں"...... صالحہ نے کہا اور واپس باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا اور پھر اس نے جولیا کے ساتھ مل کر اسے صوفے کی ایک کرسی پر بٹھا کر رسی کی مدد سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے دونوں ہاتھوں سے مارتھا کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹالئے اور پھر وہ دونوں ہی عمران کی سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئیں۔ چند لمحوں بعد ہی مارتھا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی کی بندشوں کی وجہ سے وہ صرف کسمسا ہی سکی تھی۔

"یہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ کک۔ کک۔ کون ہو تم"...... مارتھا نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ڈیتھ پاور کے چیف باس کی بیگم کو اس قدر بزدل تو نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو مارتھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"۔ مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے شوہر لارڈ شمعون کی بات کر رہا ہوں۔ وہ ڈیتھ پاور کا سرچیف ہے اور سنا ہے کہ ڈیتھ پاور کی دہشت پورے دارالحکومت ایکس پر چھائی ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ غلط ہے۔ ہمارا ڈیتھ پاور سے کیا تعلق۔ لارڈ شمعون تو کاروبار کرتے ہیں"...... مارتھا نے کہا تو عمران نے محسوس کیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ لارڈ شمعون نے اسے بھی یہ نہیں بتایا کہ اس کا کوئی تعلق ڈیتھ پاور سے ہے۔ اب عمران سمجھ گیا تھا کہ ڈیتھ پاور کو کس طرح اس قدر خفیہ رکھا جا سکا ہے۔ ان لوگوں نے واقعی چند افراد کے علاوہ اس کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتایا تھا۔

"لارڈ شمعون اب کہاں ہو گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ وہ اپنی مصروفیات سے مجھے آگاہ نہیں کرتا"۔ مارتھا نے جواب دیا۔

"مارتھا کی یادداشت خاصی کمزور ہے"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی تیز ہو جاتی ہے"...... جولیا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے مارتھا کے سامنے پہنچ کر پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تو کمرہ مارتھا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

"بولو کہاں ہے وہ لارڈ شمعون۔ بولو"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دوسرا تھپڑ جڑ دیا۔

" وہ۔ وہ اس وقت کلب میں ہو گا۔ پائن وڈ کلب میں۔ اس وقت وہ وہیں ہوتا ہے یا اس کے سیکرٹری کو معلوم ہو گا"...... مارتھا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ جولیا کے زور دار تھپڑوں سے اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

" کیا نمبر ہے اس کے سیکرٹری کا"...... عمران نے پوچھا تو مارتھا نے جلدی سے نمبر بتا دیا۔

"یہاں کارڈلیس فون ہو گا وہ لے آؤ"...... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ جولیا دوبارہ عمران کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

" تم۔ تم کون ہو۔ تم اس قدر ظالم۔ تم کون ہوں۔ کیا تمہارا تعلق ڈیتھ پاور سے ہے"...... مارتھا نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

" ڈیتھ پاور کا چیف تو تمہارا شوہر خود ہے۔ ہم نے تو صرف لارڈ شمعون سے چند باتیں پوچھنی ہیں اور بس۔ اور یہ سن لو کہ تم نے اسے فوری طور پر یہاں بلوانا ہے اس طرح کہ اسے کوئی شک نہ پڑے ورنہ ابھی تو صرف تھپڑ تمہیں لگے ہیں ورنہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ بھی علیحدہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مارتھا کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

" مم۔ مم۔ میں اسے بلواتی ہوں۔ تم ہمیں کچھ نہ کہو۔ تم جو پوچھو گے شمعون اس کا جواب دے گا۔ تم بے فکر رہو"...... مارتھا نے

کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صالحہ اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ عمران نے مارتھا کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور فون پیس جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

" دیکھو مارتھا اگر تم اپنی اور اپنے شوہر کی زندگی بچانا چاہتی ہو تو پھر جس طرح ہم کہہ رہے ہیں ویسا ہی کرو۔ لارڈ شمعون کو یہاں بلواؤ ورنہ تم دونوں کا حشر عبرتناک ہو گا اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے اسے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو اسے تو ہم خود تلاش کر لیں گے لیکن تم دوسرا سانس نہ لے سکو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ میں اسے بلواتی ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ میں اسے بلواتی ہوں"...... مارتھا نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا نے فون آن کیا اور اسے بندھی ہوئی مارتھا کے کان سے لگا دیا۔ عمران نے اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو ایمبرے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" مارتھا بول رہی ہوں۔ تم نے کال اٹنڈ کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی۔ کہاں مر گئے تھے تم"...... مارتھا نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے

میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مم۔ مم۔ میں باتھ روم میں تھا۔ مم۔ مم۔ میڈم"...... دوسری طرف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کہاں ہے تمہارا لارڈ۔ میں نے اس سے فوری بات کرنی ہے"۔ مارتھا نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ کلب میں ہیں میڈم۔ پائن وڈ کلب میں"...... سیکرٹری نے جواب دیا۔

"اسے کہو کہ مجھ سے بات کرے رہائش گاہ پر ابھی اور اسی وقت"۔ مارتھا نے کہا اور سر ہٹا لیا تو جولیا نے فون آف کر دیا۔

"گڈ ایسا رعب ہونا چاہئے ملازموں پر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارتھا نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ تھوڑی دیر بعد فون پیس سے مترنم گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو جولیا نے فون آن کیا اور اسے مارتھا کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو شمعون بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا کر رہے ہو کلب میں۔ یہاں میرے پاس آؤ ایک اہم مسئلہ درپیش ہے۔ سٹانزا سے فون آیا ہے"۔ مارتھا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے فون آف کر دیا۔

"یہ سٹانزا سے پیغام کا کیا مطلب تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا کیونکہ اسے خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ مارتھا نے کوئی خاص اشارہ نہ کر دیا ہو۔

"سٹانزا گریٹ لینڈ کا شہر ہے۔ وہاں لارڈ شمعون کی پہلی بیوی سے ایک لڑکی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ وہاں ڈرگ استعمال کرتی رہی ہے جس پر شمعون نے اسے وہاں کے ایک ہسپتال میں داخل کرایا لیکن وہ وہاں سے بھاگ گئی اور ڈرگ مافیا کے ایک گروپ کے ہاتھ لگ گئی جس پر شمعون نے اسے تلاش کرایا لیکن اب تک وہ نہیں مل سکی۔ تب لارڈ شمعون نے اپنی عزت کی خاطر اس بات کو سختی سے خفیہ رکھا ہوا ہے۔ صرف مجھے یہاں اس کا علم ہے۔ سٹانزا سے فون کا مطلب تھا کہ اس لڑکی ماریا کا پتہ چل گیا ہے اس لئے اس نے فون پر تفصیل نہیں پوچھی اور فوراً یہاں آنے کے لئے تیار ہو گیا"...... مارتھا نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"تم باہر جاؤ اور سب ساتھیوں سے کہہ دو کہ وہ لارڈ شمعون کو کور کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ اور آدمی بھی ہوں"۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"تم اس کے منہ میں کوئی کپڑا ڈال دو"...... عمران نے صالحہ سے کہا اور خود بھی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے سے

باہر نکل کر اس نے دیکھا کہ صفدر پھاٹک کے قریب موجود تھا جبکہ باقی ساتھی پورچ اور برآمدے کے چوڑے ستون کی اوٹ میں موجود تھے۔ عمران آگے بڑھا اور ایک اونچے اور بڑے گملے کی اوٹ میں ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے کار کے مخصوص ہارن کی آواز سنائی دی تو صفدر نے پھاٹک کھولا تو سیاہ رنگ کی نئے ماڈل کی کیڈلک کار اندر داخل ہوئی۔ عمران نے دیکھا کہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈرائیور تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے سر پر موجود بال ایسے تھے جیسے اس نے سر پر سرنگ باندھ رکھے ہوں۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور وہ اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ کار جیسے ہی پورچ میں آکر رکی ڈرائیور تیزی سے نیچے اترا ہی تھا کہ ساتھ والے ستون سے تنویر اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے ڈرائیور چیختا ہوا اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا اور دوسرے لمحے عقبی سیٹ پر بیٹھا لارڈ شمعون چیختا ہوا اچھل کر باہر فرش پر آ گرا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل نے اس قدر تیزی سے یہ ساری کارروائی کی تھی کہ لارڈ شمعون سنبھل ہی نہ سکا تھا۔ لارڈ شمعون نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی کنپٹی پر لات جڑ دی اور لارڈ شمعون ایک بار پھر چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے دو تین جھٹکے کھائے اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ ڈرائیور کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ لاش میں

تبدیل ہو چکا تھا۔

"گڈ اب اسے اٹھا کر اندر لے چلو اور رسی تلاش کر کے اسے باندھ دو"...... عمران نے گملے کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے مسکرا کر کہا تو کیپٹن شکیل نے جھک کر اسے اٹھایا اور برآمدے کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"اس ڈرائیور کی لاش کو بھی اٹھا کر اندر دوسرے لوگوں کے ساتھ ڈال دو"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا جس طرف کیپٹن شکیل لارڈ شمعون کو لے کر گیا تھا۔ کیپٹن شکیل نے بے ہوش لارڈ شمعون کو ایک صوفے پر ڈالا اور خود واپس مڑ گیا۔

"رسی کے ساتھ ساتھ کوئی خنجر بھی تلاش کر کے لے آؤ کیپٹن"۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ عمران واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ مارتھا کے منہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور صفدر اندر داخل ہوئے تو صفدر کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا جبکہ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر تھا۔

"کہاں سے ملا ہے یہ خنجر"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں ایک تہہ خانہ میں اسلحے کا باقاعدہ سٹور موجود ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر صفدر اور

کیپٹن شکیل دونوں نے مل کر بے ہوش لارڈ شمعون کو صوفے کی کرسی پر رسی کی مدد سے اچھی طرح باندھ دیا۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے لارڈ شمعون کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹالئے۔

" اب تم دونوں باہر نگرانی کرو۔ سٹور سے ضروری اسلحہ بھی اٹھا لو۔ ہمیں شاید یہاں سے براہ راست اس لیبارٹری جانا پڑے"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں سر ہلاتے ہوئے مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں کمرے میں ہی موجود رہیں۔ چند لمحوں بعد لارڈ شمعون نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

" یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... لارڈ شمعون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے جیسے ہی گردن موڑ کر اپنی بیوی مارتھا کو دیکھا تو اس کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا۔

" یہ۔ یہ مارتھا۔ یہ۔ یہ"۔ اس نے بے اختیار ہکلاتے ہوئے کہا۔

" لارڈ شمعون اسے غنیمت سمجھو کہ تمہاری بیوی مارتھا ابھی تک زندہ ہے"...... عمران نے لارڈ شمعون سے مخاطب ہو کر کہا تو لارڈ شمعون نے جھٹکے سے گردن موڑ کر عمران کی طرف دیکھا۔

" تم۔ تم کون ہو اور یہ تم نے کیا کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے"...... لارڈ شمعون نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ شمعون بے اختیار چونک پڑا لیکن اس نے تیزی سے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

" پاکیشیا۔ لیکن ہمارا پاکیشیا سے کیا تعلق اور یہ تم لوگوں نے اس طرح ہم پر حملہ کیوں کیا ہے۔ ہم تو کاروباری لوگ ہیں لیکن ہمارا پاکیشیا سے کبھی کوئی کاروبار نہیں رہا"۔ لارڈ شمعون نے کہا۔

" لارڈ شمعون تم ڈیتھ پاور کے چیف ہو اور تم یہودیوں نے یہاں ہاگس میں ایک لیبارٹری قائم کر رکھی ہے جس میں تم نے ڈیتھ ریز کے نام سے انتہائی خوفناک قاتل شعاعیں ایجاد کی ہیں اور اب اس لیبارٹری میں سائنس دان ان ڈیتھ ریز کی مدد سے ڈیتھ میزائل تیار کر رہے ہیں اور لامحالہ تم نے یہ میزائل اسرائیل کے حوالے کرنے ہیں اور اسرائیل پاکیشیا سمیت پورے عالم اسلام کو تباہ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے اس لئے ہم نے یہ لیبارٹری تباہ کرنی ہے اور تم نے ہمیں اس لیبارٹری کا پتہ بھی بتانا ہے اور اس کے بارے میں تفصیلات بھی بتانی ہیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیبارٹری اسرائیل۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں خالصتاً کاروباری آدمی ہوں۔ میرا کسی تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ یہاں ہاگس میں میرے سے کوئی

لیبارٹری ہی نہیں ہے اگر یہاں کوئی لیبارٹری ہوتی تو سب کو معلوم ہو جاتا۔ وہ خفیہ رہ ہی نہیں سکتی"...... لارڈ شمعون نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لارڈ شمعون تمہیں بہرحال اتنی بات کا تو علم ہو گا کہ اگر ہم یہاں تمہاری رہائش گاہ پر اس انداز میں قبضہ کر سکتے ہیں کہ یہاں کے تمام ملازم ہلاک کر دیئے جائیں اور تمہیں یہاں بلوا سکتے ہیں تو ہم تم سے یہ سب کچھ بھی اگلوا سکتے ہیں اس لئے اگر تم اپنی اور اپنی بیوی کی جان بچانا چاہتے ہو تو لیبارٹری کا پتہ بتا دو۔ ہمیں تمہاری ڈیتھ پاور سے کوئی مطلب نہیں تم بے شک اپنی ڈیتھ پاور کو ہمارے پیچھے لگا دینا لیکن تمہیں بہرحال یہ سب کچھ بتانا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"جب میں کچھ جانتا ہی نہیں تو میں بتاؤں کیا"...... لارڈ شمعون نے کہا۔

"اوکے میں نے حجت پوری کر دی ہے۔ اب تمہارے ساتھ جو کچھ ہو گا اس پر تمہیں کوئی شکایت نہیں ہو گی"...... عمران نے کہا اور صوفے سے اٹھ کر وہ لارڈ شمعون کی طرف بڑھا۔ خنجر اس کے ہاتھ میں تھا۔ وہ لارڈ شمعون کے سامنے جا کر رک گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں کہ......" لارڈ شمعون نے بولنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ گھوما اور لارڈ شمعون فقرہ پورا نہ کر سکا بلکہ اس کے حلق سے کربناک چیخ نکلی۔ ابھی چیخ کی گونج کرے

میں باقی تھی کہ عمران کا ہاتھ دوسری بار گھوما اور اس بار دوسرا نتھنا کٹ گیا جبکہ پہلی ضرب سے پہلا نتھنا کٹ گیا تھا۔ عمران نے خنجر ایک طرف میز پر رکھا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے لارڈ شمعون کا سر پکڑا جو کربناک انداز میں دائیں بائیں مار رہا تھا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے لارڈ شمعون کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مار دیا۔ ضرب کھاتے ہی لارڈ شمعون کے حلق سے ایسی کربناک اور زوردار چیخ نکلی جیسے ضرب نے اس کی روح تک کو گھائل کر دیا ہو۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا اور جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

"یہ ابھی صرف نمونہ تھا لارڈ شمعون۔ دوسری ضرب اور پھر تیسری ضرب تمہیں ایسے عذاب سے ہمکنار کر دے گی کہ شاید اس عذاب کا تم تصور بھی نہ کر سکو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لارڈ شمعون کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر دوسری ضرب لگا دی اور اس بار تو لارڈ شمعون کے حلق سے اس طرح مسلسل چیخیں نکلنے لگیں جیسے کسی نے چیخوں بھری ٹیپ چلا دی ہو۔ لارڈ شمعون کا جسم بندھے ہونے کے باوجود تیزی سے تڑپنے لگا تھا۔ اس کے چہرے کا سرخ و سفید رنگ سیاہ پڑ گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔

"بولو آخری بار کہہ رہا ہوں ورنہ اس بار لگنے والی ضرب کے بعد تم بتا تو سب کچھ دو گے لیکن ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر معذور ہو جاؤ

گے۔ بولو" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں۔ وہ۔ وہ فلاور ورک میں ہے سینٹ انتھونی چرچ کے نیچے" ...... لارڈ شمعون کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ خود بخود اس کی زبان سے پھسل کر باہر آگئے ہوں اور پھر اس کا جسم ڈھلکتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی بے پناہ شدت کی وجہ سے نہ صرف بری طرح بگڑ گیا تھا بلکہ سیاہ پڑ گیا تھا۔

" صالحہ پانی لے آؤ" ...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو صالحہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا ایک جگ موجود تھا۔ عمران نے اس سے جگ لیا اور لارڈ شمعون کے چہرے پر کافی سارا پانی پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد لارڈ شمعون جھرجھری لے کر ہوش میں آ گیا تو عمران نے اس کا سر ایک ہاتھ میں پکڑا اور جگ کا کنارہ لارڈ شمعون کے منہ سے لگا دیا۔ لارڈ شمعون غٹاغٹ پانی پیتا چلا گیا۔ جب کافی سارا پانی اس کے حلق میں اتر گیا تو عمران نے جگ میں موجود باقی ماندہ پانی بھی اس کے چہرے پر پھینک دیا اور پھر جگ ایک طرف رکھ دیا۔ پانی کی وجہ سے اس کے نتھنوں سے رسنے والا خون رسنا بند ہو گیا اور پانی پینے کی وجہ سے اب لارڈ شمعون کا چہرہ بھی کافی حد تک نارمل ہو گیا تھا لیکن اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی رگ ویسے ہی نظر آ رہی تھی۔ لارڈ شمعون اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ ساتھ ہی اس

کے حلق سے کراہیں نکل رہی تھیں۔

" یہی بات تم پہلے بتا دیتے تو تمہیں اس عذاب سے نہ گزرنا پڑتا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ۔ یہ انتہائی خوفناک عذاب ہے" ...... لارڈ شمعون نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

" اب تم بتاؤ گے کہ اس لیبارٹری کی تفصیل کیا ہے۔ وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں۔ کون وہاں کا انچارج ہے"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" تم یقین کرو یا نہ کرو لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں آج تک لیبارٹری میں نہیں گیا۔ میرا اس سے براہ راست کوئی تعلق ہی نہیں ہے میں تو ڈیتھ پاور کا انچارج ہوں لیکن اس کے لئے بھی کبھی ان کے سامنے نہیں آیا اور نہ ہی کسی کو اس بارے میں علم ہے کہ میرا کوئی تعلق ڈیتھ پاور سے ہے۔ میرا نائب پرائڈ ہے جو ڈیتھ پاور کا انچارج ہے۔ میرا رابطہ اسی سے رہتا ہے اور لیبارٹری سے بھی اس کا ہی تعلق ہے۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ لیبارٹری اس چرچ کے نیچے ہے اور بس" ...... لارڈ شمعون نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" تم میرا نام اور پاکیشیا کا نام سن کر چونکے کیوں تھے۔ کیا تمہیں میری یہاں آمد کے بارے میں پہلے سے علم تھا" ...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اسرائیلی حکام نے مجھے مطلع کر دیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس اور بلگارنوی ڈی ایجنٹ اس لیبارٹری کے خلاف کام کرنے آ رہے ہیں۔ وہ تو چاہتے تھے کہ اسرائیلی ایجنٹ یہاں بھیجیں لیکن میں نے انکار کر دیا۔ میرا خیال تھا کہ ڈیتھ پاور اس چھوٹے سے علاقے میں تم لوگوں سے آسانی سے نمٹ لے گی اور میرے متعلق تو سوائے پرانڈ کے اور کسی کو بھی معلوم نہ تھا حتیٰ کہ یہاں کا کوئی آدمی بھی نہیں جانتا کہ میرا کسی طرح کا بھی کوئی تعلق ڈیتھ پاور سے ہے لیکن نجانے تمہیں کیسے اس بات کا علم ہو گیا اور ڈیتھ پاور تمہیں تلاش بھی نہ کر سکی اور تم یہاں پہنچ گئے"...... لارڈ شمعون نے کہا۔

"ڈیتھ پاور تو ہمیں تب تلاش کرتی جب ہم کسی ہوٹل میں جاتے۔ ہم تو ایئر پورٹ سے براہ راست یہاں آ گئے کیونکہ ہمیں ایک مخبر نے اطلاع دے دی تھی کہ لارڈ شمعون ہی ڈیتھ پاور کا اصل انچارج ہے"...... عمران نے کہا۔

"حیرت ہے۔ کسی مخبر کو کیسے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے حالانکہ میری بیوی کو بھی اس کا علم نہیں ہے"...... لارڈ شمعون نے کہا۔

"پرانڈ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ تو ملک سے باہر ہے"...... لارڈ شمعون نے جواب دیا۔

"لارڈ شمعون اس بار تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کیا میں پھر کارروائی شروع کروں"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ بول رہا ہوں"...... لارڈ شمعون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے جب تم نے بتایا کہ تمہارا لیبارٹری سے براہ راست کوئی تعلق نہیں تو مجھے معلوم تھا کہ تم سچ بول رہے ہو اس لئے میں نے تمہاری بات پر مزید جرح نہیں کی تھی لیکن اس بار تم جھوٹ بول رہے ہو اور دوسری بات یہ کہ جب تمہیں اسرائیلی حکام نے ہمارے متعلق تفصیل بتا دی تھی تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ پرانڈ جو تمہارا نائب ہے ان دنوں ملک سے باہر جائے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ ملک سے باہر ہے"...... لارڈ شمعون نے کہا تو عمران نے ایک ہاتھ سے اس کا سر دوبارہ پکڑ لیا۔

"اوکے تمہاری مرضی۔ پھر بھگتو عذاب"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرا ہاتھ اٹھا لیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ وہ لیبارٹری میں ہے۔ وہ وہاں کی سیکورٹی کے لئے گیا ہوا ہے"۔ لارڈ شمعون نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے اس کا سر چھوڑا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ اور میرے سامنے اس سے بات کرو تاکہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے درست کہا ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی میز پر پڑا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھا لیا تو لارڈ شمعون نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے وہ نمبر پریس کئے اور پھر فون آن کر کے اس نے فون پیس لارڈ شمعون کے کان سے لگا دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ شمعون بول رہا ہوں۔ پرانڈ سے بات کراؤ"...... لارڈ شمعون نے کہا۔

"یس لارڈ میں پرانڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... لارڈ شمعون نے کہا۔

"لارڈ بلگارنوی ٹیم پکڑی جا چکی ہے۔ یہ چھ افراد تھے جن میں سے چار ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ دو اس وقت میرے قبضے میں ہیں۔ میں نے انہیں بے ہوش کر کے زیرو روم میں رکھا ہوا ہے۔ میں وہاں جا رہا تھا کہ ان سے ان کے مزید ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں کہ آپ کی کال آ گئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے فون پیس ہٹایا اور ایک ہاتھ اس نے لارڈ شمعون کے منہ پر رکھا جبکہ فون پیس اپنے کان سے لگا لیا۔

"تم ان دونوں کو یہاں بھجوا دو پرانڈ"...... عمران نے لارڈ شمعون کے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا تم کون بول رہے ہو۔ کون بول رہے ہو تم۔ لارڈ شمعون کہاں ہے"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا پاگل ہو گئے ہو"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا تم یقیناً وہ پاکیشیائی ہو"...... دوسری طرف

سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور لارڈ شمعون کی چیخوں سے گونج اٹھا جبکہ مارتھا کے چونکہ منہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا تھا اس لئے وہ چیخے بغیر ہی گولیاں کھا کر ہلاک ہو گئی۔

"چلو ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے۔ اس مادام کی کار لے لو۔ جلدی کرو"...... عمران نے جولیا اور صالحہ سے کہا اور پھر تیزی سے وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سب ایک ہی کار میں ٹھنسے ہوئے تیزی سے فلاور ورک کی طرف بڑھے چلے گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ جولیا اور صالحہ سائیڈ سیٹ پر تھیں اور عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل سمیت عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ عمران نے ایئرپورٹ سے ہی اس علاقے کا تفصیلی نقشہ خرید لیا تھا اس لئے جب تک کار لارڈ شمعون کی رہائش گاہ سے باہر نکلتی عمران تنویر کو فلاور ورک علاقے کے راستے کی نشاندہی کرا چکا تھا۔

"یہ بلگارنوی ٹیم اس کے قبضے میں کیسے چلی گئی۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی تو انتہائی تیز لوگ ہیں"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جس طرح میری کال انہوں نے چیک کر لی ہے اس کا مطلب ہے کہ وہاں انتہائی سخت اور جدید قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں اور ایسے ہی انتظامات کی وجہ سے میجر پرمود ان کے ہاتھ لگ گیا ہو گا

البتہ مجھے اس بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ میجر پرمود اتنی جلدی لیبارٹری تک پہنچ کیسے گیا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تنویر نے جیسے ہی کار ایک چوک پر موڑی اس نے بے اختیار بریک پر پاؤں رکھ دیئے کیونکہ سامنے سڑک بلاک تھی اور پولیس گاڑیوں کی چیکنگ میں مصروف تھی۔ کاروں کی لائن لگی ہوئی تھی اور پولیس ایک ایک کار کو چیک کر کے کلیئر کر رہی تھی لیکن ہر کار خاصی تیز رفتاری سے چیک ہو رہی تھی اس لئے لائن بھی تیزی سے آگے کھسکتی جا رہی تھی۔

"یہ تو کاغذات چیک کر رہے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو کاغذات میرے پاس موجود ہیں"...... عمران نے جو سڑک کی سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا، نے جواب دیا اور پھر ان کی کار کی باری بھی آ گئی۔ ایک پولیس آفیسر ان کے قریب آیا اور عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذات کا لفافہ اس کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ اچانک اس انسپکٹر نے دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کوئی چیز کار کے اندر مار دی۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ سا ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن اچانک تاریک پڑ گیا ہو۔ اس کے ذہن میں آخری آواز اس دھماکے کی ہی تھی۔ پھر جس طرح ذہن تاریک ہوا تھا بالکل اسی طرح اس کے ذہن سے اچانک وہ تاریک پردہ ہٹ گیا لیکن عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ کار کی بجائے لوہے کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کے گرد راڈز موجود ہیں۔

اس نے گردن موڑی تو اس کے باقی ساتھی بھی اسی طرح کرسیوں پر موجود تھے لیکن ان سب کی گردنیں بدستور ڈھلکی ہوئی تھیں۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور اس کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ پولیس کی آڑ میں انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اور خصوصی ذہنی ورزشوں کی وجہ سے وہ وقت سے پہلے ہی ہوش میں آ گیا ہے۔ اس کے دونوں پیر آزاد تھے اور راڈز اس کے سینے اور پیٹ کے گرد موجود تھے جبکہ اس کے دونوں ہاتھ ان راڈز کے اندر تھے۔ عمران نے اپنے جسم کو اوپر کی طرف کیا اور ایک پیر کو اس نے اندر کی طرف بڑھایا لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کا بے اختیار منہ بن گیا تھا کہ کرسی کے نیچے باقاعدہ چادر لگی ہوئی تھی۔ عمران کی کرسی چونکہ دو کرسیوں کے درمیان تھی اس لئے وہ سائیڈ سے بھی پیر موڑ کر عقبی طرف نہ لے جا سکتا تھا اس لئے اب اسے اپنے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا تھا کہ اچانک اسے دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلا اور عمران یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ اندر داخل ہونے والی ایک نوجوان لڑکی تھی۔ اس نے ہاتھ میں ایک بوتل پکڑی ہوئی تھی۔

"ارے تمہیں کیسے ہوش آ گیا"...... لڑکی نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے حسین چہرے کی تپش کو دور سے ہی محسوس کر کے میری بے ہوشی دور ہو گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب

دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

" اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن اصل بات بتاؤ تمہیں جس گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اس سے تمہیں خود بخود تو کسی صورت ہوش نہیں آسکتا تھا"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا تم پولیس میں ہو۔ لیکن یہاں کی پولیس نجانے کیسی ہے کہ کاغذات چیک کرتے ہوئے مسافروں کو بے ہوش کر دیتی ہے"۔ عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہاں کی پولیس باس کے انڈر کام کرتی ہے۔ تمہارے متعلق باس کو اطلاع مل گئی تھی کہ تم لارڈ شمعون کی رہائش گاہ میں موجود ہو اور پھر اسے یہ اطلاع بھی مل گئی کہ لیڈی شمعون کی کار میں اجنبی سوار ہیں اور یہ کار فلاور ورک کی طرف آرہی ہے۔ تم چونکہ انتہائی خطرناک افراد ہو اس لئے باس نے تمہیں پولیس کے ذریعے بے ہوش کرا کر یہاں منگوا لیا ہے اور اب چونکہ باس تم سے گفتگو کرنا چاہتا ہے اس لئے میں تم لوگوں کو ہوش میں لانے کے لئے یہاں آئی ہوں"...... لڑکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو اس وقت ہم لیبارٹری میں ہیں"...... عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"لیبارٹری۔ کیا مطلب یہ لیبارٹری کہاں سے آ گئی۔ تم اس وقت ہوٹل بولاک کے نیچے تہہ خانے میں ہو"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک

طویل سانس لیا۔

" تمہارے باس کا نام پرائڈ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" اوہ نہیں۔ ہمارے باس کا نام تو گیری ہے۔ چیف گیری"۔ لڑکی نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔

" یہ گیری کیا ڈیتھ پاور کا چیف ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

" ڈیتھ پاور کا چیف نہیں۔ ہمارا کوئی تعلق ڈیتھ پاور سے نہیں ہے۔ ہماری تنظیم کا نام تو ریڈ گارڈ ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

" کیا ہم اس وقت ہاگس میں ہیں یا کہیں اور پہنچ چکے ہیں"۔ عمران نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

" تم اس وقت ہاگس کی بجائے مارگو میں ہو۔ ہاگس سے قریبی دوسرا بڑا شہر ہے"...... لڑکی نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا ذہن لڑکی کی بتائی ہوئی باتوں سے بری طرح الجھ چکا تھا۔

" لیکن ہمیں بے ہوش تو ہاگس میں کیا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں یہ درست ہے لیکن چیف کے حکم پر تمہیں وہاں سے یہاں پہنچا دیا گیا ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

" لیکن ہمارا اس ریڈ گارڈ سے کیا تعلق۔ ہم نے تو اس کے خلاف کوئی اقدام بھی نہیں کیا"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے جو کچھ مجھے معلوم تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے اور صرف اس لئے کہ تم نے میری تعریف کی تھی"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک کونے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ صفدر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور صفدر کے ساتھ بیٹھے کیپٹن شکیل کی ناک سے لگا دی۔ یہی کارروائی اس نے عمران کے سب ساتھیوں کے ساتھ کی اور پھر بوتل پر ڈھکن دوبارہ لگا دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے لڑکی سے پوچھا۔

"میرا نام جینفر ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ریڈ گارڈ میں تمہارا کیا عہدہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔ اس کے ساتھی بھی اب باری باری ہوش میں آتے جا رہے تھے لیکن عمران ان کی طرف متوجہ نہ تھا۔

"سب ریڈ گارڈ کے ممبر ہوتے ہیں۔ عہدہ صرف چیف کا ہوتا ہے"...... جینفر نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلی گئی۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا تو عمران نے جینفر سے ہونے والی ساری بات چیت صفدر اور باقی ساتھیوں کو بتا دی۔

"ریڈ گارڈ کہاں سے ٹپک پڑی۔ یہ کون سی تنظیم ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"یہی بات مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ ہو سکتا ہے کہ ڈیتھ پاور کی کوئی ذیلی تنظیم ہو لیکن ہماری بات چیت تو ڈیتھ پاور کے چیف پرائڈ سے ہوئی تھی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پرائڈ کی دوہری شخصیت ہو۔ وہ ریڈ گارڈ کا بھی چیف ہو اور ڈیتھ پاور کا بھی"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی دروازے کی دوسری طرف ایک بار پھر قدموں کی آوازیں ابھریں تو وہ سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور اس بار ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سختی اور خشونت کے تاثرات جیسے ثبت ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اس کے پیچھے دو مسلح افراد تھے اور سب سے آخر میں جینفر تھی۔ سب سے آگے آنے والے ادھیڑ عمر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رک کر باری باری انہیں غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"تم ریڈ گارڈ کے چیف ہو"۔ عمران نے خود ہی بات چیت کا آغاز کرتے ہوئے کہا تو وہ ادھیڑ عمر چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ میں ریڈ گارڈ کا چیف ہوں"...... اس ادھیڑ عمر نے خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا نام پرائڈ ہے"...... عمران نے کہا تو وہ ادھیڑ عمر بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں میرا نام گیری ہے۔ پرانڈ تو ڈیتھ پاور کا چیف ہے"۔ گیری نے جواب دیا۔

"ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے پھر تم نے ہمیں کیوں اس طرح اغوا کر کے یہاں جکڑ رکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے لارڈ شمعون اور اس کی بیوی اور اس کے ملازموں کو ہلاک کیا ہے اور لارڈ شمعون ریڈ گارڈ کا سر چیف تھا اس لئے تم ریڈ گارڈ کے مجرم ہو اور تمہیں اس کی سزا ملے گی"...... گیری نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ کام ہم نے کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے پرانڈ کو لارڈ شمعون کی نقلی آواز میں کال کیا لیکن وہاں موجود کمپیوٹر نے اسے چیک کر لیا جس پر پرانڈ نے مجھ سے بات کی تو میں نے فوری طور پر اپنے آدمی جو لارڈ شمعون کے گھر کے قریب موجود تھے وہاں بھجوائے تو مجھے اطلاع ملی کہ وہاں سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور تم لیڈی مارتھا کی کار میں سوار ہو کر فلاور ورک کی طرف جا رہے ہو لیکن چونکہ پرانڈ نے مجھے بتا دیا تھا کہ تم پاکیشیائی سیکرٹ سروس سے متعلق ہو اور انتہائی خطرناک ایجنٹ ہو اس لئے میں نے فوری طور پر پولیس کے ذریعے ناکہ بندی کرائی اور تمہیں بے ہوش کر کے یہاں منگوا لیا اور اب تم یہاں اپنی موت کے منتظر ہو"۔ گیری نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرانڈ یا اس کی ڈیتھ پاور نے کارروائی کیوں نہیں کی۔ اس نے

تمہارا اور ریڈ گارڈ کا سہارا کیوں لیا"...... عمران نے پوچھا تو گیری بے اختیار مسکرا دیا۔

"پرانڈ جہاں موجود ہے وہاں سے وہ ڈیتھ پاور سے رابطہ نہیں کر سکتا اس لئے اس نے مجھ سے رابطہ کیا"...... گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بھی یہودی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ نہ صرف میں بلکہ ریڈ گارڈ کا ہر آدمی یہودی ہے"۔ گیری نے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا ہاگس میں دونوں تنظیمیں بیک وقت کام کرتی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن ڈیتھ پاور کی فیلڈ صرف انتقامی ہے جبکہ ریڈ گارڈ سمگلنگ کا دھندہ بھی کرتی ہے اور اس کا جال پورے میٹا چوسٹس ریاست میں پھیلا ہوا ہے اور اس طرح ہونے والی آمدنی یہودی کاز کے لئے استعمال ہوتی ہے"...... گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اسے اب اس الجھن کا حل مل گیا ہو کہ ڈیتھ پاور کے آدمی فیلڈ کے آدمی نہ لگتے تھے۔

"پھر تم نے ہمیں بے ہوش کر کے اور یہاں لا کر جکڑنے کے بعد ہوش میں لانے کا تکلف کیوں کیا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... عمران نے کہا تو گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کس قدر خطرناک لوگ ہو

اور میں تمہیں مزید چار گھنٹے دے رہا ہوں اگر تم ان چار گھنٹوں میں آزاد ہو سکتے ہو تو ہو جاؤ لیکن اگر تم ایسا نہ کر سکے تو چار گھنٹوں بعد تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... گیری نے جواب دیا۔

"دیکھو گیری بہتر یہی ہے کہ تم اپنے ساتھیوں کو باہر بھجوا دو اور مجھ سے کھل کر بات کرو۔ یہاں سے آزادی بعد کی بات ہے میں تمہارے ساتھ اصل موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو گیری کے چہرے پر پہلی بار حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے۔

"کس اصل مسئلے پر"...... گیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اپنے ساتھیوں کو باہر بھیج دو تو میں تم سے بات کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو گیری نے مسلح افراد کو باہر جانے کا حکم دے دیا جبکہ جینفر وہیں کھڑی رہی۔

"جینفر میری بااعتماد ساتھی ہے اس لئے تم اس کے سامنے کھل کر بات کر سکتے ہو"...... گیری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تم پرائڈ کو ختم کر کے ڈیتھ پاور اور ریڈ گارڈ کی سربراہی کے ساتھ ساتھ لارڈ شمعون کے سارے کاروبار پر خود قبضہ کرنا چاہتے ہو۔ اگر ایسی بات ہے تو ہم تم سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں"...... عمران نے کہا تو گیری کے ساتھ ساتھ جینفر بھی بے اختیار اچھل پڑی۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم نے یہ بات کیسے سوچ لی۔ ایسی تو کوئی بات میرے ذہن میں بھی نہیں تھی"...... گیری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میری عمر تو زیادہ نہیں ہے گیری لیکن میرا تجربہ میری عمر سے زیادہ ہے۔ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ حقیقت ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مجھے اس بارے میں کیسے معلوم ہو گیا تو تمہاری ہمارے متعلق کارروائی اور تم سے باتیں کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں۔ خاص طور پر اس لئے کہ جب میں نے تم سے اس مسئلے پر بات کرنے کے لئے ساتھیوں کو باہر بھیجنے کے لئے کہا تو تم نے انہیں باہر بھجوا دیا حالانکہ اگر ایسی بات تمہارے ذہن میں نہ ہوتی تو تم کبھی مسلح ساتھیوں کو باہر نہ بھیجتے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی میری توقع سے بھی کہیں زیادہ ذہین آدمی ہو۔ پرائڈ نے جب مجھے تمہارے متعلق بتایا تو میں حیران رہ گیا کیونکہ پرائڈ ایسا آدمی ہے جو اپنی تعریف کرنے کا بھی قائل نہیں ہے۔ اس نے مجھے اس لئے تمہیں اغوا کرنے کے لئے کہا کہ وہ خود کسی صورت بھی سامنے نہیں آنا چاہتا تھا۔ بہرحال تمہاری بات درست ہے۔ لارڈ شمعون اور لیڈی مارتھا کی موت کی خبر سننے کے بعد میرے ذہن میں یہ بات آئی تھی لیکن میں یہ بات منہ سے نکالنے سے پہلے تمہارا جائزہ لینا چاہتا تھا"...... گیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ پرائڈ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں اس نے مجھے صرف اتنا بتایا ہے کہ وہ اسرائیل کے کسی خاص پراجیکٹ کی حفاظت کر رہا ہے اس لئے وہ خود سامنے نہیں آ سکتا"...... گیری نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ وہ جس پراجیکٹ کی حفاظت کر رہا ہے وہ کیا ہے"...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"مجھے واقعی معلوم نہیں ہے کیونکہ ہاگس میں ریڈ گارڈ کا انتظامی کام نہیں ہے صرف سرکاری سطح پر ہمارے تعلقات ہوتے ہیں اور بس"...... گیری نے جواب دیا۔

"لیکن کیا تم پرائڈ کے خاتمے کے لئے اس پراجیکٹ کا خاتمہ منظور کر لو گے کیونکہ بہرحال تم یہودی ہو اور یہ پراجیکٹ بھی اسرائیلی ہے"...... عمران نے کہا تو گیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہودیوں کے پاس بے پناہ دولت ہے اگر ان کا ایک پراجیکٹ تباہ ہو جاتا ہے تو اس سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا وہ چند ماہ بعد اس سے بھی بڑا پراجیکٹ کھڑا کر دیں گے لیکن مجھے پھر دوبارہ یہ موقع نہیں ملے گا"...... گیری نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ پھر تم ہمیں آزاد کر دو ہم تمہارے ساتھ مکمل تعاون کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ تم سب کو آزاد کرنے کا رسک نہیں لے سکتا۔ تمہاری یہ دونوں عورتیں میرے پاس یرغمال رہیں گی لیکن اس سے پہلے تمہیں مجھے تفصیل سے بتانا ہو گا کہ تم کیا کرو گے اور کیسے کرو

گے"...... گیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ہمیں آزاد کر دو اور پھر ہمارے ساتھ بیٹھ کر تفصیل سے بات کر لو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جب تک میں پوری طرح مطمئن نہیں ہو جاؤں گا تب تک تمہیں آزاد نہیں کر سکتا"...... گیری نے دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کھڑے کیوں ہو بیٹھ جاؤ اور کر لو بات"...... عمران نے کہا تو گیری جینفر کی طرف مڑا۔

"جینفر میرے لئے اور اپنے لئے کرسیاں لے آؤ"...... گیری نے اس سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... جینفر نے جواب دیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس نے پلاسٹک کی دو ہلکی پھلکی کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ اس نے ایک کرسی گیری کے پاس رکھ دی جبکہ دوسری کرسی اس نے ذرا سا ہٹ کر پیچھے رکھی اور جب گیری کرسی پر بیٹھ گیا تو جینفر بھی عقبی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم پرائڈ کو ہلاک کر دو۔ اب یہ تم بتاؤ گے کہ تم پرائڈ کو کیسے ہلاک کرو گے"...... گیری نے کہا۔

"ظاہر ہے مجھے پرائڈ کو اس پراجیکٹ پر جا کر ہلاک کرنا پڑے گا

اور ابھی تو میں نے اس پراجیکٹ کو دیکھا تک نہیں اس لئے میں کیا تفصیل بتا سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"سوری۔ پھر تم سے معاہدہ نہیں ہو سکتا۔ میں کوئی رسک نہیں لے سکتا"...... گیری نے یکلخت بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس کا ہاتھ جب باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ گیری کے اٹھتے ہی جینفر بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا ہاتھ بھی تیزی سے جیکٹ کی جیب سے باہر آیا تھا اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل موجود تھا۔

"لیکن تم تو ہمیں چار گھنٹوں کی مہلت دے رہے تھے"۔ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب میں تمہیں کوئی مہلت نہیں دے سکتا۔ اب میں ذہنی طور پر واضح ہو گیا ہوں کہ تم مجھے ہی بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے تھے"...... گیری نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

میجر پرمود اور کیپٹن توفیق ٹیکسی کے ذریعے فلاور ورک تک پہنچ گئے تو میجر پرمود نے ٹیکسی ایک مارکیٹ کے قریب رکوائی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ کیپٹن توفیق نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور ڈرائیور ٹیکسی لے کر آگے بڑھ گیا تو میجر پرمود پیدل ہی آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ذہن میں اس علاقے کا نقشہ موجود تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ سینٹ انتھونی چرچ یہاں سے کس طرف ہے۔

"میرا خیال ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بلوا لیں"...... کیپٹن توفیق نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے صورت حال تو چیک کر لیں"...... میجر پرمود نے مختصر سا جواب دیا اور پھر ایک موڑ مڑتے ہی انہیں دور سے ایک چھوٹی سی پہاڑی کی چوٹی پر بنا ہوا ایک قدیم چرچ نظر آ گیا چرچ کی طرف جانے والی سڑک موڑ کاٹ کر اوپر جا رہی تھی۔

"آؤ"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے کہا اور پھر وہ اس سڑک کی طرف بڑھنے لگے جو چرچ کی طرف جاتی تھی۔

"ہم سیاح ہیں اور چرچ دیکھنے جا رہے ہیں"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے کہا اور کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چرچ کے مین دروازے تک پہنچ گئے۔ اسی لمحے دروازے کے سائیڈ میں بنے ہوئے ایک کیبن میں سے ایک نوجوان باہر نکل آگیا اس کے جسم پر عام سا لباس تھا۔

"آپ کون ہیں"...... نوجوان نے میجر پرمود اور کیپٹن توفیق سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم سیاح ہیں اور اس قدیم چرچ کو دیکھنے آئے ہیں"...... میجر پرمود نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چرچ تو جناب صرف اتوار کو عبادت کے لئے کھلتا ہے اس کے علاوہ تو بند رہتا ہے۔ آپ اتوار کو اسے اندر سے دیکھنے کے لئے آ سکتے ہیں"...... نوجوان نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کیا کرتے ہیں"...... میجر پرمود نے نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں محافظ ہوں"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"چرچ کے پادری صاحب کہاں مل سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"وہ بھی اتوار ہی کو آتے ہیں۔ وہ فلاور ورک میں رہتے ہیں

چابیاں بھی ان کے پاس ہوتی ہیں"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پادری صاحب کا نام کیا ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"فادر جوزف ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"لیکن ہم تو اتوار تک یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ جا کر فادر جوزف سے چابیاں لے آئیں اور ہمیں چرچ دکھا دیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں جناب۔ البتہ فادر جوزف اگر چاہیں تو آپ کو چرچ دکھا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے آپ کو انہیں ان کے مکان پر جا کر ملنا ہو گا"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"کیا یہاں سے انہیں ٹیلی فون نہیں کیا جا سکتا"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"نہیں جناب نہ ہی فادر جوزف کے مکان میں فون ہے اور نہ چرچ میں۔ فادر جوزف پرانے خیالات کے آدمی ہیں اور فون وغیرہ کو غیر ضروری سمجھتے ہیں"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"میرا نام پیٹر ہے جناب"...... نوجوان نے جواب دیا

"او کے تم ہمیں فادر جوزف کے مکان کا پتہ بتا دو ہم ان سے مل لیتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا اور پیٹر نے انہیں مکان کی تفصیل بتا دی۔

"شکریہ"...... میجر پرمود نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ کیپٹن توفیق بھی خاموشی سے اس کے ساتھ ہی واپس مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہم اپنے ساتھیوں کو کال کر لیں کیونکہ اس پادری سے اس بارے میں تمام معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میرا خیال ہے میجر کہ ہم کسی ہوٹل میں ٹھہر جائیں اور یہ ساری کارروائی رات کو کی جائے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"رات کو ابھی بہت دیر پڑی ہے۔ ہم کسی ریستوران میں بیٹھ جاتے ہیں تم اس ریستوران کے پتے پر ساتھیوں کو کال کر لو پھر ہم فادر جوزف کے مکان پر پہنچ کر کارروائی شروع کر دیں گے"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ریستوران کے ہال میں داخل ہو رہے تھے۔ میجر پرمود تو ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا جبکہ توفیق کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا تاکہ وہاں سے فون کر کے اپنے ساتھیوں کو بلا لے۔ میجر پرمود کے بیٹھتے ہی ویٹر اس کے قریب آ گیا۔

"ہمارے ساتھی آ رہے ہیں وہ پہنچ جائیں گے تو پھر آرڈر دیں گے"...... میجر پرمود نے ویٹر سے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن توفیق بھی وہاں پہنچ گیا۔

"میں نے انہیں کال کر لیا ہے وہ آ رہے ہیں"...... کیپٹن توفیق

نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ویٹر ایک بار پھر آ گیا تو میجر پرمود نے اسے کافی لانے کا آرڈر دے دیا اور چند لمحوں بعد ہاٹ کافی ان کی میز پر سرو کر دی گئی اور وہ دونوں کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد چار آدمی ریستوران میں داخل ہوئے تو کیپٹن توفیق نے ہاتھ سے انہیں اشارہ کیا تو وہ تیزی سے اس میز کی طرف بڑھنے لگے جس پر میجر پرمود اور کیپٹن توفیق دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ میز کے گرد اور خالی کرسیاں موجود تھیں اس لئے یہ چاروں میجر پرمود اور کیپٹن توفیق کو سلام کر کے ان خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے تو میجر پرمود نے ان کے لئے بھی کافی منگوا لی اور جب کافی سرو ہو گئی اور ویٹر چلا گیا تو میجر پرمود ان سے مخاطب ہو گیا۔

"سنو اب ہم نے ٹارگٹ کا تعین کر لیا ہے۔ یہاں سے قریب ہی ایک پہاڑی کے اوپر چرچ ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس پہاڑی کے اندر انڈر گراؤنڈ وہ لیبارٹری موجود ہے۔ ہم یہاں سے اس پادری جوزف کے مکان پر جائیں گے اور اس سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے ہم نے کارروائی کا آغاز کرنا ہے۔ تم لوگوں کا سامان کہاں ہے"...... میجر پرمود نے آہستہ سے کہا۔

"ہماری جیبوں میں ہے"...... ان میں سے ایک نے جواب دیا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب ان چاروں نے کافی پی لی تو میجر پرمود اٹھ کھڑا ہوا۔ ویٹر بل لے آیا تو کیپٹن توفیق نے اسے

پیمنٹ کی اور پھر وہ سب ریستوران سے باہر آگئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے فادر جوزف کا مکان تلاش کر لیا۔ یہ ایک چھوٹا سا مکان تھا جس کے دروازے پر صلیب کا نشان بنا ہوا تھا اور ساتھ فادر جوزف کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ میجر پرمود نے کال بیل کا بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور اندر سے ایک نوجوان باہر آیا۔

"ہم سیاح ہیں اور ہم نے فارد جوزف سے ملنا ہے"...... میجر پرمود نے اس نوجوان سے کہا۔

"آیئے"...... نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ میجر پرمود اس کے پیچھے اندر داخل ہوا اور میجر پرمود کے پیچھے اس کے ساتھی مکان میں داخل ہو گئے۔

"یہاں فادر جوزف کے ساتھ اور کتنے ملازم رہتے ہیں"...... میجر پرمود نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی میں اکیلا ہی رہتا ہوں"...... نوجوان نے جواب دیا اور میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور تھوڑا سا آگے چلتا ہوا نوجوان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ میجر پرمود کی لات گھومی اور وہ ایک بار پھر چیخ مار کر ساکت ہو گیا۔

"اس فادر جوزف کو کور کرو"...... میجر پرمود نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے برآمدے میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر عام سا

لباس تھا باہر آیا۔

"تم فادر جوزف ہو"...... کیپٹن توفیق نے جو اس وقت تک برآمدے میں پہنچ گیا تھا، نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ مائٹ کو کیا ہو گیا ہے"...... فادر جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا کیپٹن توفیق اس پر جھپٹ پڑا۔ فادر جوزف کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور پھر اس کا جسم توفیق کے ہاتھوں میں ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس دوران میجر پرمود کے باقی ساتھی مکان کے اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گئے تھے۔

"اسے کسی کمرے میں لے آؤ"...... میجر پرمود نے اندرونی طرف بڑھتے ہوئے کیپٹن توفیق سے کہا اور پھر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جو سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ باقی ساتھی بھی اس کمرے میں آگئے اور انہوں نے بتایا کہ مکان میں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔

"باہر جو ملازم بے ہوش پڑا ہوا ہے اسے آف کر کے کسی اوٹ میں ڈال دو اور تم چاروں نے عقبی طرف اور سامنے کی طرف نگرانی کرنی ہے۔ میں اور کیپٹن توفیق اس فادر جوزف سے پوچھ گچھ کریں گے"...... میجر پرمود نے کہا تو چاروں ساتھی سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے جبکہ کیپٹن توفیق نے فادر جوزف کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"اسے باندھنا تو نہیں ہے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن اسے ہوش میں لانے کے لئے پانی لے آؤ۔ بہر حال یہ پادری ہے اس لئے اس کے چہرے پر تھپڑ مار کر اسے ہوش میں لے آنا اچھی بات نہیں ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق نے اسے صوفے پر لٹایا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ میجر پرمود اس کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن توفیق واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا بھرا ہوا جگ تھا۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"تین سامنے کی طرف ہیں جبکہ ایک عقبی طرف ہے"۔ کیپٹن توفیق نے جواب دیا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن توفیق نے جگ میں سے پانی فادر جوزف کے چہرے اور سر پر بہانا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی فادر جوزف پانی کی ٹھنڈک کی وجہ سے خود بخود ہوش میں آگیا تو کیپٹن توفیق نے جگ ایک طرف رکھ اور فادر جوزف کو بازو سے پکڑ کر اٹھا کر بٹھا دیا۔

"یہ۔ یہ کیا کیا۔ تم کون ہو۔ یہ۔ یہ کیا ہے"...... فادر جوزف نے ہوش میں آتے ہی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم پادری ہو اور ایک معزز مذہبی رہنما ہو اس لئے ہم نے تمہیں نہ ہی باندھا ہے اور نہ ہی تمہارے چہرے پر تھپڑ رسید کر کے تمہیں ہوش دلایا ہے لیکن اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو پھر ہم تمہاری حیثیت بھلا دیں گے اور اس کے بعد تمہارا عبرتناک حشر ہو گا"۔ میجر

پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ مگر تم کیا چاہتے ہو۔ میں تو پادری ہوں۔ میرا تو دنیا سے تعلق ہی نہیں ہے اور نہ ہی میرے پاس کوئی رقم وغیرہ ہے"۔ فادر جوزف نے کہا۔

"ہمیں نہ ہی رقم چاہئے اور نہ کوئی اور چیز۔ تم سینٹ انتھونی چرچ کے پادری ہو اور اس چرچ کے نیچے یہودیوں کی ایک خفیہ لیبارٹری موجود ہے جس کا راستہ اس چرچ سے ہی جاتا ہے اور تم بھی یقیناً اصل پادری نہیں ہو۔ تم بھی پادری بنے ہوئے ہو ورنہ تم یہودیوں کے ایجنٹ نہ ہوتے۔ ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری اور چرچ کے نیچے۔ وہاں ایسی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ یہ تو سینکڑوں سال پرانا چرچ ہے۔ اس کے نیچے کیسے لیبارٹری ہو سکتی ہے۔ تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے اور میں اصل پادری ہوں"...... فادر جوزف نے جواب دیا۔

"دیکھو تم اصل پادری ہو یا نقل ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ ہم صرف سچ سننا چاہتے ہیں اگر اب تم نے جھوٹ بولا تو پھر تمہارا وہ حشر ہو گا جو تم نے کبھی تصور بھی نہ کیا ہو گا"...... میجر پرمود نے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا اچانک باہر سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور میجر پرمود اور کیپٹن توفیق بے اختیار اچھلے اور تیزی سے دروازے کی

طرف بڑھے ہی تھے کہ ان کے عقب میں ہلکا سا دھماکہ ہوا اور یہ دونوں ابھی دروازے تک ہی پہنچے تھے کہ میجر پرمود کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کو انتہائی تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے پنکھے سے باندھ دیا گیا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن پر تیزی سے سیاہ چادر پھیلتی چلی گئی اور پھر جس طرح اچانک یہ سیاہ چادر پھیلی تھی اسی طرح اچانک اس کے ذہن سے پردہ ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا۔ اس نے چونک کر اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ وہ لوہے کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم کو رسی کی مدد سے جکڑا گیا تھا لیکن اس کے دونوں ہاتھ عقب میں تھے لیکن کھلے ہوئے تھے۔ انہیں علیحدہ سے نہ باندھا گیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسی پر کیپٹن توفیق بھی بندھا ہوا بیٹھا تھا جبکہ ایک نوجوان اس کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ اسی لمحے میجر پرمود کو بھی اپنے بازو میں چبھن کا احساس ہوا اور وہ سمجھ گیا کہ اسے باقاعدہ انجکشن لگا کر ہوش میں لایا گیا ہے لیکن کمرے میں اس نوجوان کے علاوہ اور ان کا کوئی ساتھی نہیں تھا۔ اسی لمحے وہ نوجوان مڑا تو میجر پرمود اسے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ یہ اس چرچ کا وہی محافظ تھا جس نے اسے اپنا نام پیٹر بتایا تھا۔

"تم۔ کیا ہم چرچ میں ہیں"...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ تم اس وقت ایک خفیہ اڈے میں ہو"...... پیٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرے اور ساتھی کہاں ہیں"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"تمہارے تین آدمی تو موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے جبکہ ایک جو فادر جوزف کے مکان کے عقبی حصے میں تھا وہ شدید زخمی ہوا تھا۔ ہم اسے ساتھ لے آئے تھے لیکن پھر اس کی حالت کے پیش نظر اسے گولی مار دی گئی"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"ہم کس کی قید میں ہیں"...... میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فادر جوزف کی قید میں"...... پیٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ تم خفیہ اڈہ بھی کہہ رہے ہو اور فادر جوزف کی قید کا بھی کہہ رہے ہو۔ کیا فادر جوزف اصل پادری نہیں ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں وہ ڈیتھ پاور کا آدمی ہے اور میں بھی"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"ہمیں کس طرح ٹریس کیا گیا تھا"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"تمہاری آمد پر میں نے چیف پرائڈ کو اطلاع دی تو اس نے فلاور ورک میں اپنے آدمیوں کو اطلاع کر دی اور تمہاری نگرانی شروع ہو گئی پھر اطلاع ملی کہ تم ایک ریسٹوران میں موجود ہو۔ پھر وہاں

تمہارے مزید چار ساتھیوں کی آمد کی اطلاع ملی۔ اس کے بعد تم سب فادر جوزف کے گھر میں داخل ہوگئے۔ تب چیف پرائڈ نے تمہارے خلاف ایکشن کا حکم دے دیا لیکن ان کا کہنا تھا کہ تمہیں زندہ پکڑا جائے لیکن وہاں تمہارے آدمیوں نے شدید مزاحمت کی۔ ادھر تم نے فادر جوزف کو باندھا ہی نہ تھا اور وہ ہوش میں تھے۔ ان کے پاس ہر وقت بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس کا کیپسول موجود ہوتا ہے چنانچہ اس کیپسول کی مدد سے تم دونوں کو انہوں نے کمرے میں ہی بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد چیف پرائڈ کو اطلاع دی گئی تو تمہیں وہاں سے فادر جوزف کے خاص اڈے پر لایا گیا اور اب چونکہ چیف پرائڈ نے یہاں آنا ہے اس لئے تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے"...... پیٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارے چیف نے ہمیں زندہ پکڑنے کا حکم کیوں دیا تھا"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ چیف کو معلوم ہوگا"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"چلو اب ہم نے بہرحال ہلاک تو ہو جانا ہے کیا واقعی لیبارٹری اس چرچ کے نیچے ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو پیٹر نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"نہیں وہاں نیچے کوئی لیبارٹری نہیں ہے"...... پیٹر نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"میں نے گانٹھ کھول لی ہے میجر"...... اسی لمحے کیپٹن توفیق نے کہا۔

"میں نے بھی۔ لیکن میں چاہتا ہوں ہم اس وقت ایکشن میں آئیں جب وہ پرائڈ یہاں پہنچے۔ جب تک یہ پرائڈ ہاتھ نہیں آئے گا تب تک اس لیبارٹری کا مسئلہ حل نہیں ہوگا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن اس وقت ساری رسیاں نہیں کھولی جا سکیں گی"۔ کیپٹن توفیق نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر پہلے ہی یہ کام کر لیتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گانٹھ کو جھٹکے سے کھولا۔ رسیاں ڈھیلی پڑے ہی اس نے انہیں ہٹانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ آزاد ہو چکا تھا۔ دوسری طرف کیپٹن توفیق بھی رسیوں سے آزاد ہو گیا تھا۔

"مجھے اس بات کا تصور ہی نہ تھا کہ اس طرح ہم پر حملہ ہو سکتا ہے اس لئے میں نے زیادہ احتیاط نہیں کی تھی۔ مجھے اپنے ساتھیوں کی موت کا بے حد افسوس ہے"...... میجر پرمود نے کہا اور کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا خیال ہے اس پیٹر کو قابو میں نہ کر لیا جائے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"نہیں اس طرح یہ لوگ پھر چوکنا ہو جائیں گے۔ انہیں یہیں آنے دو پھر دیکھا جائے گا"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق نے

اثبات میں سرہلا دیا۔ وہ دونوں دروازے کی سائیڈوں میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہوگئے۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ آنے والے دو آدمی تھے اور ان دونوں کے جسم تن سے گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور پھر پہلے فادر جوزف اور اس کے پیچھے پیٹر اندر داخل ہوا اور اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے میجر پرمود اور کیپٹن توفیق ان پر جھپٹ پڑے اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں بے ہوش ہو چکے تھے۔ پیٹر کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا جو اچانک حملے کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ میجر پرمود نے وہ مشین پسٹل اٹھا لیا۔

"ان دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دو۔ میں باہر چیک کر آؤں نجانے وہ پرانڈ کیوں نہیں آیا"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر مشین پسٹل اٹھائے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ پھر اس نے پوری عمارت چیک کر لی لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا البتہ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔ میجر پرمود نے مین گیٹ کے ساتھ چھوٹا گیٹ کھولا اور باہر جھانکا اور پھر وہ باہر آگیا۔ دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیا۔ یہ عمارت پہاڑی وادی میں تھی اور ارد گرد اونچے نیچے پہاڑی علاقے کے اور کوئی عمارت نہیں تھی۔ میجر پرمود واپس مڑا اور پھر اس نے پھاٹک کو اندر سے لاک کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دوبارہ اسی کمرے کی طرف بڑھ گیا جدھر کیپٹن توفیق، فادر جوزف اور پیٹر موجود تھے۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو

کیپٹن توفیق اس فادر جوزف کو باندھ چکا تھا اور اب اس پیٹر کو باندھنے میں مصروف تھا۔ اب چونکہ میجر پرمود کو معلوم ہو گیا تھا کہ فادر جوزف اصلی پادری نہیں ہے اس لئے اس نے اس کا لحاظ کرنے کی بجائے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے چوتھے تھپڑ پر فادر جوزف کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں تو میجر پرمود پیچھے ہٹ گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤں"...... کیپٹن توفیق نے پیٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں البتہ تم باہر جا کر پہرہ دو لیکن احتیاط کرنا کہیں پہلے کی طرح یہاں پر پھر حملہ نہ ہو جائے۔ یہاں ایک کمرے میں جدید اسلحہ موجود ہے وہاں سے اسلحہ لے لینا"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔ میجر پرمود نے ایک طرف پڑی ہوئی ایک خالی کرسی اٹھائی اور اسے فادر جوزف کے سامنے رکھ کر وہ اس پر بیٹھ گیا۔ فادر جوزف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تو تم اصل فادر نہیں ہو بلکہ نقلی بنے ہوئے ہو"...... میجر پرمود نے غصیلے لہجے میں فادر جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"تم۔ تم تو رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ یہ تم کیسے آزاد ہو گئے"...... فادر جوزف نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" رسیاں ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں تھیں۔ تم اسے چھوڑو اور مجھے بتاؤ کہ پرانڈ کیوں نہیں آیا"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

" اس نے بتایا ہے کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کارروائی کرنی ہے اس لئے وہ مصروف ہے چنانچہ میں خود آگیا"۔ فادر جوزف نے جواب دیا۔

" کہاں ہے وہ پرانڈ"...... میجر پرمود نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ اس نے ٹرانسمیٹر کال کی تھی"...... فادر جوزف نے جواب دیا۔

" سنو فادر جوزف بلکہ اب میں تمہیں صرف جوزف کہوں گا کیونکہ تمہاری عزت کرنے کی وجہ سے میرے چار ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو مجھے اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتا دو ورنہ یاد رکھو تمہارا ایسا عبرتناک حشر ہو گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"...... میجر پرمود نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مجھے لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ یہ حقیقت ہے"۔فادر جوزف نے جواب دیا۔

" جبکہ میری حتمی اطلاع یہی ہے کہ یہ لیبارٹری فلاور ورک میں ہے اور اس کا راستہ اس چرچ ہی سے جاتا ہے جس کے تم پادری بنے

ہوئے ہو اور اب تمہارے انکار کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ بہرحال تمہارا تعلق ڈیتھ پاور سے ہے اور ڈیتھ پاور کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ کسی چرچ میں اپنے آدمی کو پادری بنا کر رکھے"...... میجر پرمود نے کہا۔

" میں واقعی ڈیتھ پاور کا آدمی ہوں لیکن یہ حقیقت ہے کہ مجھے لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے۔ مجھے اس چرچ میں اس لئے پادری بنا کر رکھا گیا ہے کہ چرچ کے نیچے خفیہ تہہ خانے ہیں جن میں ڈیتھ پاور کے اسلحے کا سٹور بنا ہوا ہے"...... فادر جوزف نے جواب دیا۔

" مجھے لیبارٹری کا پتہ چاہئے۔ سنا تم نے لیبارٹری کا اور یہ تمہیں بہرحال بتانا ہی پڑے گا"...... میجر پرمود نے اٹھ کر فادر جوزف کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں"...... فادر جوزف نے کہا لیکن میجر پرمود نے اپنا ہاتھ اس کی شہ رگ پر رکھا اور پھر اس نے شہ رگ پر رکھے جانے والی انگوٹھے کو مخصوص انداز میں حرکت دی تو فادر جوزف کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ یکلخت تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

" بولو کہاں ہے لیبارٹری۔ بولو"...... میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... فادر جوزف کے

حلق سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔

"بولو ورنہ"...... میجر پرمود نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا لیکن اس نے انگوٹھے کا دباؤ اور اس کی مخصوص حرکت روک دی تھی۔ فادر جوزف کا چہرہ جس تیزی سے بگڑا تھا اسی تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔

"میرا گلا چھوڑ دو یہ انتہائی سخت عذاب ہے۔ میں بتاتا ہوں"۔ فادر جوزف نے کہا تو میجر پرمود پیچھے ہٹا اور دوبارہ کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"ابھی میں نے تم سے رعایت کی ہے سمجھے۔ لیکن اب تم نے غلط بات کی تو پھر تمہیں ایسے عذاب سے گزرنا پڑے گا کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جب تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ میں یہودی ہوں تو میں کیسے یہودی کاز کے خلاف کام کر سکتا ہوں۔ تم ساری عمر سر پٹکتے رہ جاؤ تب بھی تم لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے اور میں یہودی کاز پر اپنی جان دے رہا ہوں اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے"...... فادر جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جبڑوں کو مخصوص انداز میں بھینچا تو میجر پرمود بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا فادر جوزف کے منہ سے نیلے رنگ کے بلبلے سے نکلے اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں اور جسم ڈھلک گیا۔

"ویری بیڈ"...... میجر پرمود نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیٹر کی طرف بڑھا۔ اس نے پہلے اس کا منہ کھولا اور پھر انگلی ڈال کر اس نے دانتوں کی چیکنگ شروع کر دی کیونکہ اسے اب خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں پیٹر کے کسی دانت میں بھی زہریلا کیپسول موجود نہ ہو لیکن جب اس کی تسلی ہو گئی تو اس نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے چوتھے تھپڑ پر پیٹر ہوش میں آگیا تو میجر پرمود نے دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اس کی کنپٹی سے لگا دیا۔

"بولو کہاں ہے لیبارٹری"...... میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے واقعی نہیں معلوم"...... پیٹر کی خوفزدہ اور بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"سنو پیٹر اگر تم لیبارٹری کے بارے میں بتا دو تو یقین کرو کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ فادر جوزف نے خودکشی کر لی"...... پیٹر نے گردن موڑ کر فادر جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے نکلنے والے نیلے رنگ کا مواد صاف نظر آ رہا تھا اس لئے لامحالہ پیٹر سمجھ گیا تھا کہ فادر جوزف نے خودکشی کر لی ہے۔

"ہاں لیکن تمہارے منہ میں کوئی ایسا کیپسول نہیں ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے اس لئے تم خودکشی بھی نہ کر سکو گے اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم اپنی زندگی بچا لو اور مجھے لیبارٹری

کے بارے میں بتادو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... پیٹر نے کہا۔

"ہاں میرا وعدہ ہے اور میں جو وعدہ کر لوں اسے ہر حالت میں پورا کرتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ لیبارٹری فلاور ورک میں نہیں ہے بلکہ وہ فلاور ورک کے جنوب میں ایک علاقہ راسٹن میں ہے۔ بظاہر معدنیات صاف کرنے والی فیکٹری ہے جس کا نام سلور برم فیکٹری ہے لیکن اس کے اندر وہ لیبارٹری ہے البتہ اس کا ایک خفیہ راستہ چرچ کے نیچے تہہ خانوں سے جاتا ہے لیکن وہ صرف اس وقت لیبارٹری سے کھولا جاتا ہے جب کوئی سائنسی مال پہنچانا ہوتا ہے۔ وہ مال اسی راستے سے جاتا ہے کیونکہ اس فیکٹری میں کام کرنے والے عام آدمیوں کو بھی اس کا علم نہیں ہے کہ یہاں کوئی لیبارٹری بھی موجود ہے۔ میرا ایک بھائی اس لیبارٹری کی سیکورٹی میں شامل رہا ہے اس نے مجھے اس کے متعلق بتایا تھا ورنہ اسے انتہائی سختی سے خفیہ رکھا جاتا ہے"۔ پیٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"نہیں۔ انڈر گراؤنڈ نہیں ہے بلکہ فیکٹری لیبارٹری سے ملحقہ ہے لیکن اسے اس طرح بند کیا گیا ہے کہ صرف اندر سے اسے کھولا جا سکتا ہے باہر سے نہیں"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"وہاں کام کرنے والے تو باہر آتے جاتے ہوں گے"...... پرمود

نے پوچھا۔

"ہاں لیکن وہ لوگ فیکٹری سے باہر نہیں آسکتے۔ فیکٹری کا ایریا بہت وسیع و عریض ہے اور اس فیکٹری کے ملازمین کے لئے وہاں باقاعدہ رہائشی کالونی بنائی گئی ہے۔ اس کالونی میں لیبارٹری میں کام کرنے والوں کی رہائش گاہیں بھی ہیں لیکن وہ سب لوگ اپنے آپ کو فیکٹری کا ہی ملازم ظاہر کرتے ہیں اور یونیفارم بھی وہی پہنتے ہیں اور فیکٹری کے ملازمین کے ساتھ ہی لیبارٹری میں جاتے ہیں جہاں سے وہ لیبارٹری میں چلے جاتے ہیں۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"پرائڈ کیا اس فیکٹری میں ہو گا یا لیبارٹری کے اندر ہو گا"۔ میجر پرمود نے پوچھا۔

"فیکٹری کی سیکورٹی خاصی تیز اور مضبوط ہے اور یہ سب اسرائیل کے خاص ایجنٹ ہیں۔ انہی میں لیبارٹری کی خاص سیکورٹی بھی شامل ہے اور پرائڈ اس وقت اس سیکورٹی کا چیف ہے لیکن وہاں اس کا نام پرائڈ نہیں ہو گا کوئی اور ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے وہاں پہلے سے موجود سیکورٹی افسر کا نام رکھا ہوا ہو اور اس کا میک اپ کیا ہوا ہو"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"تمہیں پرائڈ کے بارے میں یہ بات کس نے بتائی ہے"۔ میجر پرمود نے پوچھا۔

"مجھے فادر جوزف نے بتایا تھا"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"تم کبھی وہاں گئے ہو"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"ہاں جب میرا بھائی وہاں بھرتی ہوا تو میں دو بار وہاں گیا تھا لیکن ایک طرف علیحدہ وزیٹر روم بنا ہوا ہے۔ باہر سے آنے والے کو اس وزیٹر روم میں ہی بٹھایا جاتا تھا اور پھر ملاقاتی وہاں آکر ملاقات کرتا ہے اس سے آگے کسی اجنبی کو کسی صورت بھی نہیں جانے دیا جاتا"۔ پیٹر نے جواب دیا۔

"لیکن فیکٹری تو بہت بڑی ہے اس میں سینکڑوں افراد کام کرتے ہوں گے۔ ان کی چیکنگ کا کیا طریقہ کار ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"مجھے میرے بھائی نے بتایا تھا کہ اس وزیٹنگ روم کے بعد ایک بند گیلری ہے جس میں سے گزر کر ہر ملازم کو آگے جانا ہوتا ہے اور اس بند گیلری میں انتہائی جدید ترین آلات نصب ہیں جن کی مدد سے ہر قسم کی چیکنگ ہو جاتی ہے اس لئے وہاں کوئی غلط آدمی داخل نہیں ہو سکتا"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"لیکن کاروباری لوگ تو وہاں جاتے ہوں گے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"تمام آفسز اس وزیٹر روم سے پہلے فیکٹری گیٹ کے ساتھ عمارت میں بنے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اونچی دیوار ہے جس پر خاردار تار لگی ہوئی ہے۔ باہر سے آنے والے کاروباری انہی آفسز تک ہی رہتے ہیں"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"اوکے تمہارا شکریہ کہ تم نے تعاون کیا"...... میجر پرمود نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے تو کھول دو"...... پیٹر نے کہا۔

"میرا ساتھی آکر کھولے گا۔ یہ کام اس کے ذمے ہے"...... میجر پرمود نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"کیپٹن توفیق اندر موجود پیٹر کو آف کر دو میں نے اس سے چونکہ وعدہ کیا تھا کہ میں اسے ہلاک نہیں کروں گا اس لئے اب یہ کام تم نے کرنا ہے کیونکہ میں اسے زندہ نہیں چھوڑ سکتا ورنہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے مجھے معلومات مہیا کر دی ہیں جلدی کرو ہم نے اب ایک اور علاقے میں پہنچنا ہے"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی گیری کے حلق سے یکے بعد دیگرے کربناک چیخیں نکلنے لگیں اور وہ اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا۔ یہ فائرنگ اس کے عقب میں موجود جینفر نے کی تھی۔ گیری نے نیچے گر کر ایک بار اٹھنے کی کوشش کی لیکن جینفر نے اس پر دوبارہ فائر کھول دیا اور گیری اس بار چیختا ہوا دوبارہ گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا۔ عمران مسکرا رہا تھا جبکہ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات موجود تھے۔ شاید ان کے ذہن میں یہ تصور ہی نہ تھا کہ جینفر اس طرح اپنے ہی باس پر فائر کھول دے گی۔ ان کا تو خیال تھا کہ عمران کوئی چکر چلائے گا لیکن جو کچھ ہوا تھا وہ ان کی توقع کے برخلاف تھا جبکہ عمران جینفر کو مشین پسٹل نکالتے دیکھ چکا تھا اور گیری کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے دوران وہ جینفر کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات

کو بھی چیک کر چکا تھا۔

"سنو میں اگر گیری کو ہلاک کر سکتی ہوں تو میں تمہیں بھی ہلاک کر سکتی ہوں"...... جینفر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو پھر تم ریڈ گارڈ کی سربراہ نہیں بن سکتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جینفر بے اختیار چونک پڑی۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں نے ریڈ گارڈ کی سربراہ بننے کی غرض سے گیری کو ہلاک کیا ہے۔ یہ بات نہیں ہے۔ میں پرائڈ کی خاص ایجنٹ ہوں۔ گیری نے پرائڈ کے خلاف تمہارے ساتھ مل کر سازش کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے میں نے چیف پرائڈ کی طرف سے ہلاک کر دیا ہے۔ مجھے چیف پرائڈ نے اس بات کا اختیار دے رکھا ہے کہ اگر گیری یا ریڈ گارڈ کا کوئی بھی عہدیدار بغاوت کرے یا بغاوت کرنے کی کوشش کرے تو میں فوری ایکشن لے سکتی ہوں"۔ جینفر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے یہی بات ہو گی۔ پھر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اطمینان بتا رہا ہے کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو ورنہ عام آدمی کبھی بھی موت کو اس طرح سامنے دیکھ کر مطمئن نہیں رہ سکتا"...... جینفر نے کہا۔

"مجھے ایک نجومی نے بتایا تھا کہ میری موت کسی مرد کے ہاتھوں نہیں آئے گی اس لئے گیری کی حد تک تو میں مطمئن تھا اور دوسری

بات یہ بھی تھی کہ گیری کے مشین پسٹل میں میگزین ہی نہیں تھا"۔ عمران نے کہا تو جینفر بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... جینفر نے کہا اور تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے مشین پسٹل کو اٹھانے کے لئے جھکی ہی تھی کہ عمران کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئیں اور جینفر یکلخت چیختی ہوئی قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے سائیڈ پر گری اور پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے دونوں ٹانگوں سے اس کی گردن کے گرد حلقہ ڈال کر اسے اس انداز میں پلٹ دیا تھا کہ سانس رک جانے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ اسی لمحے جولیا کا جسم تیزی سے نیچے کی طرف کھسکتا چلا گیا اور پلک جھپکنے میں وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا جسم راڈز کے اندر سے ہی سمٹ کر نیچے سے نکل گیا تھا۔

"میں نے تو اسی لئے جینفر کی توجہ اپنی طرف کی تھی لیکن تم نے بہرحال دیر لگا دی اس لئے مجھے اسے بے ہوش کرنا پڑا"۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی چلی رہی تھی۔ اس نے دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر سائیڈ پر بیٹھے ہوئے صفدر کی کرسی کے عقب میں آئی اور پھر کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی صفدر راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن میری جیکٹ کا ایک حصہ پھنس گیا تھا اگر میں زور لگاتی تو لامحالہ جینفر دیکھ لیتی"...... جولیا نے

عمران کی کرسی کے عقب میں آتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران بھی آزاد ہو گیا۔ اسی لمحے صالحہ بھی جولیا کے انداز میں نیچے سے کھسک کر کرسی کی گرفت سے آزاد ہو گئی۔

"مجھے تو اس کا خیال ہی نہ آیا تھا کہ اس طرح بھی ان راڈز کی گرفت سے آزاد ہوا جا سکتا ہے۔ اب جولیا کو دیکھ کر میں نے کوشش کی ہے"...... صالحہ نے آخر میں بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کی کرسی کے عقب میں جاتے ہوئے کہا۔

"جولیا کی شاگردی کو بھی ان حربوں تک ہی محدود رکھنا ورنہ میری اور تنویر کی طرح صفدر بھی ٹھنڈی آہیں بھرتا نظر آئے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا جبکہ صالحہ ہنس پڑی۔

"تم تو مجھے کبھی ٹھنڈی آہیں بھرتے نظر نہیں آئے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو کیا تنویر ایسا کرتا نظر آیا ہے تمہیں"۔ عمران نے چونک کر کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یہ وقت بکواس کرنے کا نہیں ہے۔ باہر ان کے ساتھی موجود ہیں"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جولیا تم جینفر کو اس کرسی پر بٹھا کر جکڑ دو۔ میرے ساتھ صرف تنویر آئے گا۔ ہم نے باہر لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے زمین پر پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھاتے ہوئے کہا جسے اٹھانے کے چکر میں

جینفر بے ہوش ہوئی تھی۔ اس میں میگزین موجود تھا۔ جینفر کے اپنے ہاتھ سے نکلنے والے مشین پسٹل کو صفدر نے اٹھالیا تھا اور عمران کی بات سنتے ہی اس نے وہ مشین پسٹل تنویر کی طرف بڑھا دیا اور تنویر عمران کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ یہ ایک راہداری تھی جو آخر میں جا کر ایک اور راہداری میں ختم ہو رہی تھی لیکن یہ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر دوسری راہداری کے قریب پہنچ کر اس نے سر باہر نکال کر دائیں بائیں جھانکا تو اس نے دوسری راہداری میں ایک کمرے کا دروازہ دیکھا جو کھلا ہوا تھا اور اندر سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ ویسے اس راہداری میں کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ عمران نے اپنے پیچھے آنے والے تنویر کو اشارہ کیا اور دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس راہداری میں آئے۔

"چیف لمبے مذاکرات میں مصروف ہو گیا ہے شاید"...... کمرے کے اندر سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے"...... دوسری آواز سنائی دی اور عمران نے دروازے کی سائیڈ سے اندر جھانکا تو اس نے ان دو مسلح افراد کو کرسیوں پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ مشین گنیں انہوں نے سائیڈ پر رکھی ہوئی تھیں۔

"خبردار"...... عمران نے یکلخت سامنے آتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے مشین گنوں کی طرف لپکے لیکن عمران

نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے۔

"انہیں ختم کر کے اسلحے پر قبضہ کرو میں باقی عمارت دیکھتا ہوں"۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جب واپس آیا تو تنویر اس راہداری میں دونوں مشین گنیں پکڑے کھڑا تھا۔

"اور کوئی نہیں ہے اس عمارت میں"...... عمران نے کہا ہی تھا کہ کمرے سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جینفر بول رہی ہوں"...... عمران کے منہ سے جینفر کی آواز نکلی۔

"پرائڈ بول رہا ہوں جینفر گیری کہاں ہے۔ اس نے ابھی تک ان ایشیائیوں کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"گیری نے ان ایشیائیوں کے ساتھ سازش شروع کر دی تھی جس پر میں نے اسے اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ وہ ان سے آپ کے خلاف کام لینا چاہتا تھا"...... عمران نے جینفر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... پرائڈ کے لہجے میں

بے پناہ حیرت تھی۔

"میں درست کہہ رہی ہوں۔ وہ انہیں آزاد کر کے آپ کے مقابلے پر لانا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے بھی گولی مار دی اور ان ایشیائیوں کو بھی اور گیری کے دونوں ساتھیوں کو بھی۔ اب ان کی لاشیں یہاں پڑی ہوئی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ لیکن گیری کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔ پرائڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ ریڈ گارڈ اور ڈیتھ پاور دونوں کا بیک وقت چیف بننا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے لیکن تم نے بیک وقت اتنے افراد کو کیسے ہلاک کر دیا"...... پرائڈ نے کہا۔

"وہ لوگ تو کرسیوں میں جکڑے ہوئے اور بے بس تھے اس لئے میں نے پہلے گیری کو ہلاک کیا پھر باہر آ کر اس کے دونوں مسلح ساتھیوں کو اور پھر واپس جا کر ان سب لوگوں کو"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم وہیں رکو میں ہیڈ کوارٹر سے فلپ کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ وہ صورت حال کو چیک کر کے مجھے خود ہی رپورٹ کرے گا"۔ پرائڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور عمران رسیور رکھ کر کمرے سے باہر آ گیا۔

"یہ آدمی فلپ یقیناً اس پرائڈ کے بارے میں جانتا ہے۔ اسے کور کرنا ہوگا"...... عمران نے تنویر سے کہا۔

"تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو باہر بھیج دو۔ ہم اسے کور کر لیں گے ہو سکتا ہے کہ وہ اکیلا نہ آئے"...... تنویر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس کے ساتھی موجود تھے۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو جینفر ویسے ہی بے ہوش تھی لیکن اسے راڈز میں جکڑ دیا گیا تھا۔ عمران نے انہیں پرائڈ سے ہونے والی بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

"اب تم باہر جاؤ اور فلپ چاہے اکیلا آئے یا دوسرے لوگوں کے ساتھ اسے کور کرنا ہے اور اندر صرف تنویر اور صالحہ رہیں گی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل باہر سے نگرانی کریں گے"...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سوائے جولیا کے باقی سب تیزی سے سر ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جولیا"۔ عمران نے جینفر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے جینفر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جینفر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تم نے جینفر کے لہجے میں بات کی لیکن پرائڈ نے تمہاری بات کا اعتبار نہیں کیا اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جینفر پرائڈ کے لئے کچھ

زیادہ اہمیت نہیں رکھتی پھر اس نے گیری کو ہلاک کرنے کا اتنا بڑا اقدام کیسے تسلیم کر لیا"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پرائڈ ہماری موت کو کنفرم کرنا چاہتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ جینفر شاید اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتی جبکہ وہ فلپ جانتا ہو گا کیونکہ پرائڈ نے کہا ہے کہ فلپ اسے خود ہی رپورٹ دے گا۔ باقی جہاں تک گیری کی ہلاکت کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ جینفر نے ہمیں گیری سے بچانے کے لئے یہ اقدام کیا ہے کیونکہ وہ اس وقت تک حرکت میں نہیں آئی جب تک اسے یہ یقین نہیں ہو گیا کہ گیری ہم پر فائر کھول دے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی بات کرتی جینفر کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئی۔ اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی۔

"تم۔ تم آزاد ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا"...... جینفر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ دراصل میں عورت کے مقام کا بہت خیال رکھتا ہوں اس لئے اگر کوئی عورت میرے قدموں میں گرنے لگے تو میں اسے سزا کے طور پر بے ہوش کر دیتا ہوں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم آزاد کیسے ہو گئے"۔ جینفر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"یہ مس جولیا کا کام ہے۔ دراصل یہ قوم جنات سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے جب چاہے اطمینان سے راڈز سے باہر آ سکتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"اور تم نے یقیناً باہر موجود مسلح افراد کو بھی ختم کر دیا ہو گا ورنہ تم اس طرح یہاں اطمینان سے نہ بیٹھے ہوتے"...... جینفر نے کہا۔

"ظاہر ہے ویسے میری تو پرائڈ سے بھی بات ہو چکی ہے لیکن پرائڈ نے تم پر اعتماد نہیں کیا اس لئے مجھے اب پرائڈ پر بھی غصہ آ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو جینفر بے اختیار چونک پڑی۔

"پرائڈ کی تم سے بات ہوئی اور اس نے مجھ پر اعتماد نہیں کیا۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... جینفر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس سے تمہاری آواز اور لہجے میں بات کی تھی"۔ عمران نے اس بار جینفر کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا تو جینفر کی آنکھیں حیرت کی شدت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم حقیقتاً کون ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... جینفر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر نیت نیک ہو تو سب کچھ ممکن ہو سکا ہے۔ میں نے بہرحال پرائڈ کو بتا دیا کہ گیری چونکہ تمہارے خلاف سازش کر رہا تھا اس لئے جینفر نے اسے ہلاک کر دیا ہے لیکن اس نے کسی گرمجوشی کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس نے کہا کہ وہ فلپ کو بھیج رہا ہے۔ وہ صورت حال دیکھ کر اسے رپورٹ کرے گا"...... عمران نے اس بار اپنے

اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے حماقت کی ہے۔ اب وہ مجھے ہلاک کرا دے گا۔ میں نے تم سے غلط کہا تھا۔ میں نے گیری کو اس لئے ہلاک نہیں کیا تھا کہ میں پرائڈ کی ایجنٹ ہوں بلکہ میں نے تو گیری کو اس لئے ہلاک کیا تھا کہ وہ تمہیں واقعی ہلاک کرنے کے درپے ہو گیا تھا"...... جینفر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔ یہی بات تو میں جاننا چاہتا ہوں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے ذریعے اس لیبارٹری کی تفصیلات حاصل کرنا چاہتی تھی۔ میں دراصل ایکریمین ایجنٹ ہوں۔ ایکریمیا کو یہ رپورٹ ملی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کسی لیبارٹری کے خلاف کام کر رہی ہے۔ اس پر مجھے حکم دیا گیا کہ میں اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات حاصل کر کے وہاں رپورٹ کروں لیکن باوجود انتہائی کوشش کے مجھے اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ پھر پرائڈ کی طرف سے اطلاع ملنے پر کہ گیری نے تمہیں یہاں رکھا ہے تو میں گیری کے ساتھ یہاں آ گئی۔ یہاں تم لوگوں سے بات چیت کے بعد مجھے احساس ہو گیا کہ اگر تمہیں گیری سے بچا لیا جائے تو تم واقعی اس لیبارٹری کو تلاش کر سکتے ہو اس لئے میں نے گیری کو ہلاک کر دیا۔ میں تمہاری ہمدردی حاصل کرنا چاہتی تھی"...... جینفر نے کہا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے اگر معلوم ہوتا تو اتنا بڑا اقدام کرنے کی مجھے کیا ضرورت تھی"...... جینفر نے جواب دیا۔

"پھر تو ہم نے خواہ مخواہ وقت ضائع کیا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے ہلاک کر رہے ہو"...... جینفر نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے جھوٹ سے نفرت ہے جینفر اور تم میرے سامنے مسلسل جھوٹ بولے چلی جا رہی ہو۔ اب بھی وقت ہے کہ جو سچ ہے وہ بتا دو۔ تم نے گیری کو کیوں ہلاک کیا اور تم دراصل کیا چاہتی تھیں اور دوسری بات یہ کہ جب ہاگس میں ڈیتھ پاور موجود ہے تو پرائڈ نے ہمیں ریڈ گارڈ کے حوالے کیوں کیا۔ اصل حقیقت بتا دو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جینفر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم سے واقعی کچھ نہیں چھپایا جا سکتا۔ اصل حقیقت تمہیں بتانی پڑے گی لیکن ایک وعدہ تمہیں کرنا ہو گا کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... جینفر نے کہا۔

"تم سچ بول دو اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ مجھے کیا کرنا

چاہئے اور کیا نہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ فلپ اور اس کے ساتھیوں کے یہاں آنے سے پہلے سچ بول دو ورنہ میں فلپ سے سب کچھ اگلوا لوں گا اور پھر تمہارے ساتھ ہر قسم کی رعایت ختم ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اصل حقیقت یہ ہے کہ گیری کی شدید خواہش تھی کہ وہ پرائڈ کو کسی طرح ہلاک کرا کر اس کی جگہ لے لے۔ اس لئے جب اس نے تم سے معاہدے کی بات کی تو میں سمجھ گئی کہ اس کی نیت خراب ہو گئی ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں پرائڈ کو ختم کرا کر دونوں تنظیموں کا چیف بننا چاہتا ہے اور گیری کو بہرحال اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم تھیں کیونکہ وہ کافی عرصہ اس لیبارٹری میں سیکورٹی آفیسر کے طور پر کام کر چکا ہے اس لئے مجھے خدشہ ہوا کہ تم اسے چکر دے کر اس سے لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لو گے۔ اس خدشے کو ختم کرنے کے لئے مجھے گیری کو ہلاک کرنا پڑا۔ اس طرح میں نے لیبارٹری کو بھی بچا لیا اور ساتھ ہی گیری کے بعد خود بخود ریڈ گارڈ کی سربراہ بھی بن گئی ہوں کیونکہ میں گیری کے بعد نمبر ٹو ہوں۔ اس کے بعد میں تمہیں ہلاک کر کے اسرائیلی حکام کو جب اس بارے میں رپورٹ دیتی تو لامحالہ اسرائیلی حکام مجھے لارڈ شمعون کی جگہ دے دیتے اس طرح پرائڈ بھی میرے انڈر آ جاتا"...... جینفر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ جینفر درست کہہ رہی ہے اور پھر اس سے پہلے

کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی لدا ہوا تھا۔

"کیا یہ اکیلا آیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... تنویر نے جواب دیا اور اس نے اس آدمی کو ایک کرسی پر بٹھا دیا تو جولیا تیزی سے اٹھ کر اس کرسی کے عقب میں گئی اور دوسرے لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی بے ہوش آدمی راڈز میں جکڑا گیا۔

"کیا یہ فلپ ہے"...... عمران نے جینفر سے مخاطب ہو کر پوچھا اور جینفر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہیڈ کوارٹر میں اس کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر انچارج ہے"...... جینفر نے جواب دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے اس کے ساتھ کھڑے تنویر سے کہا تو تنویر نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"تم باہر جا کر چیکنگ کرتے رہو"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"باہر موجود فون کو یہاں لے آؤ ہو سکتا ہے کہ پرائڈ دوبارہ کال کرے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دروازے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے فلپ نے کراہتے ہوئے آنکھیں

کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کے باعث ظاہر ہے وہ صرف معمولی سا کسمسا ہی سکا تھا۔

"تمہارا نام فلپ ہے"۔ عمران نے کہا تو فلپ کے جسم کو جھٹکا سا لگا۔ اس نے گردن موڑی اور پھر ساتھ والی کرسی پر بیٹھی جینفر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم جینفر۔ لیکن پرائڈ نے تو کہا تھا کہ تم نے یہاں سب لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن"...... فلپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے تنویر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں فون موجود تھا۔ اس نے فون عمران کے قریب زمین پر رکھا اور اس کی تار دروازے کے قریب موجود فون ساکٹ میں لگا دی اور پھر واپس مڑ کر باہر چلا گیا۔

"پرائڈ نے کہا تھا کہ تم اسے خود ہی فون کر کے اطلاع دو گے۔ اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ میں تو چیکنگ کر کے ہیڈ کوارٹر واپس چلا جاتا اور پھر پرائڈ کا فون آتا تو میں اسے رپورٹ دے دیتا"...... فلپ نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"تمہارا پرائڈ سے کیا تعلق ہے۔ کیا پرائڈ نے جینفر کی بجائے تم پر اعتماد کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پرائڈ میرا دوست ہے"...... فلپ نے جواب دیا۔

"تو تمہیں واقعی نہیں معلوم کہ پرائڈ اس وقت کس فون نمبر پر موجود ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گود میں رکھا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہا"...... فلپ نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے پھر تمہیں زندہ رکھنا بیکار ہے۔ تم تو چھٹی کرو"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ فلپ کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی لیکن گولی اس کے کان کے قریب سے نکلتی ہوئی عقبی دیوار سے جا ٹکرائی۔

"اوہ اس مشین پسٹل کی نال ٹیڑھی ہے"...... عمران نے چہرے پر حیرت پیدا کرتے ہوئے مشین پسٹل کی نال کو دیکھتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اسے فلپ کی طرف سیدھا کر دیا۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتاتا ہوں۔ مت مارو" فلپ نے اس بار ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"بولو ورنہ دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور فلپ نے جلدی سے فون نمبر بتا دیا۔

"یہ کہاں کا فون نمبر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سلور ٹرم فیکٹری کا۔ یہ معدنیات صاف کرنے والی فیکٹری ہے"۔ فلپ نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ فیکٹری"...... عمران نے پوچھا۔

"راسٹن کے پہاڑی علاقے میں"...... فلپ نے جواب دیا۔

"پرائڈ وہاں کیوں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اس نے مجھے فون کیا اور مجھے کہا کہ میں سپیشل پوائنٹ پر جا کر چیک کروں کہ کیا واقعی جینفر نے گیری اور اس کے ساتھیوں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے اور جو بھی رپورٹ ہو وہ میں اس نمبر پر دوں۔ اس نے خود ہی بتایا تھا کہ یہ نمبر سلور ٹرم فیکٹری کی ایکس چینج کا ہے۔ وہاں سے فون اٹنڈ ہونے پر میں اسے کہوں کہ پرائڈ سے بات کراؤ تو اس سے بات ہو جائے گی"۔ فلپ نے جواب دیا۔

"کیا تم کبھی اس فیکٹری میں گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا لیکن میں نے سنا ہوا ہے کہ وہ بہت بڑی فیکٹری ہے۔ ییٹا چوسٹس کی سب سے بڑی فیکٹری"۔ فلپ نے جواب دیا۔

"کس کی ملکیت ہے یہ فیکٹری"...... عمران نے پوچھا۔

"لارڈ شمعون کی ملکیت ہے"...... فلپ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ لیبارٹری اس فیکٹری کے اندر ہے"۔ عمران نے کہا تو فلپ کے چہرے پر ایسے تاثرات نمودار ہوئے کہ عمران ان تاثرات کی وجہ سے ہی سمجھ گیا کہ فلپ کو اس لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے۔

"لیبارٹری۔ کیا مطلب۔ کیسی لیبارٹری"...... فلپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بتاؤ کہ پرائڈ نے ہمیں گرفتار کرنے اور یہاں لے آنے اور ہلاک کرنے کا ٹاسک ڈیتھ پاور کی بجائے ریڈ گارڈ کو کیوں دیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یقیناً پرائڈ اور گیری کے درمیان بات چیت ہوئی ہو گی"...... فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرائڈ کا حلیہ کیا ہے۔ تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا تو فلپ نے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"جولیا ان دونوں کے منہ میں کپڑے ٹھونس دو"...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں جولیا سے کہا تو جولیا تیزی سے اٹھی۔ اس نے فرش پر پڑی ہوئی گیری کی لاش کی قمیض ایک جھٹکے سے پھاڑی اور پھر اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے وہ آگے بڑھی اور پھر اس نے پہلے جینفر کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور ایک کپڑا اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیوں ایسا کر رہے ہو"...... فلپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور جولیا تیزی سے فلپ کی طرف بڑھی اور پھر اس نے اس کا منہ کھول کر اس کے منہ میں بھی کپڑا ٹھونس دیا۔ عمران نے فون پیس اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا تھا اور جیسے ہی جولیا نے فلپ کے

منہ میں کپڑا ٹھونسا عمران نے رسیور اٹھایا اور فلپ کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلور ٹرم فیکٹری"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں فلپ بول رہا ہوں پرانڈ سے بات کراؤ"...... عمران نے فلپ کی آواز اور لہجے میں کہا تو فلپ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد پرانڈ کی آواز سنائی دی۔

"فلپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... پرانڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جینفر نے درست رپورٹ دی ہے باس۔ گیری دو ساتھیوں سمیت اور پاکیشیائی ایجنٹ سب ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم یہ سب لاشیں ہیڈ کوارٹر لے جاؤ۔ اب گیری کی جگہ تم ریڈ گارڈ کے انچارج ہو۔ جینفر نے جس طرح میرے خلاف ان پاکیشیائیوں سے معاہدہ کرنے کے سلسلے میں ایکشن لیا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جینفر کی وفاداری ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے اس لئے جینفر کی بابت میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے میں ہاگس میں ڈیتھ پاور کی نمبر ٹو چیف بنا دوں گا۔ فی الحال میں بلگارنوی پارٹی کے سلسلے میں مصروف ہوں وہ ہمارے ہاتھ آ جانے

کے باوجود نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن وہ زیادہ دیر تک آزاد نہیں رہ سکتے۔ بہرحال ان کی ہلاکت کے بعد میں فارغ ہو جاؤں گا اور اس کے بعد ہاگس آؤں گا اور پھر تمام فیصلے ہو جائیں گے"۔ پرانڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ان پاکیشیائی افراد کی لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں محفوظ رکھنا ہے یا"...... عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"ان کے میک اپ وغیرہ صاف کر کے ان کی فلم بنا لو اور پھر ان کی لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو جبکہ گیری اور اس کے دونوں ساتھیوں کی لاشیں بھی برقی بھٹی میں ڈال دینا۔ بعد میں یہ فلم اسرائیل بھجوا دوں گا"...... پرانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے پرانڈ نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راسٹن میں سلور ٹرم فیکٹری کا نمبر چاہئے"...... عمران نے لہجہ بدل کر پوچھا تو دوسری طرف سے وہی نمبر بتا دیا گیا جس پر ابھی عمران کی پرانڈ سے بات ہوئی تھی تو عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون پیس اٹھا کر نیچے زمین پر رکھ دیا۔

"جینفر کے منہ سے کپڑا نکال دو"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اٹھ کر جینفر کے منہ سے کپڑا نکال دیا۔

جینفر بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

" تمہارے متعلق پرائڈ کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو گیا ہے جینفر اس لئے اب تمہیں ہمارے ساتھ سلور ٹرم فیکٹری جانا ہو گا"۔ عمران نے جینفر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہیں ابھی پرائڈ کے بارے میں پورا علم نہیں ہے۔ یہ شخص اپنے احکامات کی خلاف ورزی میں انتہائی سخت ہے اس لئے جب تک وہ مجھے وہاں نہ بلوائے اگر میں وہاں گئی تو یہ مجھے گولی مارنے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہچکچائے گا"...... جینفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اس سے ملاقات تو کر سکتی ہو۔ تم اسے کہہ سکتی ہو کہ جب تک وہ فارغ نہ ہو تم ایکریمیا جانا چاہتی ہو"...... عمران نے کہا۔

" نہیں وہ کسی صورت بھی ملاقات نہیں کرے گا"...... جینفر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جولیا فلپ کے منہ سے بھی کپڑا نکال دو تاکہ دو باتیں اس سے بھی ہو جائیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اٹھ کر فلپ کے منہ سے بھی کپڑا نکال دیا۔ فلپ بھی بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

" فلپ کیا تم سلور ٹرم فیکٹری جا کر پرائڈ سے ملاقات کرو گے"۔ عمران نے فلپ سے کہا۔

" لیکن جب اس نے حکم نہیں دیا تو وہ ہماری وہاں موجودگی کی اطلاع ملتے ہی ہمیں گولی سے اڑا دے گا۔ جینفر نے درست کہا ہے وہ

ی سخت آدمی ہے"...... فلپ نے بھی وہی جواب دیا جو اس سے جینفر نے دیا تھا۔

" تو پھر تم دونوں کو زندہ رکھنا بیکار ہے۔ آئی ایم سوری"۔ ن نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گود میں رکھا شین پسٹل اٹھایا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ کہتے ہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی دونوں کے حلق سے نکلنے والی ں سے کمرہ گونج اٹھا۔

" اس سارے ڈرامے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا تم واقعی ان وں کو وہاں لے جانا چاہتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ان کی وہاں دگی سے اس پرائڈ کا کیا رد عمل ہو گا۔ اگر وہ ملاقات پر آمادہ ہو تو میں جینفر کا میک اپ صالحہ پر یا فلپ کا میک تنویر پر کر کے تک پہنچنے کی کوشش کرتا لیکن ان دونوں کے جواب نے بتا دیا کہ اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا اس لئے اب یہ اقدام ے لئے فائدہ مند ہونے کی بجائے الٹا نقصان دہ بھی ہو سکتا "...... عمران نے اس کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

" تو اب راسٹن جانا ہو گا ہمیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں میک تبدیل کر لینا چاہئے کیونکہ ڈیتھ پاور اور ریڈ گارڈ کے آدمی بہرحال ں پہچانتے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

" میک اپ کا سامان میرا خیال ہے یہاں ملنا مشکل ہو گا اور پھر

اتنا وقت بھی نہیں ہے۔ ہمیں بہرحال فوری طور پر راسٹن پہنچ
گا۔ فوری طور پر ریڈ گارڈ والوں کو ہمارے زندہ رہنے کے بارے
علم نہ ہو سکے گا اور جب تک علم ہو گا ہم یہاں سے نکل جائیں
البتہ ضروری اسلحہ ہمیں یہاں سے مل جائے گا"...... عمران نے

" یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ جب لارڈ شمعون کی رہائش
تم نے پرانڈ کو لارڈ شمعون کی آواز میں فون کیا تو اسے فوراً معلو
گیا کہ غلط آدمی بول رہا ہے لیکن یہاں سے فون کرنے پر اسے
نہیں چلا حالانکہ تم نے جینفر اور فلپ دونوں کی آواز میں بات
ہے"...... جولیا نے کہا۔

" میں خود اس بات پر غور کر رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ و
چیکنگ سسٹم لارڈ شمعون کی رہائش گاہ میں نصب ہو گا تاکہ
سے کوئی لارڈ شمعون کے طور پر کسی کو حکم نہ دے سکے کیونکہ لا
شمعون بہرحال ڈیتھ پاور کا چیف تھا اور اس کا حکم بے حد اہم
رکھتا تھا یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ لارڈ شمعون کی
وہاں چیکنگ کمپیوٹر میں فیڈ ہو گی۔ جینفر اور فلپ کی نہیں ہو گی
عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ
ر آدمی نے سر اٹھایا۔ ایک لمحہ دروازے کی طرف دیکھا سامنے رکھی
ئی فائل بند کر کے اس نے میز کی دراز میں رکھی پھر اس نے میز کے
کنارے پر لگے ہوئے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا اس کے
ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان
مارٹ، صحت مند لیکن ورزشی جسم کا مالک تھا۔ اس کے جسم پر
ہرے کلر کا سوٹ تھا۔

" بیٹھو بروس"...... ادھیڑ عمر نے آنے والے نوجوان سے مخاطب
ہو کر کہا اور وہ سلام کر کے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر
بیٹھ گیا لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔ دروازہ اس کے عقب میں
خود بخود بند ہو گیا تھا۔

"اس وقت حالات ایسے ہیں بروس کہ میں طویل گفتگو کر
تمہارا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ تمہیں معلوم ہے کہ اسرائیل
انتہائی اہم ترین لیبارٹری ایکریمیا کی ریاست میٹاچوسٹس کے علاقے
میں ہے جسے ہر لحاظ سے خفیہ رکھا گیا ہے۔ اس لیبارٹری میں
دنوں انتہائی اہم ترین ہتھیاروں پر کام ہو رہا ہے۔ ایسا ہتھیار کہ
یہ تیار ہو گیا تو اسرائیل پوری دنیا پر حکومت کرنے کے خواب
تعبیر حاصل کر لے گا حتیٰ کہ ایکریمیا بھی اسرائیل کے مقابل کمزور
جائے گا۔ یہ ایک نئی دریافت شدہ شعاع پر مبنی ہتھیار ہے جسے ڈ
ریز کہا جاتا ہے اور اس سے ڈیتھ ریز میزائل تیار کیا جا سکتا ہے لیکن
ہماری بد قسمتی ہے کہ اس کا علم دو مسلم ممالک کو ہو گیا ہے۔
دونوں ایشیائی ملک ہیں۔ ان میں سے ایک بلگارنیہ ہے اور دوسرا
پاکشیا۔ بلگارنیہ کو ایکریمیا اور اسرائیل کا حلیف سمجھا جاتا ہے لیکن
چونکہ اس ایجاد کے بارے میں ایکریمیا بھی لاعلم ہے اور ہم اسے لاعلم
رکھنا چاہتے ہیں اور پھر اسرائیل بھی سرکاری طور پر سامنے نہیں آسکتا
اس لئے اسے ایک پرائیویٹ تنظیم ڈیتھ پاور کے تحت تیار کرایا جا
رہا ہے اس لئے بلگارنیہ سے اسرائیل احتجاج ہی نہیں کر سکتا
پاکیشیا کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال
بلگارنیہ کی ڈی ایجنسی اور پاکیشیا کی سیکرٹ سروس نے اس ہتھیار
کو عالم اسلام کے خلاف استعمال ہونے کے خدشے کے پیش نظر اس
لیبارٹری کو تباہ کرنے کا اپنے اپنے طور پر منصوبہ بنایا لیکن اس کی

اطلاع ہمیں مل گئی۔ چنانچہ میٹاچوسٹس میں ہمارے مفادات کے
نگران لارڈ شمعون کو یہ اطلاعات پہنچا دی گئیں اور ہم نے اسے آفر کی
کہ ہم خصوصی ایجنٹ ان دونوں ٹیموں کے مقابلے پر بھیج دیتے ہیں
لیکن لارڈ شمعون نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں۔ اول تو کسی کو
اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہی نہیں ہے اس کے علاوہ
دارالحکومت ہاگس میں اس کی تنظیم ڈیتھ پاور اور مضافاتی علاقوں
میں دوسری تنظیم ریڈ گارڈ کا مکمل ہولڈ ہے اس لئے یہ لوگ کسی
طرح بھی لیبارٹری تک نہ پہنچ سکیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس
نے بتایا کہ لیبارٹری کی مزید سیکورٹی کے لئے وہ اپنے چیف ایجنٹ
پرائڈ کو وہاں بھیج دے گا۔ اس پر ہم مطمئن ہو گئے لیکن اب جو
اطلاعات ملی ہیں انہوں نے مجھے بوکھلا دیا ہے۔ لارڈ شمعون اور اس
کی جوان بیوی کو ملازموں سمیت اس کی رہائش گاہ میں ہلاک کر دیا
گیا ہے جس پر میں نے پرائڈ سے بات کی تو پرائڈ نے بتایا کہ
پاکیشیائی ایجنٹوں کو ریڈ گارڈ کے آدمیوں نے گرفتار کر کے ہلاک کر
دیا ہے جبکہ بلگارنوی ٹیم کے بھی چار آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ صرف
دو آدمی بچ کر نکل گئے ہیں لیکن وہ بھی جلد پکڑ کر ہلاک کر دیئے جائیں
گے اور پرائڈ نے بتایا ہے کہ لیبارٹری کے بارے میں اول تو ان
بلگارنوی ایجنٹوں کو کسی طرح علم ہی نہیں ہو سکتا لیکن اگر علم ہو
بھی جائے تو یہ دو آدمی کسی طرح بھی لیبارٹری تباہ نہیں کر سکتے لیکن
مجھے پرائڈ کی ان باتوں پر یقین نہ آیا کیونکہ اس نے جن پاکیشیائی

ایجنٹوں کی ہلاکت کا اس طرح سرسری انداز میں ذکر کیا تھا وہ دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمیوں کو کال کر کے ان سے معلومات حاصل کیں تو ایک نئی تصویر سامنے آ گئی۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ریڈ گارڈ کے چیف گیری، اس کے ہیڈ کوارٹر انچارج فلپ، گیری کی نائب جینفر اور گیری کے دو ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور خود وہ غائب ہیں۔ ان سب کی لاشیں سپیشل پوائنٹ سے ملی ہیں جبکہ وہ ایشیائی ایجنٹس غائب ہیں اور ریڈ گارڈ انہیں تلاش کرنے میں ناکام رہی ہے۔ دوسری طرف بلگارنوی ایجنٹس انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہوئے فلاور ورک علاقے میں پہنچ گئے جہاں ایک قدیم چرچ ہے۔ لیبارٹری کو سپلائی پہنچانے کا خصوصی راستہ اسی چرچ میں ہے جہاں سے سپلائی لیبارٹری میں خفیہ طور پر پہنچائی جاتی ہے لیکن عام حالات میں یہ راستہ لیبارٹری کی طرف سے بند کر دیا جاتا ہے اور اسے کسی طور بھی نہیں کھولا جا سکتا۔ بہرحال ان کی وہاں پہنچنے کی اطلاع پرائڈ کو مل گئی۔ یہ لوگ فادر جوزف کے مکان پر پہنچ گئے تھے۔ وہاں حملہ کیا گیا تو ان کے چار ساتھی ہلاک ہو گئے جبکہ دو آدمیوں کو فادر جوزف نے ہلاک کرنے کی بجائے انہیں بے ہوش کر کے ایک علیحدہ پوائنٹ پر پہنچا دیا لیکن بعد میں جو اطلاع ملی اس کے مطابق فادر جوزف اور اس کا نائب پیٹر دونوں کی لاشیں اس پوائنٹ سے ملیں۔ وہ دونوں فرار ہو چکے تھے اور ابھی تک ان کے بارے میں علم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہیں لیکن

ان اطلاعات کے بعد میں جس نتیجے پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ دونوں گروپ ہر صورت میں راسٹن پہنچ جائیں گے اور پھر لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے گا۔ پرائڈ ایک تو لیبارٹری کے اندر تک محدود ہے دوسرا اسے ایسے سیکرٹ ایجنٹس اور ڈی ایجنٹوں سے نمٹنے کا ضروری تجربہ بھی حاصل نہیں ہے۔ وہ عام مجرموں کے خلاف لڑنے کی تو استعداد رکھتا ہے لیکن انتہائی تربیت یافتہ افراد کے خلاف یقیناً وہ کمزور رہے گا۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے گروپ سمیت فوری طور پر راسٹن پہنچو اور وہاں کا مقامی ریڈ گارڈ گروپ تمہاری ماتحتی میں کام کرے گا۔ راسٹن چھوٹا سا علاقہ ہے وہاں صرف لارڈ شمعون کی ملکیت معدنیات صاف کرنے والی فیکٹری کے علاوہ اور کوئی بڑا کارخانہ نہیں ہے۔ پہاڑی علاقہ ہے اس لئے وہاں آسانی سے اجنبی افراد کے ساتھ نمٹا جا سکتا ہے پھر وہاں کے مقامی ریڈ گارڈ کے لوگ وہاں کے رہنے والے ہر شخص سے اچھی طرح واقف ہیں اور یہ لوگ لامحالہ لیبارٹری تک پہنچنے کے لئے راسٹن پہنچیں گے۔ تم نے انہیں گرفتار کرنے کے چکر میں نہیں پڑنا بلکہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے۔ کیا تم اس مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہو"۔۔۔ ادھیڑ عمر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ راسٹن کا سارا علاقہ میرا دیکھا بھالا ہے کیونکہ میری پیدائش بھی وہیں کی ہے لیکن ان گروپس کے بارے میں مزید تفصیلات کیا ہیں"۔۔۔ بروس نے جواب دیا۔

"صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ پاکیشیائی گروپ میں دو عورتیں مرد ہیں چونکہ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے حلیوں سے انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ دوسرے گروپ میں دو آدمی ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام میجر پرمود ہے اور دوسرے کا نام کیپٹن توفیق ہے۔ یہ دونوں ڈی ایجنٹ ہیں اور ڈی ایجنٹوں کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ بالکل کمانڈوز کے انداز میں جبکہ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ ہیں یہ باقاعدہ پلاننگ بناتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں"..... چیف نے کہا۔

"مطلب یہ کہ آٹھ افراد ہیں جن سے لیبارٹری کو خطرہ ہے لیکن کیا پرائڈ بھی میرے ماتحت ہو گا یا نہیں"..... بروس نے کہا۔

"پرائڈ لیبارٹری کے اندر ہے اور تمہارا اس سے رابطہ فون پر ہو سکتا ہے ویسے نہیں۔ تم نے لیبارٹری سے باہر ہی انہیں ہلاک کرنا ہے"..... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس آپ بے فکر رہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ بروس کبھی ناکام نہیں رہا اور اس بار بھی وکٹری بروس کے قدموں میں ہو گی"۔ بروس نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے تمہاری صلاحیتوں کے پیش نظر تمہارا انتخاب کیا ہے۔ راسٹن میں ریڈ گارڈ کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے انچارج مائیک کو ہدایات دے دی جائیں گی تم فوری راسٹن پہنچنے کی کوشش کرو"۔ چیف نے کہا تو بروس اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر سلام کر کے وہ

تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو باس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"راسٹن میں ریڈ گارڈ کے انچارج مائیک سے بات کراؤ اور جب اس سے بات ہو جائے تو پھر پرائڈ سے میری بات کرانا"..... چیف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... چیف نے کہا۔

"مائیک لائن پر ہے چیف"..... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"..... چیف نے کہا۔

"مائیک بول رہا ہوں جناب"..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ان غیر ملکیوں ایجنٹوں کے بارے میں کوئی رپورٹ"۔ چیف نے کہا۔

"ہم نے پورے راسٹن میں انتظامات کر لئے ہیں جناب لیکن ابھی تک کسی مشکوک آدمی کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے بروس کو راسٹن پہنچنے کا حکم دے دیا ہے۔ وہ اپنے

گروپ کے ساتھ تمہارے پاس پہنچ جائے گا اور اب تم نے اور تمہارے گروپ نے اس کی ماتحتی میں کام کرنا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مائیک نے جواب دیا تو چیف نے رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"پرائڈ لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو چیف آف سرشار بول رہا ہوں"...... اس بار چیف نے تنظیم کا نام بھی ساتھ لیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ لیبارٹری میں موجود کمپیوٹر باقاعدہ کال چیک کرے گا۔

"یس چیف۔ پرائڈ بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پرائڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پرائڈ میں نے بروس کو اس کے گروپ سمیت راسٹن بھجوا دیا ہے۔ وہ فیکٹری کے باہر ان ایجنٹوں کو کور کر کے ہلاک کرے گا۔ بروس کے بارے میں تم جانتے ہی ہو کہ وہ کس قدر تیز اور فعال ایجنٹ ہے۔ اس کا تم سے رابطہ فون پر ہی ہو گا لیکن تم نے بہرحال محتاط رہنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر بروس بھی تمہیں فیکٹری کے اندر لیبارٹری کے سلسلے میں کوئی ہدایات دے تو تم نے اس کی

بات ہی نہیں ماننی کیونکہ پاکیشیائی ٹیم میں سے ایک آدمی علی عمران کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا ماہر ہے اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ بروس کو کور کر کے اور پھر خود بروس بن کر تمہیں ہدایات دے کر مشن مکمل کر لے"...... چیف نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر۔ پہلے بھی لارڈ شمعون کی آواز میں اس نے مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ کمپیوٹر میں لارڈ شمعون کی آواز فیڈ تھی اس لئے کال پکڑی گئی تھی"...... پرائڈ نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے بتایا ہے کہ اس نے فلپ بن کر بھی بات کی تھی پھر کیوں اس کی آواز چیک نہیں ہو سکی"...... چیف نے کہا۔

"اس کی آواز یہاں کمپیوٹر میں فیڈ نہ تھی"۔ پرائڈ نے جواب دیا

"اوکے۔ بہرحال تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چیف نے رسیور رکھ کر اطمینان کا سانس لیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے وہی فائل نکال کر باہر میز پر رکھ دی جو اس نے بروس کی آمد پر بند کر کے دراز میں رکھ دی تھی اور پھر فائل کھول کر اس پر جھک گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

پہاڑی کی ایک ڈھلوان پر بنے ہوئے لکڑی کے کیبن میں اس وقت میجر پرمود اور کیپٹن توفیق کے ساتھ ایک اور مقامی موجود تھا۔ میجر پرمود اور کیپٹن توفیق بھی مقامی میک اپ میں تھے۔ میجر پرمود کے سامنے ایک ہاتھ کا بنا ہوا نقشہ موجود تھا اور اس پر اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے وہ اسے حفظ کر رہا ہو جبکہ کیپٹن توفیق اور وہ مقامی آدمی دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہونہہ۔ اچھا نقشہ بنایا ہے تم نے سمتھ" ...... چند لمحوں بعد میجر پرمود نے سر اٹھاتے ہوئے اس مقامی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ جناب۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ آپ کو پسند آیا ہے"۔ مقامی آدمی جس کا نام سمتھ تھا، نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نقشے کے مطابق تو لیبارٹری فیکٹری کے اس حصے میں ہے

لیکن یہاں تک پہنچنے کے لئے تو کسی طرف ایسا کوئی راستہ نہیں ہے" ...... میجر پرمود نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ درست ہے جناب یہ پورا ایریا چاروں طرف سے بند ہے۔ میں اس فیکٹری میں چار سال تک سپروائزر رہا ہوں لیکن میں آج تک اس حصے کے اندر نہ جا سکا ہوں اور نہ ہی مجھے معلوم ہو سکا ہے کہ اس کا راستہ کہاں ہے" ...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی دیواریں اور چھت کس میٹریل کی بنی ہوئی ہیں"۔ میجر پرمود نے پوچھا۔

"ریڈ بلاکس کی جناب" ...... سمتھ نے فوراً ہی جواب دیا تو میجر پرمود نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر تو نہ اس میں نقب لگائی جا سکتی ہے اور نہ اسے کسی میزائل سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اب تو ایک ہی صورت ہے کہ اس پوری فیکٹری میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی جائے اور پھر اندر داخل ہوا جائے" ...... میجر پرمود نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے جناب۔ یہ فیکٹری بہت بڑے ایریے میں پھیلی ہوئی ہے اور پھر وہاں ایسے خاص انتظامات موجود ہیں کہ کوئی بھی نامانوس گیس پھیلتے ہی نہ صرف سائرن بج اٹھتے ہیں بلکہ گیس کو بے اثر کرنے والے آلات خود بخود کام کرنا شروع کر دیتے ہیں" ...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے اندر کام کرنے والے ایسے لوگ تو ہوں گے جو کالونی

میں رہتے ہوں گے اگر ان میں سے کسی کا پتہ چل جائے تب بھی بات بن سکتی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہاں فیکٹری کے اندر کوئی اجنبی آدمی کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ زیادہ سے زیادہ آپ وزیٹرز روم تک جا سکتے ہیں یا آفسز تک باقی ہر آدمی کی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے اور وہاں انتہائی جدید ترین چیکنگ آلات موجود ہیں اور باقاعدہ ماسٹر کمپیوٹر سے ان آلات کو کنٹرول کیا جاتا ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"یہ لوگ اب پادری تو نہ ہوں گے آخر وہاں عورتیں وغیرہ تو جاتی ہوں گی۔ کوئی نہ کوئی تفریح بھی وہ لوگ کرتے ہوں گے"۔ خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن توفیق نے کہا۔

"وہاں خاص طور پر اس مقصد کے لئے عورتیں ملازم رکھی گئی ہیں۔ صرف وہی عورتیں اس رہائشی کالونی میں جا سکتی ہیں"۔ سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے وہاں سے ملازمت کیوں چھوڑ دی تھی"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"میری چیف سپروائزر سے ایک عورت کی وجہ سے ہی جھڑپ ہو گئی تھی۔ چنانچہ مجھے نہ صرف نوکری سے جواب مل گیا بلکہ مجھے فیکٹری سے بھی نکال دیا گیا۔ پھر میں ہاگس چلا گیا۔ وہاں میرا بھائی بروکس پہلے سے ہی ریجنٹ کلب میں ملازم تھا اس نے اپنے تعلقات استعمال کرتے ہوئے مجھے سٹار کلب میں ملازمت دلوا دی۔ میری

بیوی البتہ یہاں راسٹن میں ہی رہتی تھی۔ میں ہر ہفتے یہاں آجاتا تھا اور اب بھی میں چھٹی کی وجہ سے یہاں آیا ہوں۔ کل میں نے واپس جانا ہے"...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ہر صورت میں اس لیبارٹری تک پہنچنا ہے تاکہ وہاں سے فارمولا حاصل کیا جا سکے۔ کوئی ٹپ، کوئی راستہ تمہارے ذہن میں ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو سمتھ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جناب ایک راستہ ہے تو سہی لیکن"...... سمتھ بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا تو میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن کیا"...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"جناب جیسا میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ میں اور میرا بھائی ہاگس کے ایک سنڈیکیٹ کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں اور ہمیں بھاری رقم کی انتہائی اشد ضرورت ہے اور اسی وجہ سے میں نے اپنے بھائی کے کہنے پر آپ سے اتنا تعاون کیا ہے کہ آپ کو خفیہ راستوں سے یہاں تک لے آیا ہوں اور آپ کو یہ نقشہ بھی بنا دیا ہے لیکن اگر آپ مزید کچھ رقم دے دیں تو میں آپ کو ایک راستہ بتا سکتا ہوں"۔ سمتھ نے کہا۔

"ہم تمہیں اور تمہارے بھائی کو پہلے ہی بھاری رقم ادا کر چکے ہیں۔ بہرحال اگر تم مزید چاہتے ہو تو وہ بھی مل جائے گی لیکن پہلے تم ہمیں راستہ بتاؤ۔ اگر یہ راستہ اس قابل ہوا کہ ہمارے کام آ سکے تو

تمہیں ایک لاکھ ڈالر مزید مل جائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔ اور کیپٹن توفیق دونوں فادر جوزف کے مکان سے نکل کر واپس ہاگس گئے تھے اور وہاں سے انہوں نے میک اپ کا سامان اور لباس خریدے اور میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے انہوں نے ایک جوئے خانے میں جا کر وہاں سے انتہائی بھاری رقم جیتی اور اس کے بعد انہوں نے ضروری اسلحہ بھی خرید لیا۔ اس جوئے خانے کے ایک آدمی کے ذریعے انہیں سمتھ کے بھائی کی ٹپ ملی کہ وہ راسٹن کا رہنے والا ہے۔ چنانچہ وہ اس کے بھائی سے ملے اور اس نے سمتھ سے ملایا اور پھر انہیں جب بھاری رقم دی گئی تو سمتھ انہیں پہاڑی راستوں سے یہاں تک لے آیا تھا اور یہ نقشہ بھی اس نے ہاتھ سے بنا کر دیا تھا اور اب وہ راستہ بتانے کے لئے مزید رقم طلب کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے جناب مجھے آپ پر اعتماد ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اس فیکٹری کے عقب میں دو پہاڑیوں کے بعد ایک باقاعدہ کلیننگ سٹیشن بنا ہوا ہے جہاں سائنسی لیبارٹری اور فیکٹری سے آنے والے زہریلے پانی کو صاف کر کے پہاڑوں میں آگے گرا دیا جاتا ہے۔ لیبارٹری سے اس سٹیشن تک پہاڑیوں کے نیچے بڑی بڑی گٹر لائنیں ہیں جن کے اوپر غاروں کے اندر خفیہ روشن دان نما جگہیں بنی ہوئی ہیں جنہیں بند رکھا جاتا ہے جب صفائی کی ضرورت ہوتی ہے تو انہیں کھول کر لائن کی صفائی کر دی جاتی ہے۔ اس سارے سیٹ اپ کو یہاں کلیننگ سیکشن کہا جاتا ہے۔ لیبارٹری کے ساتھ ہی ایک

ایسے سپاٹ کا مجھے علم ہے آپ اس سپاٹ سے اس بڑی گٹر لائن میں اتر کر براہ راست لیبارٹری کے اندر پہنچ سکتے ہیں اور وہاں جو کارروائی آپ چاہیں کر سکتے ہیں لیکن ان لائنوں میں زہریلی گیس موجود ہوتی ہے اس لئے آپ کو ہاگس سے خصوصی گیس ماسک منگوانے ہوں گے۔ بس یہی ایک راستہ ہے اور تو کوئی نہیں ہے"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"یہ گیس ماسک یہاں سے نہیں مل سکتے اور کیا ان لائنوں میں کوئی حفاظتی انتظامات تو نہیں ہیں"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ یہ گیس ماسک ہاگس سے ملیں گے البتہ یہاں سے عام گیس ماسک تو مل سکتے ہیں جو فیکٹری میں استعمال کئے جاتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ ان زہریلی گیسوں کو نہ روک سکیں"...... سمتھ نے کہا۔

"اس سٹیشن پر تو ایسے گیس ماسک موجود ہوں گے۔ آخر وہ لوگ ان لائنوں کی صفائی کرتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جی ہاں وہاں تو لازماً ہوں گے لیکن اس طرح تو لیبارٹری والوں کو علم ہو جائے گا۔ ان کا وہاں سے لازماً رابطہ ہو گا"...... سمتھ نے کہا۔

"اوکے تمہارے ایک لاکھ ڈالر ہمارے ذمے ہو گئے۔ تم ہمیں ابھی وہاں لے چلو اور پھر ایک لاکھ ڈالر تم لے کر واپس چلے جانا ہم آگے اپنے طور پر کارروائی کرتے رہیں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آئیے میں آپ کو ایسے راستوں سے وہاں لے جاؤں گا کہ کسی کو اس کے بارے میں علم ہی نہ ہو سکے گا"۔ سمتھ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیگ اٹھا لاؤ اندر سے"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے کہا تو کیپٹن توفیق اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جب واپس آیا تو سیاہ رنگ کا ایک سیاحوں جیسا بیگ اس کی پشت پر موجود تھا اور پھر وہ سمتھ کی رہنمائی میں پہاڑی کی ڈھلوان سے نیچے اترتے چلے گئے۔ تقریباً تین گھنٹوں تک مختلف سنسان اور ویران پہاڑی علاقوں میں سفر کرنے کے بعد وہ ایک پہاڑی کے دامن میں پہنچ گئے۔

"یہ درمیان میں جو کریک ہے جناب اس کو کراس کرنے کے بعد آپ کلیننگ سٹیشن تک پہنچ جائیں گے لیکن میں یہاں سے آگے نہیں جا سکتا"...... سمتھ نے کہا۔

"وہ پوائنٹ جہاں سے گٹر لائن میں داخل ہو کر ہم جلد از جلد لیبارٹری تک پہنچ سکیں وہ کہاں ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"وہ تو پیچھے ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"میں یہیں رکتا ہوں تم اس کے ساتھ جاؤ اور وہ پوائنٹ دیکھ کر سمتھ کو وہیں ایک لاکھ ڈالر دے کر فارغ کر دینا اور پھر واپس آ جانا"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن توفیق نے جواب دیا اور پھر وہ سمتھ کو ساتھ لے کر واپس چل پڑا۔ جب وہ میجر پرمود کی نظروں سے اوجھل

ہو گئے تو میجر پرمود نے جیب سے مشین پسٹل نکالا جس کی نال پر باقاعدہ نفیس سائیلنسر چڑھا ہوا تھا یہ اس نے ہاگس سے ہی خریدا تھا اور پھر وہ اس پہاڑی کریک میں داخل ہو گیا۔ کریک کو پار کرتے ہی اس نے پہاڑیوں کے دامن میں ایک چھوٹی سی پختہ عمارت بنی ہوئی دیکھی جس کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے مشین گنیں اپنے کاندھوں سے لٹکا رکھی تھیں جبکہ اس عمارت کے اندر سے باقاعدہ مشین چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جس جگہ میجر پرمود موجود تھا وہاں سے وہ دونوں مسلح آدمی مشین پسٹل کی رینج میں نہ آتے تھے اور جس انداز میں وہ بیٹھے ہوئے تھے اگر میجر پرمود اس کریک سے باہر نکلتا تو وہ لوگ اسے فوراً چیک کر سکتے تھے لیکن میجر پرمود ظاہر ہے ان کے اٹھ کر جانے کے انتظار میں تو نہ کھڑا رہ سکتا تھا۔ اس نے مشین پسٹل کو واپس کوٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر کریک سے نکل کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھنے لگا اور میجر پرمود کا خیال درست نکلا۔ ان دونوں نے جیسے ہی اسے دیکھا وہ دونوں اچھل کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گنیں کاندھوں سے اتار کر ہاتھوں میں لے لیں۔

"خبردار رک جاؤ"...... ان میں سے ایک نے تیز لہجے میں کہا تو میجر پرمود بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا تو وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ اسی لمحے میجر پرمود نے دو اور مسلح افراد کو عمارت کی

سائیڈ سے نکل کر اس طرف آتے دیکھا لیکن وہ آگے نہ بڑھے تھے بلکہ وہیں رک گئے تھے جہاں پہلے یہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔

"کون ہو تم"...... ان میں سے ایک نے انتہائی سخت لہجے میں میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام سمتھ ہے اور میں راسٹن کا ہی رہنے والا ہوں۔ میرا پالتو کتا ادھر کریک میں آیا تھا پھر نظر نہیں آیا۔ میں اسے تلاش کر رہا ہوں"...... میجر پرمود نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"پالتو کتا۔ لیکن تم پالتو کتے کے ساتھ ادھر کیوں آئے تھے"۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس ویسے ہی گھومتے پھرتے ادھر آنکلا تھا۔ میں ہاگس کے ریجنٹ کلب میں سپروائزر ہوں۔ چھٹی پر یہاں آتا ہوں اور مجھے ویسے بھی گھومنے پھرنے کا بے حد شوق ہے لیکن کیا ادھر آنا جرم ہے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"ہاں یہ ممنوعہ علاقہ ہے۔ واپس جاؤ ورنہ گولی مار دیں گے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"لیکن میرا پالتو کتا وہ ادھر ہی آیا ہے۔ چلو ایسا کرو میں یہیں رکتا ہوں تم میرا کتا تلاش کر کے لے آؤ۔ اس کا نام جنیگ ہے۔ تم اسے جنیگ کے نام سے آوازیں دو گے تو وہ فوراً آجائے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہم تمہارے ملازم ہیں کہ تمہارے پالتو کتے کو تلاش کرتے

رہیں۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"...... اس آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بھائی لتنے ناراض کیوں ہو رہے ہو۔ میں تو عام سا آدمی ہوں۔ چلو تم بے شک میرے ساتھ چلو میں خود تلاش کر لیتا ہوں کتے کو اور پھر میں واپس چلا جاؤں گا۔ مجھ سے تمہیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"کرسٹی آنے دو اسے یہ اکیلا کیا کر لے گا۔ آؤ آؤ اور تلاش کر لو لپنے کتے کو"...... دوسرے آدمی نے کہا جو اب تک خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"بے حد مہربانی جناب۔ میں کتے کو تلاش کر کے فوراً واپس چلا جاؤں گا"...... میجر پرمود نے کہا اور تیزی سے آگے اس طرف بڑھنے لگا جدھر باقی دو مسلح آدمی موجود تھے جبکہ کرسٹی اور اس کا ساتھی اس کے عقب میں چل رہے تھے۔

"کون ہے یہ کرسٹی"...... کرسیوں کے قریب کھڑے آنے والے دونوں مسلح آدمیوں میں سے ایک نے پوچھا۔

"مقامی آدمی ہے گھومتا پھرتا ادھر آنکلا ہے لپنے پالتو کتے جنیگ کو تلاش کر رہا ہے"...... میجر پرمود کے عقب میں کرسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اب میجر پرمود اس پوائنٹ پر پہنچ چکا تھا کہ سامنے والے بھی اور عقب والے بھی مشین پسٹل کی رینج میں تھے۔ چنانچہ اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی سامنے والے دونوں مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے

گرے ہی تھے کہ میجر پرمود بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور عقب میں آنے والے دونوں بھی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے تو میجر پرمود کمرے میں پہنچ گیا جہاں باقاعدہ مشینری نصب تھی اور وہاں چار افراد موجود تھے جو ان مشینوں کو آپریٹ کر رہے تھے پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے میجر پرمود نے ان پر فائر کھول دیا اور دوسرے لمحے وہ چاروں ہی فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ میجر پرمود آگے بڑھ گیا۔ اسے ان لوگوں یا باہر موجود مسلح افراد کی طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دل میں اتر جانے والی گولیاں انہیں زیادہ پھڑکنے کا بھی موقع نہ دیں گی۔ جب وہاں اور کوئی آدمی اسے نظر نہ آیا تو اس نے وہاں کی چیکنگ شروع کر دی اور پھر ایک سٹور نما کمرے میں اسے انتہائی جدید گیس ماسک نظر آگئے۔ اس نے دو ماسک اٹھائے انہیں چیک کیا اور پھر انہیں کاندھے سے لٹکا کر وہ عمارت سے باہر آگیا۔ اب وہ واپس اسی کریک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کیپٹن توفیق نے اس کے اشارے کے مطابق اس پوائنٹ کو چیک کرنے کے بعد سمتھ کو گولی مار دی ہو گی کیونکہ وہ اس کے زندہ واپس جانے کا رسک نہ لے سکتا تھا۔ جب وہ کریک کی دوسری طرف پہنچا تو اسے دور سے کیپٹن توفیق اکیلا آتا دکھائی دیا۔ میجر پرمود نے ہاتھ سے اسے وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ خود تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"سمتھ کا کیا کیا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اسے میں نے گردن توڑ کر ہلاک کر دیا کیونکہ میں فائر کھولنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔ وہ جگہ فیکٹری کی دیوار کے کافی قریب ہے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"اوکے یہ گیس ماسک لو اور چلو۔ ہم نے یہ کارروائی جلد از جلد ختم کر کے واپس بھی جانا ہے"...... میجر پرمود نے کہا اور کاندھے سے ایک گیس ماسک اتار کر اس نے کیپٹن توفیق کی طرف بڑھا دیا اور پھر وہ کیپٹن توفیق کی رہنمائی میں چلتا ہوا ایک پہاڑی پر پہنچ گیا جہاں ایک بڑے سے غار کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔

"اس پہاڑی کی دوسری طرف فیکٹری کی دیوار ہے اور اس غار کے اندر وہ پوائنٹ"...... کیپٹن توفیق نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بیگ نیچے اتار دو تاکہ اس میں سے وہ میگا پاور بم نکال لیا جائے جسے ہم نے لیبارٹری کے اندر نصب کرنا ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق نے سر ہلاتے ہوئے بیگ اتارا اور پھر میجر پرمود نے بیگ کے اندر سے ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا باکس سا نکالا اور اسے اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ کیپٹن توفیق نے بیگ بند کر کے اٹھا لیا اور وہ دونوں غار میں داخل ہوگئے۔ غار کے اندر ایک جگہ واقعی گول نشان بنا ہوا تھا اور غار کی سائیڈ پر دیوار پر دو پتھر باہر کو نکلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"ان پتھروں کی مدد سے اس ڈھکن کو ہٹایا جاتا ہے۔ میں نے

چیک کر لیا ہے لیکن مجھے فوری بند کرنا پڑا کیونکہ اندر سے گیس باہر نکلنے لگی تھی"...... کیپٹن توفیق نے جواب دیا۔

"اوکے تم یہ بیگ یہیں رکھ دو اور گیس ماسک پہن لو۔ یہ بیگ ہم واپسی میں لے جائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ میجر پرمود نے اپنے سر اور چہرے پر گیس ماسک چڑھایا اور پھر اسے بند کرنا شروع کر دیا۔ خاصا جدید ساخت کا گیس ماسک تھا۔ اس میں لائٹ بھی موجود تھی اور ٹرانسمیٹر بھی۔ کیپٹن توفیق نے بھی گیس ماسک پہن لیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ان دونوں پتھروں پر دونوں ہاتھ رکھ کر انہیں نیچے کی طرف دبایا تو غار کے فرش پر گول نشان جیسا ڈھکنا ایک سائیڈ سے صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی نیلے رنگ کی گیس باہر نکلنے لگی لیکن چونکہ اب ان دونوں نے گیس ماسک پہن رکھے تھے اس لئے انہیں گیس کی فکر نہ تھی۔ جب پورا ڈھکن کھل گیا تو میجر پرمود نے گیس ماسک پر موجود لائٹ جلائی اور اس لائٹ کی مدد سے اس نے نیچے جھانکا تو یہ ایک بہت بڑا پائپ تھا جس کے درمیان میں نیلے رنگ کا پانی بہہ رہا تھا لیکن سائیڈیں خشک تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ لیبارٹری سے زہریلے مواد کا زیادہ نکاس نہیں ہو رہا۔ سوراخ کے ساتھ ہی لوہے کی سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ میجر پرمود اور اس کے پیچھے کیپٹن توفیق اس سیڑھی کی مدد سے نیچے اترے اور پھر گٹڑ کی خشک جگہ پر چلتے ہوئے تیزی سے لیبارٹری کی طرف بڑھتے

چلے گئے۔ دونوں نے گیس ماسکس کی لائٹیں جلا رکھی تھیں اور پھر تھوڑا آگے بڑھنے کے بعد اچانک وہ پائپ ایک بڑے سے کمرے میں ختم ہو گیا جہاں پر ایک بڑا سا حوض بنا ہوا تھا جس کے اوپر چار پانچ پائپوں کے سرے تھے جن میں سے ایک میں سے نیلے رنگ کا پانی مسلسل نکل کر حوض میں گر رہا تھا جبکہ باقی پائپ خشک تھے۔

"میرا خیال ہے کہ ان میں کسی پائپ میں بم لگا دیا جائے یہ اتنا طاقتور بہرحال ہے کہ وسیع رینج میں کام کرتے ہوئے یہ لیبارٹری کو تباہ کر دے گا"...... میجر پرمود نے گیس ماسک میں موجود ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مزید آگے جانے کا تو بہرحال راستہ نہیں ہے"۔ کیپٹن توفیق نے کہا اور میجر پرمود نے جیب سے وہ باکس نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو باکس پر ایک چھوٹا سا بلب روشن ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ بلب بجھ گیا تو میجر پرمود نے اس کی سائیڈ کو ناخن سے کھرچ کر ایک ٹیپ سی کھولی اور پھر اس ٹیپ کی مدد سے اس نے یہ باکس ایک خشک پائپ کے اندر کی طرف چسپاں کر دیا۔ جب اس کی تسلی ہو گئی کہ باکس اچھی طرح چسپاں ہو گیا ہے تو وہ واپس مڑ گیا۔ کیپٹن توفیق بھی اس کے پیچھے تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس سیڑھی پر چڑھ کر اس غار میں پہنچ گئے۔ کیپٹن توفیق نے ایک بار پھر انہی پتھروں کو اوپر کی طرف کر کے وہ ڈھکن بند کر دیا تو میجر پرمود نے گیس ماسک اتارا اور اسے ایک طرف غار کے اندر ہی

رکھ دیا جبکہ کیپٹن توفیق نے بھی گیس ماسک اتار دیا۔

"انہیں یہیں رہنے دو اور بیگ اٹھا کر چلو"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر وہ دونوں اس غار سے باہر آ گئے۔ بیگ کیپٹن توفیق کے کاندھے پر تھا اور پھر وہ انہی راستوں پر چلتے ہوئے جہاں سے سمتھ انہیں لے آیا تھا تقریباً دو گھنٹے بعد اس پہاڑی ڈھلوان کے کیبن تک پہنچ گئے جہاں سے انہوں نے سمتھ کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کیا تھا۔

"اب دکھاؤ مجھے ڈسچارجر تاکہ مشن مکمل کیا جا سکے"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن توفیق نے ایک بار پھر اپنی پشت سے بیگ اتار کر نیچے رکھا اور اسے کھول کر اس کے اندر سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس نے میجر پرمود کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ رینج میں تو ہو گا"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"ہاں اس کی رینج تو ہاگس تک ہے یہ تو پھر بھی معمولی فاصلہ ہے"...... میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باکس کے اوپر موجود ایک بٹن پریس کیا تو باکس کے اوپر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور میجر پرمود اور کیپٹن توفیق دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ میگا پاور بم کام کر رہا ہے اور ڈی چارج ہونے کے لئے آن ہے اور پھر میجر پرمود نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی زرد بلب بجھ گیا اور سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا۔

اس کے ساتھ ہی دور سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی جو کافی دیر تک سنائی دیتی رہی پھر آہستہ آہستہ خاموشی چھا گئی۔

"مشن مکمل ہو گیا۔ گڈ شو۔ اب نکلو یہاں سے"...... میجر پرمود نے باکس ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور کیپٹن توفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر بھی گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ انہوں نے وہ مشن بہرحال مکمل کر لیا تھا جسے انتہائی مشکل سمجھا جا رہا تھا۔

سیاہ رنگ کی کار سلور ٹرم فیکٹری کے مین گیٹ میں داخل ہو کر بائیں ہاتھ پر بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ کی طرف بڑھی چلی گئی۔ پارکنگ میں رنگ برنگی کاروں کی خاصی بڑی تعداد موجود تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ یہ مقامی یعنی ایکریمی میک اپ میں تھے۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ سب دروازہ کھول کر نیچے اتر آئے پھر صفدر اور کیپٹن شکیل آفس کی طرف بڑھ گئے جبکہ صالحہ اور تنویر دونوں ان کے پیچھے اس انداز میں چل رہے تھے جیسے صفدر اور کیپٹن شکیل کے ماتحت ہوں۔ آفسز کی عمارت دو منزلہ تھی اور نچلی منزل پر فیکٹری میں صاف ہونے والی معدنیات کے سیلز آفس تھے جبکہ اوپر والی منزل میں فیکٹری کی اپنی انتظامیہ کے دفاتر تھے۔ وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے آفس کی طرف بڑھے چلے جا

رہے تھے۔ وہاں بے شمار افراد آجا رہے تھے جن میں مقامی بھی تھے اور غیر ملکی بھی۔ نچلی منزل میں چیف سیلز آفیسر کا آفس راہداری کے آخری حصے میں تھا جس کے باہر باوردی چپراسی موجود تھا۔ وہ سب تیز قدم اٹھاتے اس آفس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کے قریب پہنچنے پر چپراسی نے انہیں بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر خود ہی ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ اندر ایک خاصا بڑا ہال کمرہ تھا جس میں دونوں سائیڈوں پر دو بڑے بڑے کاؤنٹر بنے ہوئے تھے جن پر دو دو مقامی لڑکیاں فون کرنے، رجسٹروں پر اندراج کرنے اور آنے والوں سے گفتگو میں مصروف تھیں۔ ایک کاؤنٹر کے کونے میں ایک ادھیڑ عمر عورت اپنے سامنے ایک رجسٹر اور فون رکھے ان سب سے علیحدہ بیٹھی ہوئی تھی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل اسی کی طرف بڑھ گئے۔

"جی فرمائیے"...... ادھیڑ عمر عورت نے انہیں اپنے قریب دیکھ کر چونک کر پوچھا تو صفدر نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس عورت کے سامنے رکھ دیا۔ عورت نے کارڈ اٹھایا۔ آنکھوں پر موجود نظر کی عینک کو ایک ہاتھ سے ایڈجسٹ کیا اور پھر کارڈ کو دیکھنے لگی۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"وزارت معدنیات ہیڈ آفس۔ ٹھیک ہے جناب تشریف رکھیں میں مسٹر جیمسن سے بات کرتی ہوں"...... عورت نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"وزارت معدنیات ہیڈ آفس سے اسسٹنٹ سیکرٹری ایلسن رچرڈ اپنے سٹاف کے ساتھ تشریف لائے ہیں"...... عورت نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز سنتی رہی۔

"یس سر"...... عورت نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تشریف لائیے جناب"...... عورت نے ایک طرف کمرے کے کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ صفدر اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ عورت نے دروازے کو کھولا اور خود ایک طرف ہٹ گئی۔ صفدر اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اور اس کے پیچھے صالحہ اور تنویر اندر داخل ہوئے۔ چند سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ ایک اور دروازے سے گزر کر ایک خاصے بڑے کمرے تک پہنچ گئے۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا وہ انہیں اندر داخل ہوتے دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف لائیے جناب خوش آمدید۔ میرا نام جیمسن ہے"۔ ادھیڑ عمر نے میز کے پیچھے سے نکل کر صفدر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور صفدر نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ کیپٹن شکیل کو سیکشن آفیسر بتایا گیا تھا جبکہ صالحہ پرسنل سیکرٹری اور تنویر کو اسسٹنٹ سیکشن آفسر۔ صفدر نے اپنا نام تو ایلسن رچرڈ جبکہ باقی

ساتھیوں کے بھی فرضی نام بتا دیئے۔

"تشریف رکھیں جناب۔ آپ کی ہاگس میں آمد کی اطلاع تو ہمیں ملی تھی لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ یہاں پر تشریف لائیں گے ورنہ ہم آپ کا فیکٹری کے گیٹ پر استقبال کرتے"...... جیمسن نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ ہاگس میں ہماری آمد بھی آپ کی فیکٹری کے سلسلے میں ہی تھی۔ دراصل وزارت معدنیات کو یہ خفیہ رپورٹ ملی ہے کہ آپ ممنوعہ معدنیات بھی فیکٹری میں صاف کر رہے ہیں اور وزیر معدنیات نے اس اطلاع کا سختی سے نوٹس لیا ہے اور اس سلسلے میں ہم آئے ہیں تاکہ تمام صورت حال دیکھ کر انہیں اپنی رپورٹ پیش کر سکیں"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ممنوعہ معدنیات۔ کیا مطلب جناب میں سمجھا نہیں"۔ جیمسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسی معدنیات جو حکومت کی طرف سے ممنوعہ لسٹ میں ہیں جو صرف حکومت کی سائنسی لیبارٹریوں کے لئے مخصوص ہیں جن میں سرفہرست رافیم ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم تو منظور شدہ معدنیات ہی صاف کرتے ہیں۔ کسی نے ہمارے متعلق غلط شکایت کی ہے"...... جیمسن نے جواب دیا۔

"آپ ہمیں فیکٹری اور سٹورز کا راؤنڈ کرا دیں ہم خود چیک کریں

گے۔ ہمیں اس سلسلے میں انتہائی سخت احکامات ہیں"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ چیک کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ ناراض نہ ہوں تو کیا آپ اپنا اور اپنے ساتھیوں کے سرکاری شناختی کارڈ دکھائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ فیکٹری کی چیکنگ کا اجازت نامہ بھی"۔ جیمسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل یہ آپ کا حق ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جولیا کی طرف مڑا۔

"مس ایلسا مسٹر جیمسن کو کاغذات دکھائے جائیں"...... صفدر نے صالحہ سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... صالحہ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہینڈ بیگ کی زپ کھولی اور اس میں موجود ایک سفید رنگ کا لفافہ نکال کر اس نے جیمسن کی طرف بڑھا دیا۔ جیمسن نے لفافہ اٹھایا اس پر شائع شدہ تحریر دیکھ کر اس نے لفافہ کھولا اور اس میں سے کاغذات نکال کر انہیں کھول کھول کر دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور کاغذات واپس لفافے میں ڈال دیئے۔

"ٹھیک ہے جناب آپ کی مہربانی۔ اب میری پوری طرح تسلی ہو گئی ہے"...... جیمسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو صالحہ نے اٹھ کر اس سے لفافہ لیا اور واپس بیگ میں ڈال کر اس کی زپ بند کر دی۔

جیمسن نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف سیلز آفیسر جیمسن بول رہا ہوں۔ وزارت معدنیات کی ایک اعلیٰ اختیاراتی ٹیم فیکٹری اور سٹورز کے تفصیلی دورے کے لئے میرے آفس میں موجود ہے۔ آپ ان کے لئے معائنے کے انتظامات کرا کر مجھے فون کریں"...... جیمسن نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سننے لگا۔

"ہاں میں نے کاغذات چیک کر لئے ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے درست ہیں"...... جیمسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک میں چیک کر لیتا ہوں بہرحال آپ انتظامات کریں"۔ جیمسن نے دوسری طرف سے جواب سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"...... جیمسن نے کہا۔

"سوری ڈیوٹی کے دوران کچھ نہیں اور پلیز ذرا جلدی کریجئے تاکہ جلد از جلد اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو سکیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"فیکٹری کے چیف مینجر نے کہا ہے کہ میں آپ کے بارے میں وزارت کے ہیڈ آفس سے معلوم کر لوں کیا آپ ناراض تو نہیں ہوں گے"...... جیمسن نے کہا۔

"اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے مسٹر جیمسن"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیمسن نے اثبات میں سر ہلایا اور رسیور اٹھا کر دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ولنگٹن میں وزارت معدنیات کے سنٹرل سیکرٹریٹ کے سپیشل سیکرٹری مسٹر تھامسن سے میری بات کراؤ"...... جیمسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ صفدر اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے چہروں پر اطمینان تھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ہیڈ آفس سے سب اوکے کی رپورٹ ہی آئے گی۔ اصل میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہاگس گیا تھا تاکہ وہاں سے میک اپ کا سامان، لباس اور ضروری اسلحہ وغیرہ بھی خرید سکے اور وہاں سے کسی ایسے آدمی کو بھی تلاش کر سکے جو راسٹن میں اس کی رہنمائی کر سکے۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد وہ کھانا کھانے ایک ہوٹل میں گئے تو وہاں کھانا وغیرہ ایک ویگن میں لوڈ کیا جا رہا تھا۔ عمران کے پوچھنے پر اسے بتایا گیا کہ ولنگٹن کی وزارت معدنیات سے کوئی سرکاری وفد یہاں آیا ہوا ہے جس نے یہاں کی معدنیات فیکٹریاں چیک کرنی ہیں ان کے لئے کھانا جا رہا تھا۔ عمران نے اس کوٹھی کا پتہ چلایا جہاں یہ لوگ ٹھہرے ہوئے تھے اور پھر وہ کھانا کھا کر اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ انہوں نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اندر موجود سب افراد کو بے ہوش کیا اور پھر اندر جا کر جب انہوں نے ان کے خاص آدمیوں کو ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کی تو اسے معلوم ہو گیا کہ یہ وفد سلور ٹرم فیکٹری بھی جائے گا کیونکہ ہیڈ آفس کو شکایت ملی تھی کہ یہاں ممنوعہ معدنیات بھی صاف کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ عمران نے اس وفد کی جگہ اپنے آدمی بھیجنے کا فیصلہ کر لیا

اور اس کے نتیجے میں سرکاری کاغذات سمیت وہ ان کے میک اپ اور ان کی کار میں سوار ہو کر وہ یہاں پہنچے تھے۔ صرف عمران اور جولیا ساتھ نہ آئے تھے کیونکہ وفد میں کوئی ایسا آدمی نہ تھا جس کا میک وہ کر سکتے اور عمران کو خدشہ تھا کہ کہیں یہ لوگ پہلے بھی وہاں جاتے رہے ہوں اس لئے قد وقامت کا فرق بھی ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے اس نے صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور صالحہ کو تیار کرا کر اور تمام پروگرام سے آگاہ کر کے اس نے یہاں بھیج دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے کاغذات بھی درست تھے اور اب بھی وہ مطمئن تھے کہ ہیڈ آفس سے بھی مثبت رپورٹ ہی ملے گی اور وہی ہوا جیمسن نے سپیشل سیکرٹری سے بات کی تو اسے کنفرم کر دیا گیا کہ واقعی یہ اعلیٰ سطحی سرکاری وفد ہے۔

"اوکے جناب اب تو کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں رہا"...... جیمسن نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس شبہ اور چیکنگ کی وجہ ہم نہیں سمجھ سکے"...... صفدر نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"ایک بار پہلے بھی ایسی ہی ایک ٹیم آئی تھی اور ہمیں معلوم ہوا کہ وہ ہماری مخالف فیکٹری سے آئی تھی۔ ہم نے انتہائی جدید ترین مشینری پلانٹ کی ہوئی ہے۔ وہ اس مشینری کی تفصیلات لے گئے تھے اس لے اب ہم باقاعدہ چیکنگ کرتے ہیں"...... جیمسن نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی

بج اٹھی تو جیمسن نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... جیمسن نے کہا اور پھر دوسری طرف سے ہونے والی بات سنتا رہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے اوکے ہے"۔ جیمسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں"۔ جیمسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آیئے جناب آپ کو راؤنڈ لگا آؤں"...... جیمسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو صفدر بھی کھڑا ہو گیا اور اس کے ساتھی بھی اور تھوڑی دیر بعد وہ آفس کی عمارت سے نکل کر ایک طرف بنی ہوئی عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ یہاں مسلح افراد موجود تھے لیکن جیمسن کی وجہ سے انہوں نے صرف سلام کرنے پر اکتفا کیا اور پھر ایک طویل راہداری کراس کر کے وہ عقبی طرف ایک اور عمارت میں پہنچ گئے۔ یہاں فیکٹری کا چیف مینجر ٹراس موجود تھا۔ اس نے ان سب کا استقبال کیا۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ اس راہداری کے بارے میں پہلے سے علم تھا اس لئے عمران نے خصوصی چیکنگ میٹریل میں خصوصی اسلحہ پیک کر کے ان کی جیبوں میں رکھوا دیا تھا یہی وجہ تھی کہ راہداری میں موجود چیکنگ مشینری اس اسلحے کو چیک نہ کر سکتی تھی پھر چیف مینجر ٹراس اور جیمسن کے ساتھ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے فیکٹری کا راؤنڈ شروع کر دیا۔ واقعی خاصی جدید ساخت کی فیکٹری تھی اور جب صفدر اور اس کے ساتھی اس بڑے مشین روم میں پہنچے جس کے بعد ان کے خیال کے مطابق وہ

لیبارٹری تھی تو وہ سب چوکنے ہو گئے۔ مشین روم میں تقریباً بیس کے قریب افراد کام کر رہے تھے۔ ابھی وہ مشین دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک دور سے دھماکے کی انتہائی تیز آواز سنائی دی۔ دھماکہ اس قدر طاقتور تھا کہ دور ہونے کے باوجود اس کی دھمک باقاعدہ محسوس کی گئی تھی اور اس دھماکے کے ساتھ ہی وہاں موجود سب افراد کے چہروں پر یکلخت شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیسا دھماکہ تھا۔ یہ تو ڈائنامیٹ کا دھماکہ لگتا تھا"۔ صفدر نے ٹراس سے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ بہرحال فیکٹری کی حدود سے باہر ہوا ہے"...... ٹراس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کہ ایک آدمی ہاتھ میں پکڑے ہوئے کارڈلیس فون سمیت تیزی سے ٹراس کے قریب آیا۔

"جناب پرانڈ کی کال ہے"...... اس آدمی نے فون پیس ٹراس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... ٹراس نے کہا اور فون پیس لے کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو چیف مینجر ٹراس بول رہا ہوں"...... ٹراس نے کہا۔

"پرانڈ بول رہا ہوں مسٹر ٹراس۔ دشمنوں نے یہ دھماکہ کلیننگ سیکشن میں کیا ہے اور اس سے پورا کلیننگ سیکشن تباہ ہو گیا ہے لیکن لیبارٹری کو کوئی نقصان نہیں پہنچا کیونکہ کلیننگ سیکشن علیحدہ

تھا لیکن اس تباہی سے ایک اور مسئلہ پیدا ہو گیا ہے کہ اب آپ کی فیکٹری کا پانی کلین نہ ہو سکے گا اور نہ یہاں ذخیرہ ہو سکے گا۔ آپ اس کے لئے فی الحال سیکنڈ وے کھول دیں۔ میں نے اس لئے کال کی تھی"...... دوسری طرف سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی چونکہ صفدر قریب موجود تھا اور اس نے پوری توجہ کر رکھی تھی اس لئے اس نے ہلکی سی آواز سن لی تھی۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... ٹراس نے کہا اور فون پیس آف کر کے اس نے اس آدمی کی طرف بڑھا دیا اور وہ آدمی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"مسٹر جیمسن آپ انہیں مزید راؤنڈ کرا دیں میں نے فوری طور پر آفس جانا ہے۔ مجھے اجازت جناب"...... ٹراس نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صفدر کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور مین مشین روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی جیمسن کو ساتھ لے کر آگے ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"خبردار"...... اچانک کیپٹن شکیل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو صفدر اور جیمسن دونوں تیزی سے مڑے ہی تھے کہ صفدر نے جیمسن کو دھکیل کر اپنے سے دور ہٹا دیا۔ اسی لمحے ٹھک ٹھک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی جیمسن اور وہاں موجود بیس کے بیس آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ یہ فائرنگ تنویر اور کیپٹن

شکیل نے کی تھی جبکہ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر مین دروازے کی طرف گئی تھی اور اس دروازے کو اندر سے لاک کر دیا تھا۔ چونکہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے انہیں یہ فکر نہ تھی کہ ان مرنے والوں کی چیخیں باہر سنائی دیں گی۔ اس کے ساتھ ہی صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے اندرونی جیب سے ایک سنہرے رنگ کا بنا ہوا کپڑا نکالا، اسے تیزی سے کھول کر اس نے اس میں موجود ایک چھوٹے سے باکس کو آگے بڑھ کر عقبی دیوار کی جڑ میں رکھا اور پھر وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر صفدر نے ہاتھ میں موجود ایک بٹن کو پریس کیا تو کمرے میں خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ صفدر اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی آتش فشاں ان کے قدموں میں پھٹ پڑا ہو اور اس خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ہر طرف سرخ رنگ کا غبار سا پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب غبار چھٹا تو دوسری طرف جاتی ہوئی ایک طویل راہداری نظر آنے لگ گئی۔

"آؤ"...... صفدر نے کہا۔ وہ اس دوران جیب سے ایک چھوٹی نال کا پسٹل نکال چکا تھا اور پھر وہ راہداری میں داخل ہو کر تیزی سے آگے دوڑتے چلے گئے۔ انہیں معلوم تھا کہ مین مشین روم کا بھاری دروازہ اندر سے لاکڈ ہے اس لئے عقبی طرف سے فوری طور پر ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ راہداری میں کسی قسم کے حفاظتی انتظامات موجود نہیں تھے کیونکہ کسی کے تصور میں ہی نہ تھا کہ

یہاں سے کوئی غلط آدمی اندر داخل ہو سکتا ہے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ صفدر نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ صفدر نے دوسری طرف جھانکا اور پھر تیزی سے دوسری طرف موجود ایک کمرے میں آ گیا جس کا دروازہ ایک اور راہداری میں کھل رہا تھا۔ صفدر کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی تیزی سے اس کمرے میں پہنچے ہی تھے کہ دوسری راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ آنے والوں کی تعداد دو تھی اور دوڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ صفدر نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور پھر وہ دروازے کی سائیڈ میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے دو آدمی بجلی کی سی تیزی سے اس دروازے سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ تنویر اور کیپٹن شکیل ان پر جھپٹ پڑے اور پھر ان دونوں کے منہ سے صرف ہلکی سی سسکاری ہی نکل سکی اور ان دونوں کی گردنیں ڈھلک گئیں۔

"آؤ اور جو بھی یہاں موجود ہو سب کا خاتمہ کرنا ہے"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے اس دروازے سے نکل کر دوسری راہداری میں آ گیا اور پھر اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے آئے اور وہ سب تقریباً دوڑتے ہوئے اس راہداری سے ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں واقعی انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی اور ادھیڑ عمر سائنسدان ٹائپ لوگ ان مشینوں کے سامنے موجود تھے جبکہ ایک طرف شیشے کا بنا ہوا ایک کیبن تھا جس کا دروازہ نہیں تھا۔ اس کیبن میں ایک قد آدم مشین نظر آ رہی تھی جس کے سامنے کرسی

ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"فائر"...... صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے یہ ہال نما کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا جبکہ صفدر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کیبن کی طرف بڑھا۔ وہ بوڑھا سائنسدان حیرت کی شدت سے بت بنا ہوا صفدر کو آتا دیکھ رہا تھا۔ شاید اچانک چیخوں کی آوازیں اور اس کے ساتھ ہی صفدر کو دوڑ کر آتے دیکھ کر بوڑھا آدمی اپنے آپ کو سنبھال ہی نہ سکا تھا۔ صفدر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چھوٹی نال کے پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کی شعاع نکل کر اس بوڑھے سے ٹکرائی اور وہ کرسی سمیت الٹ کر پیچھے گرا اور تڑپے بغیر ہی ساکت ہو گیا۔

"اس مشینری کا کیا کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"سب اڑا دو۔ سب تباہ کر دو"...... صفدر نے کیبن میں موجود مشین کو نشانہ بناتے ہوئے کہا اور پھر پورا ہال خوفناک دھماکوں کی زد میں آ گیا۔ صفدر نے جیب سے ویسا ہی سنہرے رنگ کے کپڑے میں لپٹا ہوا بم نکالا اور کپڑا ہٹا کر اس نے اسے تیزی سے عقبی دیوار کی جڑ میں رکھا اور پھر وہ سب پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور سرخ رنگ کا غبار سا ہر طرف پھیل گیا۔ چند لمحوں بعد جب غبار چھٹا تو دیوار کا ایک کافی بڑا حصہ ٹوٹ چکا تھا اور دوسری طرف پہاڑی چٹانیں نظر آ رہی تھیں۔

"صالحہ وہ ٹی ایس تیار ہے"...... صفدر نے صالحہ سے مڑ کر

پوچھا۔

"ہاں"...... صالحہ نے جواب دیا اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہینڈ بیگ سے ایک سنہری رنگ کا سگریٹ کیس جیسا باکس نکال کر ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا جس پر ایک بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔

"اسے درمیان میں رکھ دو اور آؤ جلدی کرو"...... صفدر نے کہا تو صالحہ نے اسے کمرے کے درمیان میں رکھ دیا اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے دیوار میں ہونے والے سوراخ کو کراس کر کے دوسری طرف پہاڑی پر پہنچ گئے۔ دور دور تک بس سنسان پہاڑیاں ہی پھیلی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر وہ جیسے ہی ایک وادی میں پہنچے انہیں اپنے عقب میں ایک انتہائی خوفناک دھماکہ سنائی دیا اور وہ سب مڑ گئے۔ لیبارٹری کا وہ حصہ پرزوں کی طرح بکھر گیا تھا اور شعلے اور دھواں آسمان کی طرف اٹھ رہا تھا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ انہیں اپنے قدموں تلے موجود زمین بھی اس طرح ہلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو لیکن دھواں اور شعلے دیکھ کر صفدر سمیت ان سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ریڈ میزائل کی لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے۔ وہ تیزی سے آگے بھاگتے چلے گئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ابھی اس سارے علاقے کو گھیر لیا جائے گا۔

سپر سٹار کا چیف اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"راسٹن سے بروس کی کال ہے چیف"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ بات کراؤ"...... چیف نے کہا۔

"ہیلو بروس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد بروس کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... چیف نے کہا۔

"میں اپنے گروپ کے ساتھ راسٹن پہنچا ہی تھا باس کہ فیکٹری کی طرف سے خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ میں مقامی انچارج

کے ساتھ ہی فیکٹری کی طرف دوڑا۔ ابھی میں فیکٹری پہنچا ہی تھا کہ وہاں ایک اور انتہائی خوفناک اور شدید ترین دھماکہ ہوا اور پوری فیکٹری میں بھگدڑ سی مچ گئی۔ بہرحال فیکٹری کے چیف مینجر ٹراس کو ٹریس کیا گیا تو وہ بری طرح بوکھلایا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ پہلا دھماکہ لیبارٹری کے کلیننگ سیکشن میں ہوا جس سے کلیننگ سیکشن تباہ ہو گیا۔ دوسرا دھماکہ لیبارٹری سے ملحقہ فیکٹری کے مین مشین مین روم میں ہوا ہے اور پورا مین روم ان مشینوں سمیت مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے"..... بروس نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو چیف کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے اور لیبارٹری تباہ ہو گئی"..... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں چیف میں بھی پہلے یہی سمجھا تھا لیکن جب کچھ لوگوں کو ہوش آیا تب اصل صورت حال کا علم ہوا ہے۔ وہ کلیننگ سیکشن تو لیبارٹری سے علیحدہ تھا اور جو حصہ دوسرے دھماکے سے تباہ ہوا ہے وہ لیبارٹری کا آپریشنل روم تھا لیکن اصل لیبارٹری جو اس سے نیچے تھی وہ بچ گئی ہے اصل کام وہیں ہو رہا تھا۔ اس اوپر ہال میں موجود مشینری تو نیچے موجود مشینری کو کنٹرول کرنے کا کام کرتی تھی اس لئے اصل لیبارٹری صاف بچ گئی ہے البتہ اس دھماکے نے اس تباہ ہونے والے ہال کے فرش کو تباہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے نیچے موجود مشینری پر بھی ملبہ گرا ہے اور اس سے حساس مشینری کو

فوری نقصان ضرور پہنچا ہے لیکن بہرحال اس سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ پرائڈ بھی نچلے ہال میں تھا اس لئے وہ بھی بچ گیا۔ پھر میں پرائڈ سے ملا اور جب اس نے میری تسلی کرائی تو مجھے تسلی ہوئی ہے۔ اب میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ اب ان ایجنٹوں کو کیا کرنا ہے"..... بروس نے کہا تو چیف جس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"..... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"چیف میں نے یہ بات اس لئے پوچھی ہے کہ مخالف ایجنٹ اپنے طور پر لیبارٹری تباہ کر چکے ہیں اس لئے اب تو وہ لامحالہ واپس ہی جائیں گے اور اس طرح لیبارٹری ہمیشہ کے لئے ان سے محفوظ رہے گی لیکن اگر انہیں چیک کیا گیا تو پھر ان کے ذہنوں میں یہ شک پیدا ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوئی۔ اب جیسا آپ حکم دیں"۔ بروس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ویری گڈ۔ بروس تم نے اپنی ذہانت سے مجھے حیران کر دیا ہے۔ تم نے واقعی انتہائی گہری بات سوچی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ تم عام لوگوں کی طرح جذبات میں نہیں آئے۔ ویری گڈ۔ واقعی اب ان کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ہے وہ اب پوری طرح مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں گے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ اس بارے میں تسلی کرنا چاہیں تو تم میری پرائڈ سے بات کراؤ تاکہ میں اسے کہہ

دوں کہ وہ پوری فیکٹری میں ہی مشہور کر دے کہ لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف میرا بھی یہی خیال تھا اس طرح لیبارٹری ہر لحاظ سے محفوظ رہے گی۔ اس اپر ہال کی مشینری دوبارہ نصب ہو سکتی ہے اور کام جاری رہ سکتا ہے"...... بروس نے کہا۔

"اوکے تم پرائڈ سے میری بات کراؤ"...... چیف نے کہا۔

"ہیلو چیف میں پرائڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد پرائڈ کی ڈھیلی سی آواز سنائی دی۔

"پرائڈ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ یہ لوگ کیسے لیبارٹری تک پہنچ سکے اور کیسے انہوں نے یہ دھماکے کر دیئے"...... چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف پہلے تو کلیننگ سیکشن کے سٹیشن کے محافظوں کو ہلاک کیا گیا پھر اس میں کام کرنے والے مشینری آپریٹر ہلاک کئے گئے اس کے بعد یہ لوگ گٹر لائن میں اترے اور پھر انہوں نے ایک خشک پائپ میں جو کلیننگ سیکشن کا مین پائپ تھا کوئی طاقتور بم رکھ دیا اور پھر اس بم کو بلاسٹ کیا گیا اس طرح گٹر لائن بھی تباہ ہو گئی اور کلیننگ سٹیشن بھی لیکن چونکہ یہ لیبارٹری بالکل علیحدہ تھی اس لئے لیبارٹری پر اس کا اثر نہ پڑ سکا۔ ابھی ہم اس سلسلے میں مصروف تھے کہ اچانک اطلاع ملی کہ اپر ہال میں کنٹرولنگ مشینری تباہ ہو گئی ہے اور پھر کچھ دیر بعد ہی ایک انتہائی خوفناک دھماکے سے ہال مکمل طور

پر تباہ ہو گیا۔ پھر میں نے جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق ولنگٹن سے وزارت معدنیات کی ایک اعلیٰ اختیاراتی ٹیم فیکٹری کے معائنے کے لئے چیف سیلز آفیسر جیمسن کے پاس پہنچی۔ جیمسن نے ان کے کاغذات چیک کئے اور پھر ولنگٹن سے سپیشل سیکرٹری سے بات کی تو یہ کنفرم ہو گیا کہ ٹیم واقعی اصل ہے۔ چنانچہ وہ انہیں معائنہ کرانے کے لئے لے آیا جب یہ لوگ فیکٹری کے مین مشین روم میں تھے کہ اس وقت کلیننگ سیکشن کا دھماکہ ہوا۔ میں نے فون پر چیف مینجر ٹراس سے بات کی تو چیف مینجر ٹراس انہیں جیمسن کے ساتھ وہیں چھوڑ کر اپنے آفس پہنچا تاکہ وہاں سے تفصیل سے مجھ سے بات کر سکے لیکن پھر اسے اطلاع ملی کہ مشین روم کے اندر ایک خوفناک دھماکہ ہوا ہے۔ مشین روم کو ساؤنڈ پروف ہے اس لئے باہر موجود دربانوں کو اندر سے دھماکے کی ہلکی سی آواز سنائی دی گئی جس پر دروازہ کھولنے کی کوشش کی گئی تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس پر چیف مینجر ٹراس کو اطلاع دی گئی جب وہ وہاں پہنچا تو اس وقت لیبارٹری کے اپر ہال میں خوفناک دھماکہ ہوا جس کے بعد اس دروازے کو توڑا گیا تو معلوم ہوا کہ اندر موجود تمام لوگ جیمسن سمیت ہلاک ہو چکے تھے۔ لیبارٹری کے ریڈ بلاک دیوار کو راہداری والے دروازے کے سامنے سے توڑ دیا گیا ہے پھر راہداری کے انٹری روم میں دونوں دربانوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جنہیں گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا پھر وہ آگے بڑھے تو اپر ہال مکمل طور پر تباہ ہو چکا

تھا۔ وہاں کے سب کام کرنے والوں کی لاشوں کے بھی ٹکڑے اڑ چکے تھے۔ اس کے بعد بروس نے مجھ سے رابطہ کیا میں نے اسے تسلی دی کہ اصل لیبارٹری بچ گئی ہے پھر میں بھی اوپر آیا اور میں نے بھی ان سب کی چیکنگ کی۔ مسٹر بروس بھی میرے ساتھ تھے"۔ پرائڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کے سائنسدان تو زخمی نہیں ہوئے"۔ چیف نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ دراصل اس وقت وہ ایک میٹنگ میں مصروف تھے اس لئے وہ اس ہال میں نہیں تھے۔ وہاں موجود آپریٹر معمولی سے زخمی ہوئے ہیں۔ بہرحال اصل لیبارٹری قطعاً بچ گئی ہے"...... پرائڈ نے جواب دیا۔

"تم نے تو اپنی طرف سے بڑے انتظامات کر رکھے تھے پرائڈ لیکن تم نے دیکھا کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے طور پر کلیننگ سیکشن بھی اڑا دیا اور لیبارٹری بھی۔ میرا خیال ہے کہ ایک گروپ نے کلیننگ سیکشن اڑایا ہے اور دوسرے نے لیبارٹری۔ بہرحال اب تم نے سرکاری طور پر یہی ظاہر کرنا ہے کہ لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے اور تمام سائنسدان بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ پولیس کو اطلاع کر دینا اور انہیں بریف کر دینا لیکن انہیں کسی بھی طرح اصل لیبارٹری کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کو یہی معلوم ہو کہ واقعی لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے اور سائنسدان ہلاک ہو گئے ہیں تاکہ یہ مطمئن ہو کر واپس

چلے جائیں اس طرح یہ لیبارٹری ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گی"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رسیور بروس کو دو"...... چیف نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ بروس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد بروس کی آواز سنائی دی۔

"بروس ابھی تم نے راستن میں ہی رکنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ وہاں چیکنگ کریں لیکن تم نے اس وقت تک حرکت میں نہیں آنا جب تک تمہیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ انہیں اصل لیبارٹری کے بچ جانے کا علم ہو گیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھتا ہوں باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اگر یہ لوگ دوبارہ حرکت میں آئے تو پھر کسی طور بھی بچ کر نہ جا سکیں گے"...... بروس نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔ میں بلگارنیہ اور پاکیشیا میں اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کر دوں گا جیسے ہی مجھے وہاں سے رپورٹس ملیں کہ یہ لوگ کامیابی کی رپورٹ لے کر واپس پہنچ گئے ہیں میں اس وقت تمہیں واپس کال کر لوں گا"...... چیف نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بروس نے کہا اور چیف نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

میجر پرمود اور کیپٹن توفیق ہاگس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ انہیں راسٹن سے واپس آئے ہوئے ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی۔ کلیننگ سیکشن کو بم سے تباہ کر کے وہ پہاڑیوں میں دوڑتے ہوئے ایک دوسرے قصبے کو جانے والی سڑک پر پہنچ گئے تھے اور پھر وہاں سے انہیں ہاگس جانے والی ایک بس نے اٹھا لیا تھا اور اس طرح وہ راسٹن شہر واپس گئے بغیر ہی دارالحکومت ہاگس پہنچ گئے تھے۔ چونکہ یہاں سے جانے کے بعد انہوں نے میک اپ کر لیا تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ یہاں موجود ڈیتھ پاور انہیں اس میک میں نہ پہچان سکے گی۔ انہوں نے یہاں پہنچتے ہی غیر ملکیوں کے ایک پسندیدہ ہوٹل آرانٹی میں دو کمرے کرایہ پر حاصل کر لئے تھے۔ اس ہوٹل میں کسی سے کوئی پوچھ گچھ نہ ہوتی تھی اور نہ ہی کمرے دینے کے لئے کاغذات وغیرہ چیک ہوتے تھے۔ ویسے بھی وہ مقامی یعنی ایکریمی میک

اپ میں تھے اس لئے انہوں نے آسانی سے یہ کمرے حاصل کر لئے تھے۔ گو کیپٹن توفیق کا کمرہ علیحدہ تھا لیکن اس وقت وہ میجر پرمود کے کمرے میں ہی موجود تھا۔

"اب ہمارے یہاں ٹھہرنے کا کیا جواز ہے۔ ہمیں یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے کیونکہ لیبارٹری کی تباہی کے بعد ظاہر ہے ہر طرف انتہائی سخت چیکنگ کی جائے گی"...... کیپٹن توفیق نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن جب تک یہ بات کنفرم نہ ہو جائے کہ واقعی لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہوئی ہے یا نہیں اس وقت تک ہم یہاں سے کیسے واپس جا سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ ہمارا مشن ناکام رہا ہے"...... کیپٹن توفیق نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں لیکن میں بہرحال کنفرم کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے وہاں بم پھٹنے کا دھماکہ بھی سنا اور دھویں اور شعلے بھی دیکھے لیکن اس کے باوجود ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری کا کوئی حصہ سلامت رہ گیا ہو اور دوسری بات یہ کہ میں نے واپسی پر دور سے ایک اور خوفناک دھماکہ بھی سنا تھا۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دھماکہ کیسا تھا۔ بہرحال جب تک معاملات پوری طرح کنفرم نہ ہو جائیں اس وقت تک ہم واپس نہیں جا سکتے"...... میجر پرمود نے

جواب دیا۔

"دوسرا خوفناک دھماکہ تو میں نے بھی سنا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ یہ دھماکہ لیبارٹری کی مشینری تباہ ہونے کا ہے۔ اس سے تو یہ بات کنفرم ہو جاتی ہے کہ لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے اور دوسری بات یہ کہ اگر یہ بات کنفرم کرنی تھی تو پھر ہمیں ہاگس آنے کی بجائے وہاں راسٹن میں ہی رہنا چاہیے تھا"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"نہیں وہاں ظاہر ہے لیبارٹری تباہ ہوتے ہی ایک ایک آدمی کو چیک کیا جا رہا ہو گا۔ وہ چھوٹا سا علاقہ ہے وہاں آسانی سے چیکنگ ہو سکتی ہے جبکہ یہ دارالحکومت ہے یہاں چیکنگ اتنی آسانی سے نہیں ہو سکتی۔ جہاں تک معلومات حاصل کرنے کی بات ہے تو میں نے اس کے لئے ایک اور طریقہ استعمال کیا ہے۔ یہ لیبارٹری بہرحال یہودیوں کی ہے اور اس کی سرپرستی اسرائیلی حکام کر رہے ہیں اور بلگارنیہ اور اسرائیل کے درمیان دوستانہ تعلقات نہ سہی بہرحال رسمی تعلقات تو موجود ہیں اس لئے اسرائیل میں ایسے لوگ موجود ہیں جو وہاں کے بارے میں معلومات مہیا کر سکتے ہیں۔ میں نے ایسے آدمی کو فون کیا ہے وہ حکومتی سطح پر اس بات کی تصدیق کرے گا کہ کیا واقعی لیبارٹری تباہ ہوئی ہے یا نہیں کیونکہ ظاہر ہے اسرائیلی حکام تک تو رپورٹ پہنچ ہی جائے گی"...... میجر پرمود نے جواب دیا تو کیپٹن توفیق نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی بھی تو لامحالہ لیبارٹری کی تباہی کے لئے کام کر رہے ہوں گے۔ ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں وہ کیا کر رہے ہیں"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"ان کے بارے میں معلومات مل جائیں گی"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... کیپٹن توفیق نے چونک کر پوچھا۔

"اگر وہ گرفتار ہو جاتے ہیں یا ہلاک ہو جاتے ہیں تو ظاہر ہے یہ بھی بہت بڑی خبر ہو گی اور لازماً اسرائیلی حکام تک پہنچ جائے گی اور اگر یہ اطلاع وہاں نہ پہنچی تو اس کا مطلب ہو گا کہ وہ لوگ ہاتھ نہیں آئے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہماری کارروائی کو اپنے کھاتے میں ڈال کر پاکیشیا رپورٹ کر دیں کہ لیبارٹری انہوں نے تباہ کی ہے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی ایسی گھٹیا حرکت نہیں کر سکتے کیپٹن توفیق اس لئے ایسی گھٹیا باتیں مت سوچا کرو"...... میجر پرمود نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری میجر۔ میرا یہ مقصد نہیں تھا میں نے تو ایسے ہی روٹین میں یہ بات کر دی تھی"...... کیپٹن توفیق نے معذرت کرتے ہوئے کہا اور میجر پرمود نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میجر پرمود نے ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھالیا۔

"یس جیکب بول رہاہوں"...... میجر پرمود نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تل ابیب سے آپ کے لئے کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بات کراؤ"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہیلو بلیک برن بول رہاہوں ساؤتھ کلب سے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس جیکب بول رہاہوں"...... میجر پرمود نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہاں تل ابیب میں آپ کے بزنس کے سلسلے میں کسی کے پاس کوئی اطلاع موجود نہیں ہے البتہ اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ آپ کے اس بزنس کو ولنگٹن میں قائم سپر سٹار والے ڈیل کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں اگر آپ ولنگٹن میں وے برج کلب ماؤنٹ سٹریٹ کی مالکہ جیولٹ سے بات کریں اور اسے میرا حوالہ دے دیں تو وہ آپ کو آپ کی مطلوبہ معلومات مہیا کر سکتی ہے لیکن اس کے ساتھ معاملہ یہ ہے کہ وہ انتہائی بھاری معاوضہ وصول کرتی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم اس سے براہ راست بات نہیں کر سکتے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہاں سے مناسب نہیں ہے"...... بلیک برن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن معاوضے کے سلسلے میں اسے کیا کہا جائے۔ ظاہر ہے میں تو اس وقت ہاگس میں موجود ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ اسے میرا حوالہ دیں گے تو وہ خود ہی مجھ سے رابطہ کر لے گی باقی کام میں کر لوں گا"...... بلیک برن نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ"...... میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ ساتھ ہی اس نے فون کے نیچے لگے ہوئے سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا اس طرح فون کا رابطہ ہوٹل ایکس چینج سے منقطع ہو گیا اور اب وہ ڈائریکٹ ہو گیا تھا۔ میجر پرمود نے تیزی سے انکوائری کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ولنگٹن کا رابطہ نمبر بتائیں"...... میجر پرمود نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ میجر پرمود نے شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"وے برج کلب ہاؤنٹ سٹریٹ کا نمبر چاہئے"...... میجر پرمود

نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ میجر پرمود نے کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"دے برج کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں بیٹا چوسٹس کے دارالحکومت ہاگس سے جیکب بول رہا ہوں۔ جیولٹ سے بات کرائیں میں نے اس سے تل ایب کے بلیک برن کے حوالے سے بات کرنی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جیولٹ بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد کرخت سا تھا۔

"بلیک برن کے حوالے سے آپ سے بات کرنی تھی۔ کیا آپ کا فون محفوظ ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو مسٹر جیکب اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"محترمہ مجھے بلیک برن نے بتایا ہے کہ بیٹاچوسٹس کے ایک شہر راسٹن میں واقع سلور ٹرم فیکٹری کے اندر لیبارٹری کو ولنگٹن کا سر سٹار ڈیل کر رہا ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ دشمن ایجنٹوں نے یہ لیبارٹری تباہ کر دی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ

لیبارٹری مکمل طور پر تباہ نہیں ہوئی بلکہ جزوی طور پر ہوئی ہے اس بارے میں حتمی معلومات چاہتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ کون ہیں اور کیوں ایسا چاہتے ہیں"...... جیولٹ نے کہا۔

"آپ جو معاوضہ چاہیں آپ کو مل سکتا ہے اس سلسلے میں آپ بلیک برن سے تل ایب میں بات کر سکتی ہیں لیکن میں کیوں کا لفظ پسند نہیں کیا کرتا"...... میجر پرمود نے خشک لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے کم از کم یہ تو معلوم ہو کہ دشمن کون ہے تب ہی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں"...... جیولٹ نے کہا۔

"بلگارنوی اور پاکیشیائی ایجنٹوں کی علیحدہ علیحدہ ٹیمیں کام کر رہی تھیں"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ دو روز بعد فون کریں"...... جیولٹ نے کہا۔

"سوری مس جیولٹ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے ہمیں تو زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر معلومات چاہئیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ایک گھنٹے میں لیکن پھر تو معاوضہ آپ کو بہت زیادہ دینا ہو گا"...... جیولٹ نے کہا۔

"معاوضے کی آپ فکر نہ کریں۔ معلومات جلد اور حتمی ہونی چاہئیں"...... میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے ایک گھنٹے بعد دوبارہ کال کریں"...... جیولٹ نے کہا تو میجر پرمود نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر ایک گھنٹے تک

باتیں کرتے رہے پھر میجر پرمود نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"وے برج کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس جیولٹ سے بات کرائیں میں ہاگس سے جیکب بول رہا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جیولٹ بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جیولٹ کی آواز سنائی دی۔

"جیکب بول رہا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"مسٹر جیکب میں نے بلیک برن سے بات کی تھی اس نے چونکہ گارنٹی دے دی تھی اس لئے مجھے ہنگامی طور پر آپ کا کام کرنا پڑا۔ سپر سٹار کے چیف کی پرسنل سیکرٹری کے ذریعے میں حتمی معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہوں۔ سپر سٹار کا چیف ایجنٹ بروس راسٹن پہنچا تھا۔ اس نے سپر سٹار کے چیف کو جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق اصل لیبارٹری تباہ ہونے سے بچ گئی ہے جبکہ کلیننگ سیکشن جو لیبارٹری سے علیحدہ تھا وہ پہلے تباہ ہوا ہے اس کے بعد وزارت معدنیات کی ایک اعلیٰ اختیاراتی ٹیم فیکٹری کے مشین روم میں پہنچی اور پھر وہاں انہوں نے لیبارٹری کو تباہ کر دیا لیکن وہ بھی لیبارٹری کے ایسے حصے کو جس میں کنٹرولنگ مشینری نصب تھی

تباہ کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اصل لیبارٹری جو نچلے حصے میں تھی تباہ ہونے سے بچ گئی ہے۔ سائنسدان بھی بچ گئے ہیں البتہ ملبے کی وجہ سے مشینری کو معمولی نقصان پہنچا ہے لیکن بروس کی تجویز پر یہ مشہور کیا گیا ہے کہ لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے اور بروس کی ہی تجویز پر سپر سٹار کے چیف نے بھی اس بات کی منظوری دے دی ہے کہ پاکیشیائی اور بلگارنوی ایجنٹوں کو نہ پکڑا جائے تاکہ وہ مطمئن ہو کر کہ انہوں نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے واپس چلے جائیں"...... جیولٹ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"او کے شکریہ"...... میجر پرمود نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کیپٹن توفیق جو لاؤڈر پر ساری بات سن رہا تھا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کا خدشہ درست نکلا۔ اگر آپ اس خدشے کا اظہار نہ کرتے تو واقعی ہم یہ سمجھ کر واپس چلے جاتے کہ مشن مکمل ہو گیا ہے"۔ کیپٹن توفیق نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس رپورٹ سے دوسرے دھماکے کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ یہ دوسرا دھماکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے۔ وہ وزارت معدنیات کی اعلیٰ اختیاراتی ٹیم بن کر وہاں پہنچے لیکن یقیناً وہ بھی ہماری طرح یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ مشن مکمل ہو گیا ہے اور دوسری بات یہ کہ ہمارا مشن مکمل طور پر ناکام رہا ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو کیپٹن توفیق بے اختیار چونک پڑا۔

"مکمل طور پر ناکام۔ کیا مطلب"...... کیپٹن توفیق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے جیولٹ کی رپورٹ نہیں سنی۔ اس نے بتایا ہے کہ کلیننگ سیکشن لیبارٹری سے بالکل علیحدہ تھا اور ہمارے ایکشن سے کلیننگ سیکشن تو تباہ ہو گیا لیکن لیبارٹری کو کوئی گزند نہیں پہنچی اس طرح ہم تو مکمل طور پر اپنے مشن میں ناکام رہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بہرحال جزوی طور پر اس لیبارٹری کو نقصان تو پہنچایا ہے"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن اب کیا پروگرام ہے"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"اب وہاں بروس موجود ہے۔ وہ سپر سٹار کا چیف ایجنٹ ہے اور سپر سٹار ایکریمیا میں اسرائیل کی خاصی طاقتور ایجنسی ہے اس لئے بروس نے لامحالہ وہاں راسٹن میں ہر قسم کا انتظام کیا ہو گا کیونکہ اس کے ذہن میں بھی یقیناً یہ بات موجود ہو گی کہ ہم لیبارٹری کی تباہی کو کنفرم کرا سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں کسی بھی ذریعے سے یہ معلوم ہو جائے کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوئی تو لامحالہ ہم دوبارہ اٹیک کریں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ اب ہمیں فلاور ورک والے قدیم چرچ کے راستے کو استعمال کرنا چاہئے۔ یہ راستہ اب محفوظ رہے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن یہ راستہ تو لیبارٹری کے اندر سے بند کیا گیا ہے۔ اسے

کھولا کیسے جائے گا"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ لیبارٹری کی دیواریں ریڈ بلاک سے بنائی گئی ہیں پہلے تو یہ ریڈ بلاک ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہوتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ اب اسے کاٹا جا سکتا ہے البتہ یہ بات ہے کہ اس مخصوص آلے کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں ولنگٹن جانا پڑے گا کیونکہ وہ یہاں نہیں ملے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہ تو اور بھی اچھا ہے اس طرح اگر ہماری یہاں نگرانی ہو رہی ہو گی تب بھی رپورٹ انہیں یہی پہنچے گی کہ ہم مطمئن ہو کر واپس چلے گئے ہیں"...... کیپٹن توفیق نے جواب دیا اور میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور جولیا دونوں ایکریمین میک اپ میں سلور ٹرم فیکٹری کی وسیع و عریض کینٹین کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے ہاٹ کافی موجود تھی۔ عمران کے ساتھی علیحدہ کار میں یہاں پہنچے تھے جبکہ عمران اور جولیا علیحدہ کار میں آئے تھے۔ ان دونوں کے پاس ایکریمیا کے سب سے بڑے اخبار ایکریمین انٹرنیشنل کے خصوصی رپورٹرز کے مصدقہ کارڈ موجود تھے۔ عمران نے یہ کارڈ خصوصی طور پر منگوائے تھے۔ انہیں اگر چیک کیا جاتا تب بھی یہ درست ہی ثابت ہوتے اس لئے وہ دونوں مطمئن بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے فیکٹری کے چیف مینجر ٹراس سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن چیف مینجر ٹراس نے انہیں دو گھنٹے بعد کا وقت دیا تھا کیونکہ وہ بے حد مصروفیت کی وجہ سے ملاقات کا وقت نہ نکال سکتا تھا۔ چنانچہ عمران ادرستہ یہاں کینٹین میں آکر بیٹھ گئے تھے۔

"ہمیں اپنے ساتھیوں کی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی مشکل میں پھنس جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"فکر مت کرو وہ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں انہیں ہر سچوئیشن سے نمٹنا آتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ انہیں ابھی یہاں بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک دور سے ایک دھماکے کی خوفناک آواز سنائی دی اور اس دھماکے کی آواز سنتے ہی کینٹین میں جیسے افراتفری سی پیدا ہو گئی۔ کینٹین میں بیٹھے ہوئے مزدور ٹائپ کے لوگ اور کینٹین کے ویٹرز تیزی سے باہر کو لپک رہے تھے۔ یہ کینٹین دوسری منزل پر تھی۔

"آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا۔ عمران نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر پیالی کے نیچے رکھ دیا تھا اور پھر وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے لیکن وہاں اس قدر رش تھا کہ باہر نکلنے کا فوری طور پر کوئی سکوپ نہ تھا۔ اسی لمحے عمران کو قریب سے ہی سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دیں تو عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اوپر چھت پر پہنچ گئے۔ چھت پر پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ فیکٹری کے سب سے آخری کونے سے آگ اور دھوئیں کے شعلے سے اٹھتے دکھائی دے رہے ہیں جبکہ فیکٹری میں لوگ ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے تھے لیکن یہ دیکھ کر عمران کے ہونٹ بھینچ گئے تھے کہ فیکٹری میں وہ جگہ جو اس کے خیال کے [illegible] بیبارٹری ہو

سکتی ہے یہ سب علاقے مکمل طور پر محفوظ تھے۔

" یہ دھماکہ تو شاید فیکٹری سے باہر ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں میرا بھی یہی خیال ہے لیکن یہ دھماکہ بہرحال طاقتور بم کا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

" اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال ہمیں انتظار کرنا ہے"۔ عمران نے کہا اور واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا اور وہ ایک بار پھر کینٹین میں آکر بیٹھ گئے۔

" یہ کیسا دھماکہ تھا"...... عمران نے ایک ویٹر سے پوچھا۔

" جناب فیکٹری کے باہر گندہ پانی صاف کرنے کا سیکشن ہے جسے کلیننگ سیکشن کہا جاتا ہے وہ دھماکے سے تباہ ہو گیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ اس کی مشینری خراب ہونے کی وجہ سے دھماکے سے پھٹ گئی ہے"...... ویٹر نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب چیف مینجر سے ملاقات کے لئے مزید انتظار کرنے پڑے گا"...... عمران نے کہا اور ویٹر کو مزید کافی لانے کا آرڈر دے دیا لیکن اس سے پہلے کہ کافی ان تک پہنچتی یکلخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا اور قریب ہوا تھا کہ کینٹین کی کھڑکیاں دروازے تو ایک طرف میزیں بھی اچھل کر زمین پر جا گریں۔ کئی لوگ بھی کرسیوں سمیت نیچے جا گرے اور ہر طرف چیخ و پکار اور شور سا برپا ہو گیا۔ خوفناک دھماکے کی گونج

کافی دیر تک فضا میں قائم رہی۔ عمران اور جولیا دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ان کے چہروں پر ہلکے ہلکے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس دھماکے کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مشن میں کامیاب رہی ہے۔

" آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا اور ایک بار پھر وہ سیڑھیوں کے ذریعے چھت پر پہنچ گئے اور پھر انہیں عین اس جگہ جہاں ان کے اندازے کے مطابق لیبارٹری تھی دھویں اور گرد و غبار کا بادل سا اٹھتا دکھائی دیا۔ اس بار پوری فیکٹری میں خطرے کے سائرن بج رہے تھے اور ہر طرف شدید افراتفری کا عالم تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اچانک فیکٹری پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔

" آؤ۔ اس کا مطلب ہے کہ کام ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سیڑھیاں اتر کر واپس کینٹین میں آئے تو وہاں سے لوگ باہر جا چکے تھے اس لئے وہ بھی تیزی سے چلتے ہوئے باہر آئے اور تھوڑی دیر بعد وہ بھی لوگوں میں شامل ہو کر کینٹین سے باہر پہنچ گئے اور پھر مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے وہ راسٹن کے شمال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پھر مین روڈ سے ہٹ کر وہ ایک سائیڈ روڈ پر سے گزرتے ہوئے ایک پہاڑی ڈھلوان پر بنے ہوئے ایک جدید اور خوبصورت سے ہٹ نما مکان پر پہنچ گئے۔ یہ ہٹ انہوں نے ایک سیاحتی کمپنی سے کرایہ پر حاصل کیا تھا اور صفدر اور اس کے ساتھیوں نے مشن مکمل کرنے کے بعد واپس اس جگہ پہنچنا تھا۔ عمران اور جولیا کے وہاں پہنچنے

تک صفدر اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔

"اس دھماکے کے بعد لامحالہ یہاں ہر طرف چیکنگ ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چیکنگ کرنے والے یہاں بھی پہنچ جائیں"۔ جولیا نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہمارے کاغذات درست ہیں۔ جہاں تک ساتھیوں کا تعلق ہے تو انہیں وقتی طور پر تہہ خانے میں چھپایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ وہ دونوں مین روڈ کے قریب ہی ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کھڑکیوں میں لگے ہوئے شفاف شیشوں کی وجہ سے انہیں باہر کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد اچانک صفدر اور ان کے ساتھی سامنے آگئے اور جولیا اور عمران انہیں دیکھ کر بے اختیار کھڑے ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اپنے تمام ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ عمران اور جولیا دونوں کے چہروں پر یہ دیکھ کر انتہائی اطمینان کے تاثرات نمودار ہوگئے کہ سب ممبرز بخیریت تھے اور جب صفدر نے عمران کو شروع سے لے کر آخر تک تفصیلات بتائیں تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہوگئے۔

"مبارک ہو۔ تم لوگوں نے واقعی انتہائی کٹھن مشن انتہائی ذہانت سے مکمل کر لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ تو آپ کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہوا ہے"۔

صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری کار تو وہیں رہ گئی اور یقیناً اب تک انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ وزارت معدنیات کا اعلیٰ اختیاراتی وفد کار چھوڑ کر فرار ہو چکا ہے اس لئے ان کی پوری توجہ بہرحال اس کار پر ہی ہو گی لیکن یہ اور بات ہے کہ کار بعد میں چوری کی ثابت ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ لامحالہ یہاں انتہائی سخت چیکنگ ہو گی"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہئے۔ ابھی تو سب لوگ وہاں موجود ہوں گے لیکن جلد ہی اس پورے شہر کو گھیر لیا جائے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اکٹھا یہاں سے نکلنے کی بجائے دو دو کی ٹولیوں میں نکلنا چاہئے۔ میک اپ اور لباس تبدیل کر لو اور نئے کاغذات اپنی جیبوں میں رکھ لو۔ ہاگس کی بجائے اب تم نے ڈارکن پہنچنا ہے۔ وہاں کے ڈاٹن ہوٹل میں تمہیں آسانی سے کمرے مل جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"آپ یہاں رہیں گے"...... صفدر نے عمران سے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اور جولیا یہاں کی صورت حال کو اچھی طرح چیک کر کے وہاں پہنچیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب دو دو کی ٹولیوں میں وقفہ دے

کر ہٹ سے باہر چلے گئے اور اب وہاں عمران اور جولیا ہی باقی رہ گئے۔

" یہ تم کس کنفرمیشن کے چکر میں رک گئے ہو یہاں۔ جب مشن مکمل ہو گیا ہے تو پھر کنفرمیشن کیسی "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مشن کی کامیابی اپنی جگہ لیکن بہرحال کنفرمیشن تو ضروری ہے کیونکہ صفدر اور اس کے ساتھی تو بم رکھ کر نکل گئے تھے اب انہوں نے واپس جا کر تو نہیں دیکھا تھا کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں "۔ عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" آؤ اب چلیں "...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں ہٹ سے باہر آ گئے۔ عمران نے ہٹ کو لاک کیا اور دونوں پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

" کیسے کنفرم کرو گے "...... جولیا نے کہا۔

" ہم خصوصی رپورٹر ہیں اور ہماری یہاں موجودگی میں فیکٹری میں خوفناک دھماکے ہوئے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ فیکٹری پہنچے تو وہاں حالات پر کنٹرول کر لیا گیا تھا لیکن فیکٹری کو ہنگامی حالات کی بنا پر بند کر کے خالی کرا دیا گیا تھا۔ اب وہاں ہر طرف پولیس کی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے جب فیکٹری کے گیٹ پر موجود پہرے داروں کو اپنے خصوصی کارڈ دکھائے تو انہوں نے بتایا کہ چیف مینجر صاحب

کے آفس میں پریس کانفرنس ہونے والی ہے جس میں وہ بھی شامل ہو سکتے ہیں تو عمران جولیا سمیت وہاں پہنچ گیا۔ وہاں واقعی دس بارہ آدمی موجود تھے۔ عمران اور جولیا بھی وہاں جا کر بیٹھ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد دو آدمی اندر داخل ہوئے اور ان کرسیوں پر بیٹھ گئے جو اوپر سٹیج نما حصے میں رکھی ہوئی تھیں اور عمران ان میں سے ایک کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں اس آدمی کو دیکھ کر خیال آ رہا تھا کہ وہ اسے جانتا ہے لیکن اسے یاد نہ آ رہا تھا کہ یہ کون ہے۔ پھر ان دو میں سے ایک نے اپنے آپ کو فیکٹری کا چیف مینجر ٹراس کہہ کر تعارف کرایا اور دوسرے کے بارے میں اس نے بتایا کہ ان کا نام بروس ہے اور ان کا تعلق فیکٹری کے مالکان سے ہے اور یہ ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ولنگٹن سے یہاں پہنچے ہیں تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ بروس نام سنتے ہی اسے یاد آ گیا تھا کہ یہ آدمی ایکریمیا کی مختلف ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے اور خاصا ذہین اور تیز ایجنٹ تھا۔ عمران سے کئی بار اس کا ٹکراؤ ہو چکا تھا لیکن یہ ٹکراؤ عام حالات میں ہوا تھا۔ کبھی اس کے ساتھ حتمی مقابلے کی نوبت نہ آئی تھی۔ چیف مینجر ٹراس بتا رہا تھا کہ فیکٹری کا کلیننگ سیکشن اور فیکٹری کی انتہائی قیمتی لیبارٹری کو تخریب کاروں نے بموں کا نشانہ بنایا ہے اور اس طرح فیکٹری کا کلیننگ سیکشن اور فیکٹری کی لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے اور اس حادثے میں فیکٹری کے چیف سیلز آفیسر سمیت بیس سے زائد افراد ہلاک اور چالیس کے قریب زخمی ہوئے

ہیں۔ پھر صحافیوں کے مختلف سوالات کے جواب میں اس نے بتایا کہ یہ تخریب کار یقیناً فیکٹری مالکان کے مخالفوں نے بھجوائے ہوں گے۔ عمران اور جولیا نے کوئی سوال نہ کیا تھا البتہ دوسرے صحافی سوالات کر رہے تھے۔ پھر یہ پریس کانفرنس ختم کر دی گئی۔ ایک بار پھر ان کے کاغذات اور کارڈ وغیرہ کی انتہائی باریک بینی سے چیکنگ کی گئی چونکہ عمران اور جولیا دونوں کے کاغذات درست تھے اس لئے انہیں بھی چیکنگ کے بعد باقی صحافیوں کے ساتھ وہاں لے جایا گیا لیکن صحافیوں کے اصرار کے باوجود انہیں تباہ شدہ حصے دیکھنے کی اجازت نہ دی گئی اور یہ کہہ کر ٹال دیا گیا کہ ابھی وہاں تحقیقات ہو رہی ہیں۔ عمران اور جولیا بھی باقی صحافیوں کے ساتھ فیکٹری سے باہر آ گئے۔

"مینجر کا رویہ کچھ پراسرار سا نظر آ رہا تھا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں وہ اصل واقعات چھپا رہے تھے اور مینجر کے ساتھ ایکریمی ایجنٹ بروس بھی تھا اس سے معاملات اور پیچیدہ نظر آ رہے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"بہرحال تباہی تو ہوئی ہے اس سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں تباہی تو ہوئی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی بات ہوئی ہے جسے چھپایا جا رہا ہے۔ بہرحال اب بروس کو دیکھنے کے

بعد میں یہ بات معلوم کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اسی ہٹ میں پہنچ گئے۔ عمران نے وہاں پہنچتے ہی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"براؤن کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اینڈریو سے بات کراؤ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ وہ مجھے جانتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو اینڈریو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اینڈریو"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ پرنس آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں آپ۔ کیا ولنگٹن سے"...... اینڈریو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ بہرحال ایکریمیا سے ہی بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" بہرحال فرمائیے میرے لائق کیا حکم ہے "...... اینڈریو نے کہا۔

" ایک یہودی ایجنٹ بروس ایکریمین ایجنسیوں میں کام کرتا تھا اس کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ آج کل وہ کہاں کام کر رہا ہے "۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" بروس ان دنوں سپر سٹار سے متعلق ہے اور سپر سٹار کا چیف ایجنٹ ہے۔ سپر سٹار یہودی تنظیم ہے اور ایکریمیا میں اسرائیلی مفاد کی نگرانی کرتی ہے "...... اینڈریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہارا کوئی آدمی سپر سٹار میں موجود ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" آپ معلوم کیا کرنا چاہتے ہیں مجھے کھل کر بتائیے ۔ بہرحال ولنگٹن میں ایسا کون سا کام ہے جو اینڈریو نہ کر سکتا ہو "۔ اینڈریو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بیٹا چوسٹس ریاست کے ایک چھوٹے سے شہر راسٹن میں معدنیات صاف کرنے والی ایک فیکٹری ہے جس کا نام سلور ٹرم فیکٹری ہے اس فیکٹری کے اندر یہودیوں نے ایک انتہائی خفیہ لیبارٹری قائم کی ہوئی تھی۔ اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ بروس بھی وہاں موجود ہے لیکن فیکٹری کی انتظامیہ کے رویے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کچھ چھپا رہے ہیں اور میں یہی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا چھپا رہے ہیں "...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ وہاں بیٹا چوسٹس میں ہیں۔ بہرحال بروس اگر وہاں موجود ہے تو پھر لامحالہ سپر سٹار کے چیف تک اس کی اصل رپورٹ پہنچی ہو گی۔ میں معلوم کرتا ہوں آپ ایک گھنٹے بعد مجھے دوبارہ کال کریں "...... اینڈریو نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اس اینڈریو نے معاوضے وغیرہ کی کوئی بات نہیں کی "۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" جہاں پرنس آف ڈھمپ کا نام آجائے وہاں معاوضے کی بات کر کے انہوں نے اپنا نقصان کرنا ہے۔ پرنس اپنے طور پر اس قدر عطیہ دے دیتا ہے کہ جو معاوضے سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ رقم تم اپنی جیب سے تو نہ دے دیتے ہو گے یہ تو چیف کی طرف سے ادا ہوتی ہو گی۔ ویسے تو تم ہر وقت روتے رہتے ہو کہ چیف معاوضہ دینے میں کنجوس ہے لیکن کیا وہ تمہارے کہنے پر ان لوگوں کو اس قدر بھاری معاوضے دے دیتا ہے "...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" چیف صرف میرے لئے کنجوس ہے ورنہ مشن پر خرچ کرنے کے لئے اس کا دل بے حد کھلا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ میرے ساتھ کنجوسی کیوں کرتا ہے "...... عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

" کیا کوئی خاص بات ہے "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں

پوچھا۔

" ہاں اسے معلوم ہے کہ میں مقروض اور ضرورت مند رہوں گا تو اپنی جان خطرے میں ڈال کر مشن مکمل کرتا رہوں گا ورنہ اگر مجھے کھلی رقم مل گئی تو یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے مشن مکمل کرنے کی بجائے کوئی اور کاروبار شروع کر دوں"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم اور کاروبار۔ منہ دھو رکھو۔ کاروبار کرنے والے لوگ دوسرے مزاج کے ہوتے ہیں"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کاروبار بے شمار قسم کے ہوتے ہیں۔ مثلاً اب دیکھو کاروں کا بزنس بھی ہو سکتا ہے اور بار کا بھی"...... عمران نے کاروبار کے لفظ کو علیحدہ علیحدہ کر کے بزنس بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا مطلب۔ یہ بار کا کیا مطلب ہوا۔ بار تو شراب خانے کو کہتے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ہماری مقامی زبان میں اسے مے خانہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مے خانہ خوبصورت خواتین کی آنکھوں میں بھی ہوتا ہے اس لئے اب تم خود سوچو کہ مے خانے کا بزنس کس قدر حسین ہو سکتا ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تم خوبصورت خواتین کو کسی دکان پر بٹھا کر شراب فروخت کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

" لاحول ولا قوۃ کیا بدذوقی کی بات کی ہے تم نے۔ واقعی خواتین شناس درست کہتے ہیں کہ خوبصورتی اور عقل دو متضاد چیزیں ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" یہ خواتین شناس کوئی نئی ڈگری ہے کیا"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہ ایسی ڈگری ہے جو اس وقت ملتی ہے جب آدمی مزید خواتین شناسی سے ہی محروم ہو چکا ہوتا ہے۔ عام فہم لفظوں میں وہ قبر میں پاؤں لٹکائے ہوا ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ کچھ دیر بعد عمران نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" براؤن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اینڈریو سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو اینڈریو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد اینڈریو کی آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ۔ کیا رپورٹ ہے اینڈریو"۔ عمران نے کہا۔

" ایک منٹ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو پرنس"...... چند لمحوں بعد اینڈریو کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"رپورٹ چونکہ بے حد اہم ہے اس لئے میں لائن کو محفوظ کر لینا چاہتا تھا۔ بہرحال رپورٹ کے مطابق بروس نے سپر سٹار کے چیف کو راسٹن سے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ لیبارٹری کا صرف اوپر والا حصہ تباہ ہوا ہے۔ اصل لیبارٹری جو اس کے نیچے تھی وہ پوری طرح محفوظ ہے اور کوئی سائنسدان بھی ہلاک نہیں ہوا۔ اوپر والا پورشن جو تباہ ہوا ہے وہاں صرف کنٹرولنگ مشینری تھی اور بس۔ اس کے ساتھ ساتھ کلیننگ سیکشن بھی تباہ ہو گیا ہے اور بروس نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ حملہ آوروں کو جو پاکیشیائی اور بلگارنوی ایجنٹ تھے کیوں نہ واپس جانے دیا جائے تاکہ وہ مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں کہ لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے اگر انہیں پکڑا گیا تو ہو سکتا ہے کہ یہ بات ان کے نوٹس میں آجائے اور وہ دوبارہ حملہ کر دیں۔ سپر سٹار کے چیف نے اس تجویز کی نہ صرف تائید کی بلکہ اسے سراہا۔ بس یہی رپورٹ ہے"...... اینڈریو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے بے حد شکریہ۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سن لیا تم نے اگر ہم تصدیق کئے بغیر چلے جاتے تو نتیجہ کیا نکلتا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"لیکن اب باقی ساتھی تو جا چکے ہیں کیا انہیں واپس بلایا جائے

گا۔ اگر تمہارے ذہن میں ایسی کوئی بات تھی تو انہیں روک لینا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"بروس خاصا تیز اور ذہین ایجنٹ ہے اس لئے اسے ڈاج دینا ضروری ہے اسے یقیناً اطلاع مل گئی ہو گی کہ اجنبی افراد راسٹن سے چلے گئے ہیں اور اب وہ اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھے گا کہ اب جو اجنبی بھی کسی طرف سے راسٹن میں داخل ہو تو اس کی سخت نگرانی کی جائے اس لئے اب ہم دونوں کو باقی مشن مکمل کرنا ہو گا اس طرح ہم آسانی سے بروس کو ڈاج دے سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہمارے پاس تو اسلحہ بھی نہیں ہے اور یہاں راسٹن میں شاید ہی ایسا اسلحہ مل سکے جو لیبارٹری کو تباہ کر سکے"۔ جولیا نے کہا۔

"مل نہیں سکتا۔ بنایا تو جا سکتا ہے۔ یہ پورا علاقہ معدنیات کے لئے مشہور ہے۔ یہاں بے شمار جگہوں پر سے معدنیات نکالی بھی جا رہی ہیں اور مزید معدنیات کی تلاش کا کام بھی جاری ہے اس لئے یہاں ہر ٹائپ اور ہر طاقت کی ڈائنامیٹ مل سکتی ہے اور ڈائنامیٹ کو جوڑ کر انتہائی طاقتور بم تیار کیا جا سکتا ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اس لیبارٹری میں داخل کیسے ہوا جائے کیونکہ وہاں تو ظاہر ہے انتہائی سخت اقدامات کئے گئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہم بطور صحافی اندر داخل ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"واہ ایک کام ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آگیا ہو۔

"کیا"...... جولیا نے بھی چونک کر پوچھا۔

"کلیننگ سیکشن فیکٹری سے باہر ہے لیکن لیبارٹری سے ملحق ہے اور وہ تباہ ہو چکا ہے ظاہر ہے فیکٹری اور لیبارٹری کے لئے اس کا دوبارہ بنایا جانا انتہائی ضروری ہے اس لئے لامحالہ سب سے پہلے اسے بنایا جا رہا ہو گا یا بنایا جائے گا اور اس کے لئے ماہرین اور لیبر دونوں کا انتظام ہو گا اس لئے اس لیبر یا ماہرین کی آڑ لی جا سکتی ہے اور اس تباہی کے بعد یقیناً وہاں ایسا ماحول موجود ہو گا کہ وہاں انتہائی طاقتور بم فائر کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں وہاں یقیناً حفاظت کے انتہائی سخت انتظامات ہوں گے کیونکہ بروس کے ذہن میں بھی یہ بات ہو گی۔ میرا خیال ہے کہ ہم اس بروس کو ہی اغوا کر لیں اور پھر اس کے میک اپ میں ہم انتہائی اطمینان سے کام کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تم نے بروس کو تو دیکھا ہے۔ کم از کم میں اور تم اس کا میک اپ نہیں کر سکتے لیکن البتہ اس چیف مینجر کا میک اپ میں کر سکتا ہوں اور اس کی یقیناً کوئی پرسنل سیکرٹری بھی ہو گی"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بروس فیکٹری کے ایک آفس میں موجود تھا۔ یہ آفس اس نے اپنے لئے مخصوص کر لیا تھا۔ چونکہ اس کا پورا گروپ اس کے ساتھ آیا تھا اس لئے اسے آفس کی ضرورت تھی تاکہ اپنے گروپ سے کام لے سکے۔ اس کے ساتھ اس کے گروپ کے دس افراد آئے تھے جن میں سے چھ کو تو اس نے لیبارٹری اور کلیننگ سیکشن کی نگرانی کی ڈیوٹی دے رکھی تھی جبکہ چار ساتھیوں کو اس نے حملہ آوروں کا سراغ لگانے اور پھر یہ چیک کرنے کی ڈیوٹی دی تھی کہ کیا وہ راسٹن میں موجود بھی ہیں یا نہیں لیکن ابھی تک اسے حملہ آوروں کے سلسلے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی تھی اور اسے سب سے زیادہ فکر اسی سلسلے میں تھی کیونکہ ان کی واپسی کا مطلب تھا کہ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ لیبارٹری مکمل طور پر تباہ بھی ہوئی ہے یا نہیں اور اگر وہ واپس نہیں جاتے تو اس کا مطلب ہو گا کہ انہیں اس بات کا علم ہو

گیا ہے کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ دوبارہ حملہ کر سکتے تھے۔ ایسی صورت میں ان کا خاتمہ بروس کی ڈیوٹی میں شامل تھا۔ اس کی میز پر اخبارات کا بنڈل موجود تھا اور اس کی پالیسی کے مطابق تمام اخبارات میں درج تھا کہ فیکٹری کی لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود بروس کی چھٹی حس نے اسے بے چین کر رکھا تھا۔ اسے نجانے کیوں یہ یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ لوگ واقعی مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں گے۔ اسے معلوم تھا کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس ہو یا بلگارنوی ڈی ایجنٹ یہ لوگ عام ایجنٹ نہیں ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس معاملے میں خاصا بے چین تھا۔ وہ بیٹھا اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں اور تجزیے پڑھ رہا تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بروس بول رہا ہوں"...... بروس نے کہا۔

"چیف سے بات کریں"...... دوسری طرف سے سپر سٹار کے چیف کی پرسنل سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی تو بروس بے اختیار چونک پڑا۔

"ہیلو"...... چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں بروس بول رہا ہوں"...... بروس نے کہا۔

"حملہ آوروں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کیا وہ مطمئن ہو کر واپس چلے گئے ہیں یا نہیں"...... چیف نے پوچھا۔

"ابھی ان کی تلاش جاری ہے چیف۔ ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ویسے یہاں کے حالات تو میں نے ایسے بنا دیئے ہیں کہ انہیں کسی طرح بھی یہ شک نہ ہو سکے کہ لیبارٹری بچ گئی ہے"...... بروس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کی حفاظت کا کیا بندوبست کیا ہے تم نے"۔ چیف نے پوچھا۔

"میرے گروپ کے آدمی حفاظت کر رہے ہیں چیف اور وہ ہر لحاظ سے الرٹ ہیں"...... بروس نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کو دوبارہ بنانے کے سلسلے میں کیا ہو رہا ہے"۔ چیف نے کہا۔

"میری ڈاکٹر روگر سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اس کے لئے انتہائی قیمتی مشینری دوبارہ منگوانا پڑے گی اور اس کی بحالی میں کم از کم چھ ماہ کا عرصہ لگ جائے گا"۔ بروس نے جواب دیا۔

"کوئی ایسا نقصان تو نہیں ہوا جس کی تلافی نہ کی جا سکے"۔ چیف نے پوچھا۔

"نہیں چیف۔ ایسا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ بنیادی مشینری اور فارمولا وغیرہ سب محفوظ ہیں"۔ بروس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں نے اسرائیل تفصیلی رپورٹ دینی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ تازہ ترین رپورٹ لے لوں۔ بہرحال تمہیں ہر صورت

ں ہوشیار رہنا ہو گا۔ مشیزی بھی اس انداز میں منگوانا اور ان کی نصیب بھی اس انداز میں کرانا کہ اس کی اطلاع دوبارہ پاکیشیا یا نگارنیہ تک نہ پہنچ سکے"....... چیف نے کہا۔

" یس چیف۔ ایسے ہی ہو گا"...... بروس نے جواب دیا تو دوسری رف سے رابطہ ختم ہو گیا تو بروس نے رسیور رکھ دیا لیکن جیسے ہی س نے رسیور رکھا فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی اور بروس نے ہاتھ ڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس بروس بول رہا ہوں"....... بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

" کیری بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے ائب کیری کی آواز سنائی دی۔ کیری اس گروپ کا انچارج تھا جو حملہ وروں کو تلاش کر رہا تھا۔

" اوہ یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... بروس نے بے چین سے لہجے یں پوچھا۔

" باس میں نے دونوں حملہ آور گروپوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ ہمیں یسے شواہد مل گئے ہیں جن سے ہم کنفرم ہو گئے ہیں کہ یہ دو علیحدہ علیحدہ گروپ تھے۔ ان میں سے ایک گروپ نے جو دو افراد پر مشتمل تھا کلیننگ سیکشن کو تباہ کیا ہے اور وہ لوگ پہاڑی علاقے کے اندر سے ہوتے ہوئے اس سڑک پر پہنچ گئے جہاں سے وہ براہ راست ہاگس چلے گئے ہیں۔ یہ اطلاع اس بس کے ڈرائیور سے ملی ہے جسے ٹریس کر یا گیا تھا اور جس نے انہیں اٹھایا تھا اور یہ گروپ حتمی طور پر ہاگس

پہنچ گیا ہے جبکہ دوسرے گروپ میں جو کہ وزارت معدنیات کا اعلیٰ سطحی وفد بن کر آیا تھا اس کا بھی سراغ لگا لیا گیا ہے۔ یہ گروپ بھی دو دو کی ٹولی کی صورت میں بسوں کے ذریعے ہاگس کی بجائے ڈارکن پہنچا ہے البتہ ایک اہم بات کا بھی پتہ چلا ہے اور وہ یہ کہ یہ گروپ ایک ایسے ہٹ میں پہنچا تھا جسے ایکریمین انٹرنیشنل کے خصوصی رپورٹرز نے اپنے لئے بک کرایا تھا۔ ان کے نام مائیکل اور الزبتھ ہیں۔ میں نے اس ہٹ پر ریڈ کیا ہے لیکن یہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے لیکن ان دونوں کو زیرو مارکیٹ کے قریب چیک کر لیا گیا ہے چونکہ یہ صحافی ہیں اس لئے ان کے بارے میں آپ سے اجازت لینا ضروری ہے"...... کیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ان دونوں کو بے ہوش کر کے فیکٹری کے سپیشل روم میں پہنچا دو۔ میں ان سے خود پوچھ گچھ کروں گا"...... بروس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس میں انہیں بے ہوش کر کے سپیشل روم میں بھجواتا ہوں"۔ کیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" راسٹن میں داخل ہونے والے تمام راستوں پر سخت ترین چیکنگ رکھو اور کسی بھی مشکوک اجنبی کو چیک کئے بغیر نہ چھوڑو"۔ بروس نے جواب دیا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بروس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنے ذہن میں دھماکے سے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ سر میں اس قدر شدید درد ہو رہا تھا کہ عمران کو ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا سر درد کی شدت سے چیخ جائے گا لیکن پھر آہستہ آہستہ درد کی شدت کم ہوتی چلی گئی۔ عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا۔ جب وہ جولیا کے ساتھ زیرو مارکیٹ میں گھوم رہا تھا جہاں ڈائنامیٹ فروخت کرنے کی باقاعدہ دکانیں موجود تھیں۔ عمران اور جولیا نے کئی دکانیں چیک کی تھیں لیکن انہیں کہیں بھی اپنے مطلب کی چیز نہ ملی تھی اور پھر وہ جیسے ہی ایک گلی میں گھومے اچانک عمران کے سر پر دھماکہ سا ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا دوسرا خوفناک دھماکہ اسے محسوس ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا

تھا اور اس کے سر میں شدید درد کی لہریں موجود تھیں۔ چنانچہ شعور بیدار ہوتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اسے سر پر ضربیں لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔ اس لئے ہوش میں آنے کے بعد اسے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسی سے باندھا گیا تھا جبکہ اس کے دونوں ہاتھ جو اس کے پہلوؤں میں موجود تھے علیحدہ سے نہ باندھے گئے تھے۔ ساتھ دوسری کرسی پر جولیا موجود تھی اس کی گردن اور جسم ڈھلکا ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ابھی بے ہوش ہے۔ اس کو بھی کرسی کے ساتھ رسی سے باندھا گیا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک طرف دیوار کے ساتھ چار خالی کرسیاں بھی موجود تھیں۔ کمرے کی دوسری دیوار کے ساتھ زمین سے چھت تک لکڑی کی بڑی بڑی پیٹیاں موجود تھیں۔ عمران نے ان لکڑی کی پیٹیوں پر لکھے ہوئے الفاظ کو غور سے پڑھا تو وہ سمجھ گیا کہ ان پیٹیوں میں سائنسی سامان لایا گیا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ سلور ٹرم فیکٹری کے کسی ایسے سٹور میں موجود ہیں جس کا تعلق لیبارٹری سے تھا۔ عمران نے اپنے دونوں ہاتھ کھسکانے شروع کر دیئے اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اس نے دونوں ہاتھ اپنی پشت پر کئے اور پھر ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکنے سے اس کی انگلیوں کے ناخنوں میں موجود بلیڈ باہر آ گئے اور عمران نے ان بلیڈوں کی مدد سے رسی کو کاٹنا شروع کر دیا۔ رسی نائیلون کی تھی اور عمران کے ہاتھ چونکہ پوری آزادی سے حرکت

نہ کر پا رہے تھے اس لئے اسے ان رسیوں کو کاٹنے میں خاصی تکلیف ہو رہی تھی لیکن وہ مسلسل اپنی کوشش میں لگا رہا اور پھر ایک رسی ذرا سی ڈھیلی ہو گئی تو وہ سمجھ گیا کہ رسی اس حد تک کٹ گئی ہے کہ ایک زور دار جھٹکے سے اسے توڑا جا سکتا ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ ایسا کرتا کمرے کی سائیڈ میں موجود دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے بیٹری سے چلنے والا جدید ترین میک اپ واشر اٹھایا ہوا تھا۔

"ارے یہ تو ہوش میں ہے"...... ان میں سے ایک نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ کون ہو اور تم نے ہم صحافیوں کو کیوں اس طرح قید کر رکھا ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم صحافی نہیں ہو بلکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھی ہو۔ ابھی تمہاری اصلیت سامنے آجائے گی"...... ان میں سے ایک نے سخت لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ کر انہوں نے عمران کے سر اور چہرے پر میک اپ واشر کا کنٹوپ چڑھانا شروع کر دیا۔ عمران کو چونکہ معلوم تھا کہ سپیشل میک اپ اس واشر سے واش نہ ہو سکے گا اس لئے اس نے بھی چیکنگ کرا لینا مناسب سمجھا۔ چند لمحوں بعد جب واشر کو آن کیا گیا تو تیز گرم بھاپ عمران کے چہرے کے گرد پھیل گئی۔ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے چہرے کو کسی نے آگ میں ڈال دیا ہو لیکن اس نے اس تکلیف کو بھی برداشت کیا اور پھر چند

لمحوں بعد واشر ہٹا لیا گیا۔

"یہ تو میک اپ میں نہیں ہے"...... ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس عورت کو بھی چیک کرو"...... ایک نے کہا اور پھر وہ دونوں جولیا کی طرف بڑھ گئے لیکن جولیا کا چہرہ بھی جب واشر ہٹانے سے پہلے جیسا نکلا تو ان دونوں کے چہروں پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔ اسی لمحے جولیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ گرم بھاپ کی وجہ سے وہ بھی ہوش میں آ گئی تھی۔

"ہمیں کس نے قید کر رکھا ہے"...... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف بروس ابھی آ رہے ہیں ان سے یہ سارے سوالات کرنا"۔ ایک آدمی نے کہا اور پھر ان میں سے ایک تو وہیں رہ گیا جبکہ دوسرا میک اپ واشر اٹھائے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کیا ہم کسی سنڈیکیٹ کی قید میں ہیں"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا حالانکہ بروس کا نام سننے کے بعد وہ ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔

"خاموش رہو"...... اس آدمی نے جھڑک کر جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی۔

"مائیکل یہ کون لوگ ہیں اور کیوں ہمیں یہاں باندھا گیا ہے"۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی بات میں ان صاحب سے پوچھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن یہ پٹھے پر ہاتھ ہی نہیں رکھنے دیتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور بروس اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہ آدمی تھا جو میک اپ واشر لے کر باہر چلا گیا تھا۔

"اوہ تم تو چیف مینجر کی پریس کانفرنس میں بھی شامل تھے۔ کون ہو تم اور تم نے ہم دونوں کو اس طرح یہاں کیوں باندھ رکھا ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرسی لے آؤ کیری"...... بروس نے اپنے ساتھی سے کہا تو اس کے ساتھی نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دی اور بروس اس پر بیٹھ گیا۔

"تم نے کس قسم کا میک اپ کیا ہوا ہے کہ میک واشر سے بھی صاف نہیں ہوا"...... بروس نے کہا۔

"میک اپ۔ کیسا میک اپ۔ تم پہلے ہمارے سوال کا جواب دو۔ ہم بین الاقوامی سطح کے صحافی ہیں۔ تم لوگوں نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ کیا ہم مجرم ہیں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں کے کاغذات بھی درست ہیں اور تم دونوں کے چہرے پر میک اپ بھی ثابت نہیں ہو سکا لیکن تم دونوں نے آبادی سے ہٹ کر ایک ہٹ لیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو اسی ہٹ میں

آتے جاتے دیکھا گیا ہے اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ وہ ہیں جنہوں نے فیکٹری کی لیبارٹری تباہ کی ہے اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اصل صورت حال بتا دو ورنہ تم دونوں کی لاشیں بھی کسی کو دستیاب نہ ہو سکیں گی"...... بروس نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہمارے ہٹ میں دیکھا گیا ہے۔ یہ کیا بکواس ہے۔ ہمارا کسی پاکیشیائی ایجنٹ سے کیا واسطہ اور اگر ایسا ہے بھی ہی تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم ہمیں اس طرح بے ہوش کر کے یہاں رسیوں سے باندھ دو اور اس طرح ہم سے بات چیت کرو جس طرح ہم قومی مجرم ہوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو تم انکار کرتے ہو کہ تمہارا کوئی تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے نہیں ہے۔ سوچ لو کیونکہ میرے یہ ساتھی ابھی تم پر تشدد کر کے تم سے اصل بات اگلوا لیں گے لیکن اس کے بعد تم ساری عمر سسک سسک کر گزارو گے۔ تمہارے جسموں کی ساری ہڈیاں بھی ٹوٹ سکتی ہیں"...... بروس نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے تم اپنے متعلق تو بتاؤ کہ تم کون ہو۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے یا کسی سرکاری ایجنسی سے ہے یا تم کسی سنڈیکیٹ کے آدمی ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم جو چاہو سمجھ لو لیکن تمہیں بہرحال اصل بات بتانی ہی پڑے گی"...... بروس نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی

اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان متوحش انداز میں اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا جرگن"...... بروس نے بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"چیف چرچ سے لیبارٹری میں آنے والے سپیشل وے میں دو آدمیوں کی موجودگی مارک کی گئی ہے۔ ڈاکٹر روگر آپ کو بلا رہے ہیں"...... نوجوان نے کہا تو بروس ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سپیشل وے۔ کون سا سپیشل وے۔ کیا یہاں کوئی سپیشل وے بھی ہے"...... بروس نے بے اختیار لہجے میں کہا۔

"یس چیف ڈاکٹر روگر نے بتایا ہے کہ ہاگس کے ایک چرچ سے ایک طویل سرنگ پہاڑیوں کے نیچے سے ہوتی ہوئی لیبارٹری تک پہنچتی ہے۔ اس راستے میں باقاعدہ پٹڑی بچھی ہوئی ہے جس پر سامان لادنے والی ٹرالی چلتی ہے اور اس راستے سے لیبارٹری کے لئے سائنسی سامان کی سپلائی آتی ہے لیکن اسے صرف ضرورت کے وقت کھولا جاتا ہے اور اس کے اندر بھی چیکنگ آلات لگے ہوئے ہیں لیکن اب وہ راستہ بلاک ہے اس لئے ادھر سے کوئی لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتا لیکن اس راستے میں مشین نے دو آدمیوں کو لیبارٹری کی طرف بڑھتے ہوئے مارک کیا ہے"۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیری تم یہیں رکو گے۔ میں آرہا ہوں"...... بروس نے اپنے ساتھ آنے والے آدمی سے کہا اور پھر دوسرے کو اپنے ساتھ آنے کا

اشارہ کرتے ہوئے وہ آخر میں آنے والے نوجوان کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا۔ اب کمرے میں صرف وہ آدمی رہ گیا تھا جو میک اپ واشر لے گیا تھا اور پھر بروس کے ساتھ آیا تھا۔ اس کے کاندھے پر ابھی بھی مشین گن لٹک رہی تھی۔

"تم مجھے اچھے آدمی لگتے ہو۔ کیا تم مجھے پانی پلا سکتے ہو۔ میرا دل ڈوب رہا ہے"۔ عمران نے اس سے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا

"اچھا میں لے آتا ہوں"...... اس آدمی جس کا نام کیری تھا، نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی عمران نے اپنے جسم کو ایک زور دار جھٹکا دیا تو کافی حد تک کٹی ہوئی رسی پہلے ہی جھٹکے سے ٹوٹ گئی۔ رسی ٹوٹتے ہی اس کے جسم کے گرد موجود باقی رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں تو عمران نے اپنے جسم کو بار بار جھٹکے دے کر انہیں کھولا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ رسیوں سے آزاد ہو چکا تھا۔ رسیوں سے آزاد ہو کر وہ تیزی سے جولیا کی کرسی کی پشت پر آیا اور اس نے گانٹھ کھول دی اور پھر وہ آگے بڑھ کر دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا کیونکہ دروازے کے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور کیری ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل اٹھائے جیسے ہی اندر داخل ہوا عمران بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے کیری ہوا میں قلابازی کھا کر نیچے فرش پر گرا۔ اس کے ہاتھ سے بوتل نکل کر فرش پر گری اور ٹوٹ گئی

تھی۔ اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھا اور اسے موڑ دیا۔ کیری کا اٹھتا ہوا جسم ایک دھماکے سے واپس فرش پر گرا۔ اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابھر آئی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا۔

"باہر کتنے آدمی ہیں۔ بولو ورنہ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ باہر ایک آدمی موجود ہے"...... کیری نے رک رک کر جواب دیا۔

"بروس کہاں گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لیبارٹری میں"...... کیری نے جواب دیا اور عمران نے یہاں سے لیبارٹری تک پہنچنے کا راستہ وہاں موجود افراد اور دوسری تفصیلات اس سے معلوم کر کے پیر کو پوری قوت سے موڑ دیا تو کیری کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے جھک کر اس کے کاندھے سے منسلک مشین گن اتاری اور جولیا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا اس دوران رسیوں سے آزاد ہو چکی تھی۔ وہ دونوں اس کمرے کے دروازے کے باہر راہداری میں آ گئے جو آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ کیری نے اسے بتایا تھا کہ موڑ کے بعد ایک کمرہ ہے جس میں مسلح آدمی موجود ہوتا ہے اس لئے عمران موڑ کے قریب پہنچ کر آہستہ ہو گیا۔ موڑ کاٹتے ہی وہ کمرے

کے دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران نے ذرا سا سر آگے کر کے اندر جھانکا تو کمرے میں ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر فون رکھا ہوا تھا۔ عمران نے مشین گن کو ال سے پکڑا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اچھل کر کمرے میں داخل و گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا عمران کے بازو بجلی کی ا تیزی سے حرکت میں آئے اور مشین گن کا بھاری دستہ پوری ت سے اس آدمی کے سر سے ٹکرایا اور وہ چیخ مار کر کرسی سمیت نیچے ا ہی تھا کہ عمران نے دوسری زور دار ضرب رسید کر دی اور اس می کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ میز کے ساتھ ہی مشین گن ی ہوئی تھی وہ جولیا نے اٹھا لی۔ وہ آدمی بے ہوش ہوا تھا ہلاک ہیں ہوا تھا لیکن عمران کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس لئے اس نے مشین گن کی نال اس کے سینے پر رکھ کر دبائی اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس طرح گولیوں کی آوازیں تو نہ نکل سکیں البتہ اس آدمی کا سینہ چھلنی ہو گیا اور عمران تیزی سے سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیری نے اسے بتایا تھا کہ اس کمرے کے بعد بھی راہداری ہے جس کے بعد ایک بڑا ہال آتا ہے جس میں لیبارٹری کی اہم مشینری نصب ہے اور اس ہال کی چھت تباہ ہو چکی ہے۔

میجر پرمود اور کیپٹن توفیق سرنگ نما راستے میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ ایک سیاہ رنگ کا تھیلا کیپٹن توفیق کی پشت سے بندھا ہوا تھا۔ یہ وہ راستہ تھا جو چرچ سے لیبارٹری تک جاتا تھا اور راستے میں باقاعدہ ٹرالی کی پٹڑی بچھی ہوئی تھی۔

" اس پٹڑی کا مطلب ہے کہ راستہ بے حد طویل ہے"۔ کیپٹن توفیق نے کہا۔

" ہاں اور میں حیران ہوں کہ اس قدر طویل سرنگ اس پہاڑی علاقے میں بنائی گئی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

" لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے یہ سب کچھ کیا گیا ہے"۔ کیپٹن توفیق نے کہا اور میجر پرمود نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" اس راستے میں بھی تو چیکنگ مشینری موجود ہو سکتی ہے میجر

صاحب"...... تھوڑی دیر بعد اچانک کیپٹن توفیق نے کہا۔

" لازماً ہو گی"...... میجر پرمود نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تو ان لوگوں کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو جائے گا"۔ کیپٹن توفیق نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" فکر مت کرو یہ کام ہمارے فائدے میں جائے گا۔ وہ لامحالہ ہمیں پکڑنے کے لئے راستہ کھولیں گے"...... میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن وہ یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس بھی تو فائر کر سکتے ہیں یا عقبی طرف سے آ سکتے ہیں"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

" یہاں سے صرف سامان لایا جاتا ہے اس لئے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کی مشینری موجود نہیں ہو گی اور عقبی طرف سے آنے کے لئے انہیں کافی وقت لگے گا"...... میجر پرمود نے کہا اور کیپٹن توفیق نے اثبات میں سرہلا دیا۔ سرنگ شیطان کی آنت کی طرح طویل سے طویل تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ سرنگ میں تازہ ہوا اور روشنی کے ایسے انتظامات کئے گئے تھے کہ بظاہر وہ نظر نہ آتے تھے اسی لئے نہ صرف سرنگ روشن تھی بلکہ اس میں تازہ ہوا بھی مسلسل پہنچ رہی تھی۔ وہ دونوں مسلسل چلتے چلتے آخر کار ایک موڑ پر جیسے ہی گھومے سرنگ ختم ہو گئی اور سرخ پتھروں سے بنی ہوئی دیوار نے سرنگ کو مکمل طور پر بند کر رکھا تھا۔

" ٹروپر مجھے دو اور میزائل گن جوڑ لو۔ جلدی کرو"...... میجر پرمود

نے کیپٹن توفیق سے کہا تو کیپٹن توفیق نے پشت پر لدا ہوا تھیلا اتارا۔ اس کی زپ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا چوکور سیاہ رنگ کا ڈبہ نکال کر میجر پرمود کی طرف بڑھا دیا پھر اس نے تھیلے میں سے میزائل گن کے پارٹس نکال کر انہیں تیزی سے جوڑنا شروع کر دیا۔

"کیا اس دیوار کی دوسری طرف لیبارٹری ہو گی"...... کیپٹن توفیق نے گن جوڑتے ہوئے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کوئی سٹور ہو۔ بہرحال اب اس دیوار کو توڑنا تو پڑے گا"...... میجر پرمود نے کہا اور جب کیپٹن توفیق نے میزائل گن جوڑ کر تھیلے میں سے اس کا میگزین نکال کر اس میں فٹ کر دیا تو میجر پرمود نے اسے پیچھے ہٹ کر دیوار کی سائیڈ میں کھڑے ہونے کا اشارہ کیا اور خود اس نے ڈبہ سرخ پتھروں سے بنی ہوئی دیوار کی جڑ میں رکھا اور اس کی سائیڈ پر موجود سرخ رنگ کے ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر کے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر وہ دوسری طرف دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ چند لمحوں بعد ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ اور اس حصے میں جہاں میجر پرمود اور کیپٹن توفیق موجود تھے سرخ رنگ کا غبار سا پھیل گیا۔ وہ دونوں سانس روکے خاموش کھڑے تھے۔ چند لمحوں بعد جب غبار چھٹ گیا تو انہوں نے دیوار کا ایک بڑا حصہ ٹوٹا

ہوا دیکھا۔ دوسری طرف ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں دیواروں کے ساتھ لکڑی کی پیٹیوں کے ڈھیر زمین سے چھت تک نظر آ رہے تھے۔ میجر پرمود تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پہلے اس سوراخ سے جھانک کر دوسری طرف دیکھا اور پھر ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے کیپٹن توفیق کی طرف دیکھ کر سر سے مخصوص اشارہ کیا تو کیپٹن توفیق بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی میزائل گن کا رخ اس کمرے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ کرچ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک کیپسول نما میزائل اڑتا ہوا اس کمرے کے درمیان زمین سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں ہر طرف گہرے دودھیا رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ میجر پرمود اور کیپٹن توفیق دونوں پیچھے ہٹ گئے تھے اور انہوں نے سانس روک لئے تھے لیکن چند لمحوں بعد انہوں نے سانس لینا شروع کر دیئے پھر وہ دودھیا رنگ کا دھواں بھی غائب ہو گیا۔ میجر پرمود تیزی سے آگے بڑھا اور دیوار میں موجود سوراخ کو پار کر کے وہ اس بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن توفیق بھی اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے کی سامنے والی دیوار کے کونے میں لوہے کا ایک اور بڑا سا دروازہ تھا جو بند تھا۔ میجر پرمود نے ایک نظر اس ہال نما کمرے میں ڈالی اور پھر تیزی سے اس بند دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن دروازے کے قریب پہنچتے ہی وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔ اس نے مڑ کر عقب میں موجود کیپٹن توفیق کو آنکھ سے

مخصوص اشارہ کیا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ دروازے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور جس طرح بارود پھٹتا ہے اس طرح دروازہ ایک دھماکے سے ٹوٹ کر ٹکڑوں میں بٹ کر دوسری طرف بکھر گیا لیکن دروازہ ٹوٹتے ہی دروازے کے اوپر دیوار میں لگی ہوئی سیاہ رنگ کی پلیٹ میں سے یکلخت تیز روشنی کا دھارا سا نکلا اور میجر پرمود اور کیپٹن توفیق اس تیز روشنی میں اس طرح نہا گئے جیسے کسی نے سرچ لائٹ ان پر پھینکی ہو۔ یہ روشنی صرف پلک جھپکنے کے لئے نمودار ہوئی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی میجر پرمود اور کیپٹن توفیق دونوں اس طرح فرش پر گرتے چلے گئے جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے گرتے ہیں۔ مشین پسٹل البتہ اسی طرح میجر پرمود کے ہاتھ میں اور میزائل گن کیپٹن توفیق کے ہاتھ میں موجود تھی۔ نیچے گرتے ہی میجر پرمود اور کیپٹن توفیق کی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں اور دونوں نے ہی بیک وقت آنکھوں کے کونے دبا کر ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور پھر ان کے چہرے سپاٹ ہوتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد دروازے کے خلا کی دوسری طرف چار افراد نمودار ہوئے جن میں سے تین کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ ایک خالی ہاتھ تھا۔

"یہ یقیناً وہ بلگارنوی گروپ ہے جس نے کلیننگ سیکشن تباہ کیا تھا"...... خالی ہاتھ والے نے میجر پرمود اور کیپٹن توفیق کے قریب آ

کر رکتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"ان کے ہاتھوں سے اسلحہ نکال لو اور پھر انہیں اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر لے چلو تاکہ ان صحافیوں کے ساتھ ساتھ ان سے بھی پوچھ گچھ ہو جائے"...... چیف نے کہا۔

"چیف پوچھ گچھ کیا کرنی ہے کیوں نہ انہیں گولی مار دی جائے۔ یہ تو بہرحال مجرم ہی ہیں"...... ایک مسلح آدمی نے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو جیکب"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا لیکن دوسرے لمحے کمرہ جب مشین پسٹل کی مخصوص تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا تو چیف بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ اس نے مڑتے ہوئے بیلٹ سائیڈ میں موجود ہولسٹر سے ریوالور باہر کھینچ لیا تھا لیکن دوسرے لمحے ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔

"خبردار اب اگر ذرا بھی حرکت کی تو گولی سینے میں پڑے گی"۔ میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا۔ کمرے میں موجود تینوں مسلح افراد فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔

"تم۔ تم۔ تو تم بے حس نہیں ہوئے تھے"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے چہرے پر اطمینان کا تاثر موجود تھا۔

"ہم بے حس پروف ہیں مسٹر چیف"...... میجر پرمود نے

مسکراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف کو اچھلا کیونکہ چیف نے اچانک اس پر چھلانگ لگا دی تھی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چیف نے اچھل کر ان کی طرف آنے کی بجائے اچانک الٹی قلابازی کھائی اور پلک جھپکنے میں وہ دروازے کے خلا سے گزر کر سائیڈ پر گرا اور دوسرے لمحے غائب ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا تھا کہ میجر پرمود جیسا شخص بھی اس پر فائر نہ کھول سکا۔ میجر پرمود بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ یکلخت سرر کی آواز کے ساتھ ہی چھت سے فرش تک دروازے کے خلا پر سیاہ رنگ کی ایک چادر آگری اور میجر پرمود اس چادر سے ٹکرا کر واپس فرش پر گرا اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا جبکہ کیپٹن توفیق ویسے ہی ہاتھ سے میزائل گن پکڑے کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ اسی لمحے چھت کی طرف سے یکلخت ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی اور اس پر میجر پرمود اور کیپٹن توفیق اس طرح اچھل کر نیچے گرے جیسے کسی نے انہیں باقاعدہ اچھال کر نیچے گرایا ہو۔ ان دونوں کے ہاتھوں سے مشین پسٹل اور میزائل گن نکل کر ایک طرف جا گریں۔ لیکن نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے کروٹیں بدلتے ہوئے کمرے کی سائیڈ دیواروں سے جا لگے اور اسی لمحے یکلخت چھت سے جیسے گولیوں کی بارش سی ہو گئی۔ یہ گولیاں اس رینج میں فائر ہو رہی تھیں جس رینج میں وہ گرتے ہوئے موجود تھے اور اگر وہ تیزی سے کروٹیں بدل کر سائیڈوں پر نہ ہو جاتے تو یقیناً گولیوں سے ہٹ

ہو جاتے۔ چند لمحوں بعد فائرنگ ختم ہو گئی تو وہ دونوں یکلخت اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے دروازے کے سامنے آنے والی سیاہ چادر سرر کی آواز کے ساتھ ہی اوپر کو اٹھ گئی اور دروازے پر دو مسلح آدمی نظر آئے ہی تھے کہ میجر پرمود کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ سنائی دی اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے تو میجر پرمود نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ دروازے کو کراس کر کے دوسری طرف راہداری میں ان کے سروں پر پہنچ گیا۔ کروٹیں بدلتے ہوئے اس کے ہاتھ مشین پسٹل لگ گیا تھا اس لئے اس نے اس سے فائدہ اٹھایا تھا۔ جیسے ہی وہ راہداری میں پہنچا وہ تیزی سے دائیں طرف کو دوڑ پڑا جہاں ایک کھلا ہوا دروازہ نظر آ رہا تھا جبکہ یہ راہداری دوسری طرف سے بند تھی۔ کیپٹن توفیق اس کے پیچھے تھا۔ دروازے پر پہنچ کر وہ یکلخت ٹھٹک کر رک گیا۔ سامنے ایک بڑا ہال تھا جس کی چھت اوپر سے غائب ہو چکی تھی لیکن اس پورے ہال میں ہر طرف انتہائی عجیب و غریب مشینری نصب تھی اور دیواروں کے ساتھ باقاعدہ میزیں لگی ہوئی تھیں جن پر چھوٹی مشینری نصب تھی اور ان میں سے ایک میز پر درمیانے سائز کے میزائل سیدھے کھڑے کر کے رکھے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے لیکن میجر پرمود انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ میزائلوں کے صرف ڈھانچے ہیں۔ اس نے آگے بڑھنے کے لئے قدم بڑھایا ہی تھا کہ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میجر پرمود ہال میں نہ آنا وہیں رک جاؤ"...... چیختی ہوئی آواز کہہ

رہی تھی اور میجر پرمود نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ آواز علی عمران کی تھی۔اس کے ساتھ ہی ہال میں یکے بعد دیگرے دو دھماکے سنائی دیئے اور پھر خاموشی چھا گئی۔

عمران پنجوں کے بل دوڑتا ہوا تیزی سے راہداری کے دوسرے سرے پر موجود دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔چند لمحوں بعد عمران اس دروازے تک پہنچا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دوسری طرف سے دھماکے سے کوئی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"میں اسے فنا کر دوں گا"...... اسی لمحے بروس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر دروازہ کھولتے ہوئے ہاتھ روک لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیچھے آتی ہوئی جولیا کو محتاط رہنے کا اشارہ کیا اور جولیا اس کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ عمران نے انتہائی آہستگی سے دروازہ کھولا اور دوسری طرف جھانکا تو اس نے دیکھا کہ یہ ایک کمرہ تھا جس کی سائیڈ دیوار پر ایک قد آدم مشین نصب تھی جس کے درمیان بڑی سی سکرین روشن تھی اور اس کے سامنے بروس کھڑا اسے

تیزی سے آپریٹ کرنے میں مصروف تھا۔ عمران نے دیکھا کہ کمرہ خالی تھا اور بروس کی ایک تو اس دروازے کی طرف پشت تھی اور دوسرا اس کی پوری توجہ مشین پر ہی جمی ہوئی تھی۔ سکرین عمران کو واضح طور پر نظر آرہی تھی۔ سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر آرہا تھا جس میں دو آدمی کروٹیں بدلتے ہوئے تیزی سے سائیڈ دیواروں کی طرف جارہے تھے۔ اسی لمحے چھت سے اس جگہ پر فائرنگ ہوتی نظر آئی جہاں یہ دونوں ایک لمحہ پہلے موجود تھے۔

"نانسنس بچ گئے"...... بروس نے پھٹی پھٹی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن دبایا تو کمرے کی ایک سائیڈ پر نظر آنے والی چادر اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی راہداری نظر آئی جس میں دو مشین گن بردار موجود تھے لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور عمران نے کمرے میں موجود دونوں آدمیوں کو یکے بعد دیگرے چھلانگیں لگا کر اس راہداری میں آتے دیکھا اور عمران پہچان گیا کہ یہ میجر پرمود اور کیپٹن توفیق ہیں۔

"اب زیرو ایکس سے کیسے بچیں گے"...... بروس کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے مشین کو آپریٹ کر رہے تھے۔ اب سکرین پر منظر تبدیل ہو چکا تھا۔ راہداری کے ساتھ ایک بڑا سا ہال کمرہ نظر آرہا تھا جس کی چھت غائب تھی اور اس میں مشینری نصب تھی اور میجر پرمود اور کیپٹن توفیق طوفانی رفتار سے اس ہال کی طرف بڑھے چلے آرہے تھے۔ عمران زیرو ایکس کے الفاظ

سے ہی سمجھ گیا کہ بروس کیا کرنے والا ہے۔

"میجر پرمود ہال میں نہ آنا۔ وہیں رک جاؤ"...... عمران نے یکلخت پوری قوت سے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہوا۔ بروس آواز سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مڑا تھا کہ عمران اس کے سر پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے بروس چیختا ہوا ہوا میں اٹھا اور ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ اس کا چہرہ یکلخت انتہائی تیزی سے بگڑتا چلا جارہا تھا۔

"جولیا اس کی گردن کا بل ٹھیک کرو"...... عمران نے اپنے پیچھے آنے والی جولیا سے کہا اور تیزی سے مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے اس کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے لیکن جب تک وہ بٹن آف کرتا اس نے سکرین پر نظر آنے والے ہال میں دھماکے ہوتے بھی سنے اور ہال کی فضا میں کوندتی ہوئی بجلیاں بھی دیکھ لیں لیکن اس کے ذہن میں یہ دیکھ کر بے اختیار اطمینان کی طویل لہر دوڑ گئی کہ ہال میں میجر پرمود اور کیپٹن توفیق داخل نہ ہوئے تھے۔ عمران نے مشین آف کی اور تیزی سے سائیڈ دروازے کی طرف بڑھ گیا جو اس ہال میں ہی کھلتا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوا ہال کے کونے سے میجر پرمود اور کیپٹن توفیق اندر داخل ہوئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ ویسے عمران صاحب آپ نے مجھے شاید اسی لئے

رکنے کے لئے کہا تھا کہ بروس یہاں زیرو ایکس فائر کرنا چاہتا تھا۔ میں تو آپ کی وجہ سے رک گیا تھا ورنہ ہماری جیبوں میں ٹراس کرام موجود تھے اس لئے زیرو ایکس ہم پر اثر نہ کر سکتی تھی۔ مجھے چونکہ یقین تھا کہ یہاں کسی بھی لمحے زیرو ایکس سے حملہ ہو کر سکتا ہے اس لئے میں نے اس کا انتظام پہلے ہی کر رکھا تھا"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ویری سوری اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم ٹراس کرام جیبوں میں ڈال کر آ رہے ہو ورنہ میں اطمینان سے تمہارے بھسم ہونے کا تماشہ دیکھتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔

"بھسم ہونے کا۔ کیا مطلب۔ ٹراس کرام کی موجودگی میں تو کسی قسم کی ریز اثر نہیں کرتی اور اس ٹراس کرام کی وجہ سے پہلے بھی ہم بروس کے شعاعی حربوں سے بچ گئے تھے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تمہارا ٹراس کرام ان زیرو ایکس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ان زیرو ایکس کے ساتھ ڈیتھ ریز شامل تھیں۔ وہی ڈیتھ ریز جن کی لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے ہم دونوں اب تک مارے مارے پھر رہے ہیں۔ تم نے ان شعاعوں میں زرد رنگ کے نقطے تو ضرور دیکھے ہوں گے۔ یہ ڈیتھ ریز کی خاص نشانی ہے۔ مجھے بھی شاید معلوم نہ ہوتا لیکن میں نے کنٹرولنگ مشین پر اس سوئچ کے اوپر موجود نشانات دیکھ لئے تھے بہرحال تم زندہ بچ گئے ہو میرے لئے یہی خوشی

کی بات ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی آپ نے ہم دونوں کی جانیں بچا لی ہیں۔ بے حد شکریہ"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب یہاں کھڑے باتیں کرتے رہو گے یا کچھ کرنا ہے"۔ اچانک جولیا نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور میجر پرمود اور کیپٹن توفیق دونوں چونک پڑے۔

"میجر پرمود تم یقیناً لیبارٹری کی تباہی کا سامان ساتھ لے آئے ہو گے۔ ہم تو خالی ہاتھ ہیں۔ بس ویسے ہی یہاں آ پھنسے تھے میں بروس کو اٹھا کر یہاں لاتا ہوں تم کام شروع کرو ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں کنٹرولنگ مشینری تھی۔

"مس جولیا کیا واقعی عمران یہاں خالی ہاتھ آیا تھا"...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہمیں بروس نے بے ہوش کر کے اغوا کر لیا تھا اور اب یہ اس کی بدقسمتی کہ اس نے یہاں سے قریب ہی ایک سٹور میں ہمیں خود پہنچا دیا اور پھر رسیوں سے جکڑ کر اس نے یہ سمجھا کہ وہ ہمیں بے بس کرے گا لیکن پھر اسے تم دونوں کی سرنگ میں آمد کی اطلاع ملی تو وہ ادھر آ گیا اور پھر ہم دونوں اس کے آدمیوں کا خاتمہ کر کے یہاں پہنچ گئے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران اندر داخل ہوا تو اس نے کاندھے پر بروس کو اٹھایا ہوا تھا اور اس نے

بروس کو کاندھے سے اتار کر فرش پر لٹا دیا۔ وہ بے ہوش تھا۔

"اب لیبارٹری تباہ ہو جائے گی ورنہ پہلے نہیں ہو سکتی تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں لیبارٹری تباہ کیوں نہیں ہو سکتی تھی"...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن توفیق کے ہاتھ میں ایم بی سپیشل میزائل گن میں نے دیکھ لی ہے اور اسے دیکھتے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ تم اسے لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے لے آئے ہو لیکن کنٹرولنگ مشین کو اب جا کر میں نے جب چیک کیا تو اس کے نچلے حصے میں ایکولکس مشین آن تھی اور یہ ایکولکس ریز ایسی نظر نہ آنے والی ریز ہوتی ہیں کہ جن کی موجودگی میں ایم بی سپیشل میزائل بیکار ہو جاتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی تو کیا آپ نے اسے آف نہیں کیا"...... میجر پرمود نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ایکولکس ریز مشین میں نے آف کر دی ہے اس لئے اب ایم بی سپیشل میزائل گن کام کر سکتی ہے۔ چلو بسم اللہ کرو تاکہ جلد از جلد یہاں سے نکل سکیں"...... عمران نے کہا تو میجر پرمود نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

ڈراکن قصبے کے ایک ہوٹل کے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ اور جولیا تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں پہنچے تھے اور جب جولیا نے صفدر اور اس کے ساتھیوں کو ساری تفصیل سنائی تو سب کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن ناکام ہو گیا تھا۔ ویری بیڈ۔ ہمیں واقعی کنفرم کئے بغیر واپس نہ آنا چاہئے تھا"...... صفدر نے کہا۔

"تم اگر واپس نہ آتے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف کو اتنی بڑی لیبارٹری تباہ کرنے کا اعزاز کیسے حاصل ہوتا"...... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے عمران نے کہا۔

"یہ اعزاز میجر پرمود کے پاس ہے۔ نہ میرے پاس ہے اور نہ تمہارے پاس۔ سمجھے۔ اگر میجر پرمود خصوصی میزائل گن ساتھ نہ

لے آتے تو اس قدر خوفناک لیبارٹری مشین گنوں سے تباہ نہ ہو سکتی تھی اور دوسری بات یہ کہ ہمارے پاس واپسی کا بھی کوئی راستہ نہیں تھا جبکہ اب ہم میجر پرمود کے ساتھ اس سرنگ والے راستے سے اس طرح باہر آگئے ہیں کہ وہاں کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکا"۔ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سن لی تم لوگوں نے اپنی سیکنڈ چیف کی رپورٹ۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ چلو چیف کو جولیا کی کامیابی کی رپورٹ دے کر معاملات کو سنبھال لوں گا لیکن اب جب چیف کو رپورٹ ملے گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنی سیکنڈ چیف سمیت ناکام رہی ہے اور بلگارنیہ کے ایجنٹوں نے مشن مکمل کر لیا تب پتہ چلے گا کہ تمہیں انعامات اور اعزازات ملتے ہیں یا سزا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں اسے یہ بھی بتا دوں گی کہ اگر عمران وہاں نہ ہوتا تو میجر پرمود کی ایم بی سپیشل میزائل گن بھی بیکار تھی اور میجر پرمود اور کیپٹن توفیق دونوں ہی زیرو ایکس ریز سے بھسم ہو چکے ہوتے۔ یہ مشن تمہاری ذہانت کی وجہ سے کامیاب ہوا ہے اور بس"۔ جولیا نے فوراً ہی پینترا بدلتے ہوئے کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ کیوں تنویر اب تمہیں معلوم ہوا کہ مابدولت کیا چیز ہیں اور کس قدر ذہانت کے مالک ہیں"...... عمران نے سینہ پھلاتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم شیطان ہو اور شیطانی ذہانت کے مالک ہو۔ یہ تو سب جانتے ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب کیا واقعی وہاں ایکولکس ریز مشین نصب تھی"۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں کیوں کیا تمہیں اس بات میں کوئی شک ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ان مخصوص ریز کے بارے میں پچھلے دنوں میں نے بھی ایک مضمون پڑھا ہے۔ اس کے مطابق تو جہاں یہ ریز فائر ہوں وہاں تو اور کوئی ریز کسی صورت بھی کام نہیں کر سکتیں جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ زیرو ریز کے فائر ہونے کے باوجود اس ہال کی تصویر مشین کی سکرین پر نظر آرہی تھی۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ ان دونوں میں سے ایک بات یقیناً غلط ہے"...... کیپٹن شکیل نے بڑے پر یقین لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ لیا۔

"اسے کہتے ہیں بیچ چوراہے کے بھانڈا پھوڑنا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نے جھوٹ بولا تھا"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین نہ آیا

ہو کہ عمران اس انداز میں جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔

"اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے وہ غفور و رحیم ہے"...... عمران نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ لیکن تم نے یہ جھوٹ آخر بولا کیوں۔ وجہ"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کے جھوٹ بولنے پر شدید جذباتی دھچکا پہنچا ہو۔

"جب پاکیشیا اور بلگارنیہ میں عزت کا مقابلہ ہو جائے تو بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم اس طرح صریحاً جھوٹ بولنا شروع کر دو۔ عزت و ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے ویسے بھی اگر تم میجر پرمود اور کیپٹن توفیق کو آواز دے کر نہ روکتے تو وہ ان زیرو ایکس ریز کے ساتھ ڈیتھ ریز کے فائر سے بھسم ہو جاتے۔ تم نے تو ان کی جانیں بچائی ہیں"...... جولیا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ یہاں کا پتہ تو کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"میجر پرمود بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے میجر پرمود کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھی بے اختیار چونک

پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت تھی کیونکہ میجر پرمود کی کال اور وہ بھی یہاں ان کے لئے حیرت کا باعث بن رہی تھی۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم مشن کی تکمیل میں کامیاب رہے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں عمران صاحب میں ادھورا مشن چھوڑ کر واپس جانے کا قائل ہی نہیں ہوں۔ لیبارٹری تو تباہ ہو گئی تھی لیکن سائنسدان ہمارے ہاتھ نہ لگ سکے تھے اور اگر یہ سائنسدان زندہ رہ جاتے تو اسرائیل کے لئے نئی لیبارٹری تیار کر لینا کوئی مسئلہ نہیں تھا اس لئے ان کی موت ضروری تھی۔ چنانچہ آپ تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈراکن چلے گئے لیکن میں ہاگس میں ہی رک گیا اور پھر میں نے انہیں ٹریس کر لیا لیکن آپ نے آتے ہوئے بتایا تھا کہ سائنسی طور پر یہ بات ممکن نہیں ہے کہ ایکولکس ریز بھی آن ہو اور دوسری ریز بھی ساتھ ہی کام کریں جبکہ لیبارٹری میں یہ دونوں کام بیک وقت ہو رہے تھے تو میں نے ڈاکٹر روگر کو ہلاک کرنے سے پہلے اس سے یہی بات پوچھی۔ اس نے بتایا کہ یہ دونوں اس لئے کام کر رہی تھیں کہ ایکولکس ریز سے آسٹریم لائن پر کام لیا جا رہا تھا۔ میں اس سے یقیناً مزید بات کرتا یا اسے زندہ رکھ کر آپ کی اس سے بات کراتا لیکن ڈیتھ پاور کے آدمیوں نے حملہ کر دیا اور مجھے اسے فوری طور پر ہلاک کر کے وہاں سے نکلنا پڑا۔ میں نے آپ کو کال بھی اس لئے کیا ہے تاکہ آپ کو یہ بتا سکوں کہ اب مشن مکمل ہو گیا ہے اور ڈاکٹر روگر نے جو کچھ بتایا

ہے وہ آپ تک پہنچا سکوں۔ بہرحال اب ہم واپس جلگارنیہ جا رہے ہیں لیکن اس سے پہلے میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے واقعی بروقت آواز دے کر ہمیں ہال میں داخل ہونے سے روک دیا تھا ورنہ حقیقتاً میں اور کیپٹن توفیق دونوں ڈیتھ ریز کی وجہ سے بھسم ہو جاتے اور یہ بات کرنل ڈی کو بھی بتانی ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ کرنل ڈی بھی آپ کے چیف کو سرکاری طور پر شکریہ کا لیٹر بھجوائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا میجر پرمود نے رابطہ ختم کر دیا تھا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" تم نے سن لیا کیپٹن شکیل کہ دونوں ریز بیک وقت کیسے کام کر رہی تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم نے جھوٹ بولا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" میں نے کب کہا ہے کہ میں نے جھوٹ بولا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن پھر اللہ تعالیٰ سے معافی کس بات کی مانگ رہے تھے"۔ جولیا نے کہا۔

" بزرگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت معافی مانگتے رہنا چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب ویسے میجر پرمود کی یہ بات تو درست تھی کہ جب

تک یہ سائنسدان ختم نہ ہوتے صرف لیبارٹری کی تباہی سے مشن مکمل نہ ہو سکتا تھا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" بغیر فارمولے کے سائنسدان کیا کر سکتے تھے لیکن میجر پرمود ڈی ایجنٹ ہے اور ڈی ایجنٹ میں یہی خرابی ہوتی ہے کہ وہ صرف ناک کی سیدھ میں چلتا ہے جیسے تنویر یہ بھی تو ڈی ایجنٹ ہے۔ میرا مطلب ہے ڈیشنگ ایجنٹ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن لیبارٹری تباہ ہونے کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ فارمولا بھی تباہ ہو چکا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اس قدر اہم فارمولے کو میں تباہ ہونے دیتا تھا۔ دوسروں پر حملہ نہ سہی دوسروں کے حملے کے تحفظ میں تو یہ فارمولا کام دے سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے ایک مائیکرو فلم نکال کر ہاتھ میں پکڑ لی۔

" کیا مطلب۔ کیا یہ فارمولا ہے"...... سب نے حیرت بھری نظروں سے مائیکرو فلم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ڈیتھ ریز کا فارمولا۔ جب میں بے ہوش بروس کو اٹھانے دوسرے کمرے میں گیا تو میں نے اس مشین کا بغور معائنہ کیا تھا اور پھر مجھے اس مشین کے ذریعے اس کمرے کی ایک دیوار میں موجود سیف کا پتہ چل گیا۔ چنانچہ بروس کو لانے سے پہلے میں نے یہ سیف کھولا اور اس میں یہ فارمولا موجود تھا۔ وہ میں نے اٹھا کر اپنے پاس

محفوظ کر لیا اسی لئے تو میں ڈاکٹر روگر اور ان کے ساتھی سائنسدانوں کے پیچھے نہ گیا تھا ورنہ تو واقعی ان کی ہلاکت کے بغیر مشن مکمل نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ آسانی سے اس فارمولے کی مدد سے دوبارہ کسی بھی لیبارٹری میں ڈیتھ میزائل تیار کر سکتے ہیں اور یہ بات میں میجر پرمود کو بھی نہ بتا سکتا تھا ورنہ وہ ضد کر لیتا کہ یہ فارمولا یا اس کی کاپی بلگارنیہ کے پاس بھی ہونی چاہے اس لئے میں اس بارے میں خاموش رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم سے کسی کا جیتنا ناممکن ہے قطعی ناممکن"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"یہی بات اگر تم تنویر کو بھی سمجھا دو تو اس کے حق میں بہتر رہے گی۔ بے چارہ خواہ مخواہ ہلکان ہوتا پھر رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی منفرد اور دلچسپ ناول

مکمل ناول

ہینگنگ ڈیتھ

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

ہینگنگ ڈیتھ ایک ایسی سرکاری تنظیم جس نے پاکیشیا آ کر اپنا مشن انتہائی کامیابی سے مکمل کر لیا۔ کیسے؟

ہینگنگ ڈیتھ جس نے پاکیشیا کی نہ صرف لیبارٹری تباہ کر دی بلکہ تمام سائنس دانوں کو بھی گولیوں سے اڑا کر فارمولا حاصل کر لیا۔ لیکن کسی کو آخری لمحے تک پتہ ہی نہ چل سکا کہ یہ سب کس نے کیا ہے اور کیسے کیا ہے؟

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت کا سرکاری سطح پر اعلان کر دیا گیا۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی طیارے کی تباہی کے ساتھ ہی ہلاک ہو گئے؟

شیٹ لینڈ جس کی لیبارٹری میں پاکیشیا سے حاصل کیا گیا فارمولا موجود تھا اور پھر یہ لیبارٹری خوفناک دھماکوں کی زد میں آ گئی۔ کیوں اور کیسے؟

وہ لمحہ جب ایکسٹو نے تنویر اور جولیا کو موت کی حتمی سزا دے دی اور اس پر عملدرآمد یقینی ہو گیا۔ کیا واقعی ایسا ہوا؟

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات سے پر منفرد انداز کا ناول

بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ڈرامائی ایکشن سے بھرپور ایک یادگار کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی خوفناک ایڈونچر

پلاٹینم جوبلی نمبر

کاروان دہشت

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے خوفناک منصوبے۔
- کافرستان اور روسیاہ۔ پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے دو خوفناک منصوبوں پر بیک وقت عمل شروع کر دیتے ہیں۔
- عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران پر مشتمل وطن کی سلامتی پر جان دینے والا کاروان آگے بڑھتا ہے۔

کاروان دہشت جو دنیا کی دو خوفناک طاقتوں سے دیوانہ وار ٹکرا گیا۔

مہاویر چکر کافرستان کی خوفناک تنظیم۔ جس نے پاکیشیا کے کروڑوں عوام کے خاتمے کے لئے انتہائی خوفناک منصوبہ بنایا مگر کاروان دہشت مجسم موت بن کر مہاویر چکر سے ٹکرا گیا اور پھر گزرنے والا ہر لمحہ موت کے روپ میں ڈھلتا چلا گیا۔

کے۔ جی۔ بی روسیاہ کی انتہائی طاقتور اور خطرناک تنظیم۔ جو پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑی مگر کاروان دہشت کو روکنا ان کے بس سے باہر تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار کے۔جی بی۔ سے ٹکرا گئے اور کے۔جی۔بی۔جیسی دہشت ناک تنظیم کو آخر کار اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔

- کافرستان کی خوفناک تنظیم مہاویر چکر اور روسیاہ کی طاقتور تنظیم کے۔جی۔بی سرزمین پاکیشیا کے ایک ایک فرد کو ہلاک کرنے اور ایک ایک انچ تحریے کو بیخ کے لئے اور مکمل طور پر تباہ کرنے کے منصوبے لئے میدان میں کود پڑیں۔

خوفناک اور دہشت انگیز منصوبے مگر کاروان دہشت ایک ایسا کارواں جس کا ہر ممبر مجسم موت کا روپ دھار چکا تھا۔ کاروان دہشت سے مقابلے پر آ کر دونوں تنظیمیں موت کی دلدل میں اترتی چلی گئیں۔ ایسی موت جو پوری دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گئی۔

- برستی گولیوں، بموں کے خوفناک دھماکوں، فضا میں اڑتے ہوئے انسانی اعضا اور فواروں کی طرح ابلتے ہوئے انسانی خون کے دھاروں میں کاروان دہشت آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

کاروان دہشت

ایک ایسا ناول جسے صفحہ قرطاس پر ابھارتے ہوئے قلم بھی دہشت سے لرز رہا

مجسم دہشت	خوفناک حد تک تیز ایکشن اور لمحہ بہ لمحہ اعصاب شکن سسپنس
مکمل تباہی	

ان سب کے خوبصورت امتزاج کا نام ہے

کاروان دہشت

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور اچھوتی کہانی

کوڈواک

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

* پاکیشیا کی میزائل بنانے والی فیکٹری ـــــ جہاں صرف چیف ایکسٹو ہی داخل ہو سکتا تھا۔

میزائل فیکٹری جس کا اہم ترین فارمولا چوری ہو گیا اور انکوائری کے لئے ایکسٹو کو عمران اور جولیا کے ساتھ خود جانا پڑا ـــــ کیا ایکسٹو وہاں اپنے عہدے کی لاج رکھ سکا ـــــ یا؟

* وہ لمحہ جب عمران اور سیکرٹ سروس کی موجودگی میں پاکیشیا کی یہ انتہائی اہم ترین دفاعی فیکٹری مکمل طور تباہ کر دی گئی اور عمران کا چہرہ پتھرا سا گیا۔

* وہ لمحہ جب پہلی بار عمران کو احساس ہوا کہ اس قدر قیمتی فیکٹریاں اور لیبارٹریاں جب تباہ ہوتی ہیں تو دلوں پر کیا گزرتی ہے۔

* فیکٹری کی تباہی کے ساتھ ساتھ میزائلوں کا اہم ترین فارمولا بھی چوری کر لیا گیا ـــــ لیکن عمران اور سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کلیو موجود نہ تھا۔

* وہ لمحہ جب عمران کو اطلاع ملی کہ صدر مملکت کو چوری شدہ فارمولا معاوضہ دے کر خریدنا پڑا ہے ـــــ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی اس حد تک بے بس ہو گئے تھے؟

کوڈواک فارمولے کا ضروری حصہ جو غائب کر دیا گیا تھا اور جس کے بغیر فارمولا ادھورا تھا۔

کوڈواک جس کے حصول کے لئے سیکرٹ سروس کی تین ٹیمیں تین مختلف ممالک میں روانہ کر دی گئیں۔

کوڈواک جسے حاصل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا۔

کوڈواک جس کے حصول کے لئے عمران نے آخری لمحے تک بے پناہ جدوجہد کی ـــــ لیکن عین آخری لمحات میں اسے معلوم ہوا کہ کوڈواک اس سے پہلے سیکرٹ سروس نے حاصل کر لیا ہے۔

کوڈواک جس کے حصول کے لئے عمران، سیکرٹ سروس کے ارکان سے واضح شکست کھا گیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان نے عمران کی شکست پر اس کے سامنے دل کھول کر قہقہے لگائے۔

* کیا واقعی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں شکست کھا گیا تھا ـــ یا اس نے اپنی شکست کو فتح میں تبدیل کر لیا تھا۔

لمحہ بہ لمحہ بدلتے حیرت انگیز واقعات
ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج
شائع ہو گیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہنگامہ خیز ناول

گولڈن ایجنٹ ان ایکشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ جب ان ایکشن آئی تو کیا عمران اور اس کے ساتھی اس کے مقابلے پر ٹھہر سکے۔ یا ——؟

سپیشل لیبارٹری بلیک تھنڈر کی ایسی لیبارٹری جس کی حفاظت گولڈن ایجنٹ کی ذمہ داری تھی اور گولڈن ایجنٹ نے اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا —— کیا واقعی ——؟

سپیشل لیبارٹری جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائی سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت زندہ باہر نکالنا تھا۔ کیا ایسا ممکن بھی تھا —— یا —— نہیں ——؟

وہ لمحہ — جب گولڈن ایجنٹ کے مقابل عمران کو کھلے عام شکست تسلیم کرنا پڑی اور گولڈن ایجنٹ نے عمران کو شکست دینے کے باوجود زندہ واپس بھجوا دیا —— کیوں ——؟

وہ لمحہ — جب عمران کو اس کی زندگی میں پہلی بار اپنے مشن سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔ وہ مجبوری کیا تھی ——؟

——•••••● انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن ●•••——

گولڈن ایجنٹ اور عمران کے درمیان ایسا مقابلہ جس کا انجام ان دونوں کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا۔

کیا — عمران پاکیشیائی سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت لیبارٹری سے باہر نکالنے اور بلیک تھنڈر کی سپیشل لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ یا —؟

کیا — عمران بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا اس بار ناکامی واقعی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی تھی۔

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی جس میں ایکشن اور سسپنس اپنے عروج پر پہنچ گئے۔

☆ انتہائی تیز رفتار ایکشن ☆

اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس

جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان